صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 29 جون 2021ء بمطابق 18 ذیقعدہ 1442ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الکُبرٰیo یَومَ یَتَذَکَّرُ الاِنسَانُ مَا سَعٰیo وَبُرِّزَتِ الجَحِیمُ لِمَن یَّرٰی o فَاَمَّا مَن طَغٰیo وَاٰثَرَ الحَیٰوۃَ الدُّنیَا o فَاِنَّ الجَحِیمَ ھِیَ المَاْوٰیo وَاَمَّا مَن خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَھَی النَّفسَ عَنِ الھَوٰی o فَاِنَّ الجَنَّۃَ ھِیَ المَاْوٰی۔

(ترجمہ): پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا۔اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔تو جس نے سرکشی کی تھی۔اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگیا اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: جزاک اللہ۔Leave applications:جناب شکیل خان صاحب آج کے لئے، جناب نذیر احمد عباسی صاحب آج کے لئے، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ آج کے لئے، جناب فضل حکیم خان صاحب آج کے لئے، سید فخر جہاں صاحب آج کے لئے، جناب افتخار علی صاحب آج کے لئے، جناب ہدایت الرحمان صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried).

<u>Mr. Speaker</u>: Leave granted.

جو اجمل خان صاحب ہمارے Honourable MPA ہیں، ان کا جو کیس تھا، عباد وزیر ایس ایچ او نے جو ان کے ساتھ، ان کی Family کے ساتھ بدتمیزی کی تھی، اس پہ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے انکوائری کی ہے، ہاؤس نے اس کے اوپر ڈیڑھ دن بات کی تھی اور I am thankful to IGP Sahib and police authority. کہ انہوں نے اس کو سزا کے طور پر انسپکٹر سے سب انسپکٹر Demote کر دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑی سزا ہے اور مجھے امید ہے کہ آئندہ ویسے تو ہماری پولیس واقعتاً مثالی پولیس ہے As compared to Punjab یا Other provinces کہ وہ Families کے ساتھ تو کبھی کسی کو انہوں نے Touch نہیں کیا but this was the first case کہ فیملی ساتھ بیٹھی ہوئی ہے اور ایم پی اے صاحب اپنا تعارف بھی کروا رہے ہیں اور اس شخص نے یہ کام کیا، لیکن اس کو اپنے کیے کی، میں سمجھتا ہوں، انتہائی سخت سزا مل گئی ہے، یہ کسی بھی آفیسر کے لئے بہت بڑی سزا ہوتی ہے کہ اس کو جب آپ Demote کر دیتے ہیں تو اس کے لئے اس آرگنائزیشن کے اندر کام کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ تو میں اس کے لئے پولیس حکام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کی جو یہاں پر بات ہوئی تھی اس کو Honor کیا اور میرٹ کے اوپر Inquiry conduct کی اور اس کو قرار واقعی سزا دے دی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، دیکھیں یہ بہت Important مسئلہ تھا اور اس پہ دیکھیں پہلی دفعہ گورنمنٹ اور اپوزیشن یکجا ہوئی ہیں، اپوزیشن کی طرف سے یہ ایک آپ کو صلاح دی گئی

تھی کہ ایجنڈا Suspend کریں اور اپنے ایک ایم پی اے پہ جو ہے، جیسے اور لوگ ہوتے ہیں، جیسے وکلاء ہیں، وہ اپنی برادری پہ اپنا Stand لیتے ہیں، اسی طرح دوسرے لوگ ہیں، ہر جگہ پہ Unions ہوتی ہیں لیکن ہم Unions کی بات تو نہیں کرتے لیکن اپوزیشن نے یہ نکتہ اٹھایا ایک Treasury bench کے لئے، تو میرا خیال ہے کہ پولیس میں ہمارے اچھے آفیسرز بھی ہیں لیکن جو آفیسر آفس غلط کام کریگا اس کے لئے یہ ایک مشعل راہ ہوگی کہ وہ دیکھ کر بات کریگا، دیکھے گا کہ اس کے ساتھ کون بیٹھا ہوا ہے، کون بیٹھا نہیں ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ ایم پی ایز کو آج جو آپ کی اس اسمبلی نے اس کو توقیر دی ہے، ان کو ایک عزت دی ہے تو یہ کریڈٹ آپ کو بھی جاتا ہے اور اپوزیشن کو جاتا ہے اور اس کے علاوہ Treasury benches کو بھی جاتا ہے۔ Thank you۔

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you۔ اجمل خان صاحب، اجمل خان صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب اجمل خان</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ سر، محترم سپیکر صاحب، آپ نے ٹائم دیا۔ سر، یہ 27 مئی کو یہ واقعہ ہوا، 29 مئی کو میں نے ادھر فلور پہ رکھا، بات کی اور آپ سب نے، اس پورے ایوان نے Treasury اور اپوزیشن نے اس پہ Action لیا، آپ نے Ruling دی اور پولیس کمیٹی بنی، اس نے اس کو Guilty قرار دیا۔ کل 29 جون کو فیصلہ آیا، آرڈر ہوا، Punishment of rank اور اس کو Demote کیا From Inspector to Sub Inspector، تو سر، میں سمجھتا ہوں، یہ اس ایوان کی عزت ہے جو کہ بحال ہوئی، میرا اس سے ذاتی کوئی لینا دینا، کوئی دشمنی نہیں تھی لیکن اگر پولیس کی قربانیاں ہیں، میں سمجھتا ہوں پولیس کی قربانیاں ہیں، اس نے شہداء دیئے ہیں، اس نے اس مٹی، اس قوم کی حفاظت کی ہے لیکن اگر کوئی اپنے اختیارات سے تجاوز کرے تو یہ حکومت ہوتی اسی لئے ہے، اس میں سزا اور جزا کا قانون موجود ہے، اس کو سزا ہوئی، میں مشکور ہوں اس ایوان کا، آپ سب کا، اور سر، یہ ہے کہ اس سے اس ایوان کی، اس ہاؤس کی عزت بحال ہوئی، سزا جتنی بھی ہو وہ سزا ہوتی ہے اور جس طرح آپ نے اپنی باتوں میں کہا کہ یہ بہت بڑی سزا ہے تو اس ایوان کو اس دن بھی میں نے کہا تھا کہ یہ اس ایوان پہ میں چھوڑ دیتا ہوں اور یہ اس ایوان کا اختیار ہے تو آج بھی اس ایوان کا اختیار ہے سر، اور آپ اس سے Agree کرتے ہیں تو میں بھی اس ہاؤس کا ممبر ہوں، میں بھی سر، یہی بولتا ہوں کہ اس کے ساتھ تو ہو گیا، اس ایوان کی عزت بحال

ہو گئی۔ ابھی سر ،اگر آپ نے اس کو معاف بھی کیا تو وہ اس ایوان کی عزت بحال ہو گئی ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے (تالیاں) اور آئندہ بھی میں یہی امید رکھتا ہوں کہ اس ایوان کا ممبر یہ Public representative ہوتا ہے، یہ عوام کا نمائندہ ہوتا ہے اور میں یہی امید رکھونگا کہ اس سسٹم کی نگرانی اور اس کی نشاندہی کرنا ہر ایک ممبر کا فرض ہے، ہم نے نشاندہی کی اور یہ ایوان ایک زبان ہو کر اس نے ایکشن لیا۔ سر، میں مشکور ہوں اس ایوان کا، پورے صوبے کے عوام کا، پشاور کے عوام کا، قبائلی عوام کا، اور سر، خاص کر آپ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں سر، اور اس طرح آئندہ بھی ایسے فیصلے ہو نگے۔ Thank you, Sir.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: Thank you very much. بٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: Thank you جناب سپیکر، میں نے کل آپ کو ریکویسٹ کی تھی، جناب سپیکر، ایک واقعہ ہوا ہے دو تین دن پہلے ڈی آئی خان میں، شانیہ بی بی ولد قسمت خان بٹنی، عمر چودہ سال ہے لڑکی کی، جناب سپیکر، صبح دس بجے دو تین دن پہلے اس کو گھر سے اغواء کیا گیا، تو ریکویسٹ ہے آپ سے، پولیس ڈیپارٹمنٹ والے ادھر بیٹھے ہیں، شوکت صاحب بیٹھے ہیں، ریکویسٹ یہ ہے کہ وہ غریب لوگ ہیں جناب سپیکر، وہ ٹانک سے شفٹ ہوئے تھے ڈی آئی خان تعلیم کے لئے، کہ یہاں پہ تعلیم وغیرہ ہم حاصل کریں، اس کا ایک بیٹا مدرسہ میں پڑھتا ہے، تو دو تین دن سے جناب سپیکر، چودہ سال یعنی پانچویں کلاس میں پڑھتی ہے یا چھٹی کلاس میں، تو ریکویسٹ یہ ہے جناب سپیکر، یہ جو واقعات ہیں، اگر اس میں ہم بات نہ کریں تو زیادتی ہوگی، تو آپ بھی Ruling دے دیں، شوکت صاحب اس پہ بات کر دیں کہ دو تین دن ہو گئے ہیں کہ اگر ڈی آئی خان ڈی پی او یا آر پی او سے یہ بات کریں، یہ جو واقعہ ہوا ہے، اس کا نوٹس لے لیں۔ Thank you۔

جناب سپیکر: جی، شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): شکریہ، جناب سپیکر۔ بالکل یہاں پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہیں سر، ابھی آپ کی بات انہوں نے سنی ہے اور میں ان سے گزارش کرونگا کہ اس کی رپورٹ منگوالیں، تو کل ہی آپ کو رپورٹ ہم پیش کریں گے، تو اگر کل اجلاس ہے تو ہم دے دینگے، نہیں تو پھر آپ کو Inform کر لونگا ان شاءاللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔بٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: پولیس کل رپورٹ دے دے کہ ابھی تک اس کیس میں کیا کارروائی ہوئی ہے اور اس کو Expedite کریں تاکہ یہ کیس جلد از جلد اپنے منطقی انجام کو پہنچ سکے۔

Let's move toward the cut motions and Demands for grant.

جناب امجد خان آفریدی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جناب آفریدی صاحب، امجد آفریدی صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب امجد خان آفریدی: Thank you سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، صوبے میں پھر ایک مسئلہ کھڑا ہوا ہے، ہمارا جو CNG Sector ہے اور Industrial Sector ہے، اس کے اوپر 28 تاریخ سے 5 تاریخ تک انہوں نے گیس بند کر دی ہے جی، SNGPL, Khyber Pakhtunkhwa نے، جب کہ ہائی کورٹ کے آرڈرز ہیں اور اس آرڈر میں جی ہماری جو Production ہے یہ 500 mmcfd ہے جب کہ Utilization ہماری جو Consumptions ہے، یہ 250 سے 300 ہے، اس کے باوجود، LNG وفاق منگوا رہا ہے، تیسرا Terminal وفاق کے لئے بنا رہا ہے اور یہ ظلم کے پی کے ساتھ ہو رہا ہے، ہمارے صوبے کے ساتھ ہو کیوں رہا ہے؟ لہذا میں تمام دوستوں سے یہ گزارش بھی کرونگا گورنمنٹ کے کہ اس پہ ابھی آپ مہربانی کر کے GM SNGPL کو بلالیں اور ان کو بلانے کے بعد یہ مسئلہ یعنی سارے صوبے کا مسئلہ ہے، یہ ہمارے روزگار کا ہے، سو (100) کے حساب سے CNG Sectors ہیں Industrial Estates ہیں، اس دن عمر ایوب صاحب نے کہیں پنجاب میں جا کر Industrial Estate کا افتتاح کیا، گیس ہماری ہے استعمال وہ کر رہے ہیں، گندم ان کی ہے ہمیں کھانے کیلئے نہیں مل رہی ہے (تالیاں) تو آخر ہم جائیں کہاں؟ تو یہ آپ کی مہربانی ہو گی اگر آپ اس پہ ابھی GM SNGPL کو بلالیں اور اس اجلاس کو ختم ہونے سے پہلے اس مسئلے کا حل نکال لیں۔ تھینک یو، جی۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، بجٹ ہمارا دھرے کا دھرا رہ جائیگا اور دس لوگوں نے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں، میرے خیال میں، میری ایک عرض سنیں، میری عرض سنیں، ابھی ہم کٹ موشنز پہ جاتے ہیں، آپ

سب کے نمبر ہیں کٹ موشنز پہ،اس میں اس بات کو بھی ساتھ شامل کرلیں تاکہ ٹائم کی بچت ہو جائیگی کٹ موشنز کے اوپر پہلے اس پہ بات کرلیں پھر اگلی بات کرلیں Time save کرلیتے ہیں۔

جناب امجد خان آفریدی: جناب سپیکر،اگر آپ کی رولنگ۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کرتے ہیں، وہ میں بعد میں رولنگ دے دیتا ہوں میں بعد میں Ruling دے دیتا ہوں پہلے ، بلائیں گے ، بلالیتے ہیں اس کو ادھر ، کوئی ٹائم رکھ لیتے ہیں، آج تو نہیں بلایا جا سکتا لیکن کرلیتے ہیں (مداخلت) ادھر اب فیڈرل محکمہ تو ہے نہیں۔ جی شوکت صاحب۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! امجد آفریدی صاحب کھڑا ہوا تو میں سمجھ رہا تھا کہ پتہ نہیں، کیونکہ کبھی آج تک یہ حلقے کے ایشو پر اٹھا تو نہیں، میں بڑا حیران ہوا کہ آج حلقے میں کیا پرابلم آ گئی۔

جناب سپیکر: یہ شکر کریں وہ Desk کے اوپر نہیں کھڑے ہوئے، اصل میں Federal subject ہے۔۔۔۔۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: سن تو لیں نا یار، سن تو لے میرے بھائی، آپ کے لئے بات کر رہا ہوں، میرا تو کوئی سی این جی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، شوکت صاحب۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ بالکل صحیح بات ہے، ان کی ہمارے پاس گیس بھی ہے، سب کچھ ہے اور یہ باقاعدہ کورٹ کی طرف سے Decision بھی آیا تھا کہ یہاں لوڈ شیڈنگ نہ کی جائے بالکل، لیکن چونکہ اس کی تھوڑی سی up gradation بھی ہو رہی ہے، ساتھ ساتھ جو Industrialization کی طرف ہم بڑھے، Export بڑھ گئی ہے تو اس کو انڈسٹری کی بھی یہ Requirement ہے لیکن آپ GM کو بلائیں سر، بالکل ان کے ساتھ ہم بیٹھنا چاہتے ہیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ہمارے صوبے میں کتنی گیس کی گنجائش ہے، کتنی ہمیں دے رہے ہیں، کتنی یہ باہر بھیج رہے ہیں؟ بالکل ہم اس کے لئے تیار ہیں کیونکہ سی این جی والے جو بھی ہمارے کاروباری حضرات ہیں، ہم ان کو Support کرینگے اور گورنمنٹ ان کے ساتھ کھڑی ہو گی، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: سیکرٹریٹ رابطہ کرے GM (Sui Gas) سے اور ساڑھے چھ بجے تک ان کو، If he is around (مداخلت) بات سن لیں، میں بھی یہی بات کر رہا ہوں، میں یہی بات کر رہا

ہوں، ساڑے چھ بجے، چار تک ہماری کوشش ہو گی کہ ہم اپنے بجٹ کو ختم کر لیں اور یہ GM کو Call کرے ہمارا اسیکر ٹریٹ، اگر وہ پشاور کے اندر ہیں تو ساڑھے چھ بجے اسمبلی میں آ جائیں، پھر ہمارے ممبرز ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں ان سے، 6.30 P.M پہ ان کو بلا لیں، میری گزارش یہ ہے کہ، (قطع کلامیاں) اختیار ولی صاحب، ابھی ساڑھے چھ بجے وہ آ جاتا ہے اور ابھی آگے چلتے ہیں۔ چونکہ Fifty four Demands for Grant ہیں تو GM کو بھی آپ نے ٹائم دے دیا، اپنی کٹ موشنز پہ بات کر لیں، میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں تمام اپنے ممبران سے I need your attention please, I need your attention please میں کٹ موشنز کی طرف آتا ہوں لیکن اس ریکویسٹ کے ساتھ کہ Short time میں To the point تاکہ سب کو چانس بھی مل جائے اور کٹ موشنز بھی ہم گزار لیں، جو لوگ اس پہ بات کرنا چاہیں گے، جن کی ہیں، تو لمبی تقریریں نہ کریں تاکہ ہم ساڑھے چھ تک ساری چیزوں سے فارغ ہو کے MD / GM (Sui Gas) سے بات کر لیں۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2020-21 کے مطالبات زر پر رائے شماری

Mr. Speaker: Demands for grants: Honourable Minister for Parliamentary Affairs and Human Right is not, Shaukat Sahib, Shaukat Yousafzai Sahib, Demand for Grant No. 1, honourable Minister for Labour, to please move Demand No. 1.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت و افرادی قوت): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 10/- only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Provincial Assembly.

Since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No.1, therefore, the question before the House that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say, ‘Ayes’ and those who are against it may say, ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 1 is granted. Demand No. 2, General Administration: The honourable Minister for Parliamentary Affairs and Human Rights, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 2.

جناب اکبر ایوب خان(وزیر برائے بلدیات ودیہی ترقی): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 08 کروڑ 21 لاکھ 02 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم ونسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 08 crore, 21 lac, 02 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of General Administration

Cut Motions: Mr. Khushdil Khan Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دس روپے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, please move.

سردار اورنگزیب: جی، میں آٹھ کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight crore only. Ikhtiar Wali Sahib, to please move.

جناب اختیار ولی: سر، میں پچاس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Shaheena Ismail Sahiba, to please move. Rehana sorry.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ایک سو روپے کی کٹوٹی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Inayatullah Sahib, to please move.

جناب عنایت اللہ: میں دس روپے کی کٹوٹی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Akram Khan Durrani Sahib is not around. Naeema Kishwar Sahiba, to please move.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I move cut motion of rupee one hundred.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sobia Shahid Sahiba, not around, lapsed. Sardar Mohammad Yousaf Sahib lapsed. Sahibzada Sanaullah Sahib, to move please.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مائیک کھولیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب، میں پانچ ہزار کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only, five thousand only. Janab Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ یہ انہوں نے جو Demand for grant کی سپلیمنٹری میں آٹھ کروڑ اکیس لاکھ دو ہزار روپے میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ What are the justification of this and whether it falls in the supplementary grant or it falls in the excess? انہوں نے استعمال کیا ہے، کیا انہوں نے جو Annual budget میں جو رقم رکھی گئی تھی وہ کم پڑ گئی، کیا مطلب ہے کوئی نئی سکیم بنائی ہے، کیا چیز ہے؟ یہ مجھے جواب دیں-----

Mr. Speaker: Thank you.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پھر میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn, thank you. خوشدل خان صاحب کیلئے ڈسکس تو بجا دیں، Treasury benches (تالیاں) سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Ikhtiar Wali Sahib, please.

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، میں ان سے اتنا مطالبہ کرونگا کہ برائے مہربانی یہ جو محکمہ ہے جنرل ایڈمنسٹریشن کا یہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنائے، ان کے متعلق بڑے سوالات اٹھے، آپ نے اس میں اس سے

پہلے بجٹ کا جو سالانہ تھا،اس میں بھی لوگوں کی شکایات آپ نے ممبرز کی سنیں، اس کو Rectify کر کے اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں، I am taking back my cut motion.

Mr. Speaker: Thank you, Ikhtiar Wali Sahib, withdrawn. Rehana Ismail Sahiba.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، یہ جو ڈیمانڈ کی گئی ہے، جو خرچ ہو چکے ہیں آٹھ کروڑ اکیس لاکھ دو ہزار، اس میں الاؤنسز پہ تو میں بات نہیں کرنا چاہتی، نہ سیلری پہ، لیکن اس میں ٹرانسپورٹ گاڑیوں میں 28لاکھ خرچ ہوئے ہیں اور دوسرا، POL charges جو ہیلی کاپٹر کے لئے Fuel charges ہیں تو اس میں بھی لاکھوں روپے Show کئے گئے ہیں سپلیمنٹری بجٹ میں، تو ظاہر ہے سالانہ بجٹ میں بھی اس کے لئے Charges ضرور رکھے گئے ہوں گے، یہ کونسے؟

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، یہ جواب کون دے گا آپ دیں گے سب کا؟ یا تو انہیں کہیں یہاں پہ تشریف رکھیں نا، پھر Points لیں نا، ان کا ڈیپارٹمنٹ لے رہا ہے، Okay ٹھیک ہے جی۔ جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: اس میں POL ہیلی کاپٹر کے Oil charges بھی supplementary budget میں اب ان کو Approval چاہئے تو منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ کونسے ایسے ہنگامی دورے تھے کہ وہ سالانہ بجٹ میں پورے نہ ہو سکے، ان کو سپلیمنٹری بجٹ کی بھی ضرورت پڑی۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

Ms. Rehana Ismail: Withdrawn.

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میں منسٹرز صاحبان کی توجہ چاہونگا، یہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ہے اور ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ جو پراونشل منسٹرز کے آفسز، آفس آفسز کو Maintain بھی رکھتا ہے اور ان کے سٹاف کے جو Privileges ہیں ے ان پہ وہ کرتا ہے، پرائیویٹ سیکرٹریز وغیرہ، پورا سسٹم وہ Manage کرتا ہے، میں نے پچھلے سال بھی یہ بات کی تھی، دوبارہ اس کو Repeat کرنا چاہتا ہوں اور یہ منسٹروں کے لئے کرنا چاہتا ہوں کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ایک تو جو منسٹرز کے آفسز ہیں، ان کا کوئی اچھا پرسان حال نہیں ہوتا ہے اور منسٹروں کے کوئی Dedicated آفس آفسز نہیں ہیں اور میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی حوالہ دیا تو دوبارہ بھی دینا چاہتا ہوں، ایک کتاب ہے

"Pakistan a Hard Country" بڑی مشہور ہوئی تھی 2010-11 کے اندر، اس میں باقاعدہ Khyber Pakhtunkhwa کے منسٹرز بلاک کا حوالہ دیا گیا ہے کہ جب آپ جاتے ہیں اور Corp headquarter کی طرف جاتے ہیں اور وہاں اس کی Beautiful lawns کے Beautiful trimmed lawns دیکھتے ہیں، ان کے خوبصورت آفسز آفس آفسز دیکھتے ہیں اور ان کے منسٹرز بلاک میں آتے ہیں اور ان کی یہاں Garbage ہوتی ہے، Leakage ہوتی ہے، گند ہوتا ہے تو آپ کو اندازہ ہوتا ہے کہ ان دو Institutions کے درمیان کیا فرق ہے؟ سر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ایڈیشنل سیکرٹری کا Honour board maintain رکھا جاتا ہے لیکن آپ کے منسٹرز کا Honour board maintain نہیں رکھا جاتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں میں یہ کٹ موشنز ان کے لئے لے آیا ہوں، یہ منسٹرز صاحبان جو ہیں ان کے لئے لے آیا ہوں کہ کم از کم ان کے آفسز Maintain ہوں، یہ جو Dedicated offices ہیں وہ ان کے لئے بنائیں اور یہ سیکرٹریٹ ہے ناں اس کو Further develop کریں کیونکہ اس میں پورے صوبے کا کام چلتا ہے تاکہ لوگوں کے کام آسانی سے نکلیں اور یہ جو فائل سسٹم ہے Out dated file system اس فائل سسٹم کو بھی ختم کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میرے خیال میں۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: اس سے میں، میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں اس کے ساتھ لیکن وہ اس پہ Respond کرینگے۔

جناب سپیکر: بڑی اچھی تجویز دی ہے انہوں نے، اکبر ایوب صاحب، میرے خیال میں ایسا کرلیں کہ ایک مہینے کے لئے منسٹرز کو سیکرٹریز کے دفاتر دے دیں اور سیکرٹریز کو منسٹرز کے دے دیں تو آپ کے دفتر زبردست ہو جائیں گے سب کے، بعد میں پھر Change کرلیں بیشک، گملے بھی لگ جائیں گے، رنگ روغن بھی ہو جائیں گے Paling بھی ہو جائے گی فرنیچر بھی نیا آجائے گا، عاطف خان بہت خوش نظر آتے اس تجویز کے اوپر۔ (مسکراہٹ) اچھا جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اس پہ تھوڑا سا بولونگی پھر باقیوں پہ میں کم بولونگی اور Withdraw بھی کرونگی۔ میں عنایت اللہ صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے جناب سپیکر صاحب، باہر کے ممالک میں جب آپ جائیں گے تو ہر ایم پی اے کو اپنے حلقے میں آفس ملتا ہے، ہم

یہاں پہ تو منسٹرز کی بات کرتے ہیں، ان کو عملہ بھی ملتا ہے، ان کو آفسر بھی ملتے ہیں لیکن یہاں پہ ہمارے منسٹرز کا پہ برا حال ہوتا ہے، اگر آپ سیکرٹریٹ میں جائیں، وہاں کے جو سیکرٹریٹ کے جو آفسر ہیں اس کے جو روڈ جو دیکھیں، اس کا بھی برا حال ہے، تو میرے خیال میں اس کو تھوڑا بہتر ہونا چاہیئے، اگر سیکرٹریٹ کے پاس عام ڈائریکٹرز کے پاس اتنے اچھے آفسر اتنا اچھا سٹاف ہے تو ہمارے منسٹرز کے پاس بھی کچھ بہتر ہونا چاہیئے، ان کے پاس ہمارے جو سیاسی، ہمارا جو سیاسی آفسر ہے جو آئینی آفسر ہے اس کو بہتر ہونا چاہیئے۔ تو میرے خیال میں اس میں کوئی شرم کی بات نہیں، ہم جب ایم پی ایز کی تنخواہ کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہو یہ ایم پی ایز کی تنخواہیں بڑھانے کی بات آئی کہ منسٹرز کے Privilege، یہ صوبے کی کریم ہے، اس کی خدمت کے لئے آئے ہیں تو میرے خیال میں اس پہ توجہ دینی چاہیئے۔ ایک چیز پہ میں اور بات کرونگی جناب سپیکر صاحب، کل ضمنی بجٹ پہ Speeches ہو رہی تھیں اور گورنمنٹ کی طرف سے بڑی نئی بات ہم نے سنی کہ گورنمنٹ کا ایک ممبر ضمنی بجٹ پہ Speech کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ بڑا اچھا ضمنی بجٹ آیا ہے تو یہ مجھے نئی چیز آئی کہ ضمنی بجٹ آیا ہے نیا ضمنی، اچھا ضمنی بجٹ آیا ہے وہ ممبر کہہ رہا تھا تو اس کی خدمت میں عرض ہے اور میرا انہیں خیال کہ وہ ہمارے اپوزیشن کے لیول کا بندہ ہے کہ وہ اس کو جواب دے، تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ کے حلقے میں ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب جب درانی صاحب وزیراعلیٰ تھے تو چار ڈگری کالج اس کے ADP کے 88 میں بنائے گئے تھے، اگر آپ کو چاہیئے تو میں آپ کو نام بتادوں، تین ہائر سیکنڈری سکول بنائے گئے تھے، ڈی ہسپتال بنایا تھا، کامرس کالج بنایا گیا تھا، Vocational institute بنایا گیا تھا، تین بجلی کے فیڈر بنائے گئے تھے، تین یونیورسٹیاں بنائی گئی تھیں لیکن مجھے جواب دیا جائے جب 88 میں آپ کے والد صاحب منسٹر تھے تو کیا بنایا گیا تھا تو اگر اور بھی ان کو Detail چاہیئے تو میں دے دونگی لیکن میرے خیال میں اپوزیشن لیڈر جب بات کریں اگر ہم نے اتنا اچھا ماحول، اس بجٹ میں، سیشن میں Provide کیا تو میرے خیال میں اس کو خراب نہ کیا جائے۔ اگر میں مثال دوں آپ کو بلوچستان کا، آج آٹھواں دن ہے بلوچستان کی اپوزیشن حوالات میں بیٹھی ہے، اگر میں آپ کو سندھ کا دوں تو PTI کے ممبران کل ادھر جنازہ لے کے گئے تھے، تو وہ ماحول ہم یہاں پہ نہیں بنانا چاہتے یہ Credit اپوزیشن کو جاتا ہے کہ اتنا اچھا ماحول اس ہاؤس میں بنایا تو اس

Credit کو آپ رہنے دیں، اس ماحول کو آپ خراب نہ کریں، تو میرے خیال میں تھوڑا سا سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: Thank you very much ساتھ ساتھ یہ بھی اگر کہہ دیتیں کہ اس دور میں ہمیں یہ Credit اسمبلی کو جاتا ہے کہ ہم نے اپنے Honourable Parliamentary Leaders کیلئے آفسز دیئے ہیں، اس سے پہلے کوئی آفس نہیں تھا اپوزیشن کے لوگوں کے بیٹھنے کا اور ان کو سٹاف دیا ہے، اللہ کرے (مداخلت) وہ عنایت خان کہتا ہے مجھے آفس نہیں ملا، آپ کے لئے بھی ان شاءاللہ دے دیتے ہیں، آفس اور سٹاف بھی دیا ہم نے اور اللہ کرے گا وہ دن بھی آئے گا کہ ہمارے وسائل اتنے بڑھ جائیں کہ ہمارے ایم پی ایز کے پاس بھی آفسز ہوں، نعیمہ کشور صاحب، Withdrawn

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، ایک بات کرنے دیں، میں Withdraw کر لیتی ہوں لیکن مسجد آپ نے بنائی ہے لیکن اس میں خواتین کی جگہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مسجد میں سیکرٹری صاحب، خواتین کے لئے جگہ مخصوص کریں۔

Ms. Naeema Kishwar Khan: Thank you, ji.

جناب سپیکر: اور ان کے لئے الگ سے واش روم بھی کسی جگہ پہ کریں، وضو خانہ جو ہوتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب، صاحبزادہ ثناءاللہ خان۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں اپنی کٹ موشن واپس لونگا لیکن ایک تجویز کے ساتھ، وہ یہ کہ ہمارے جتنے بھی کے پی ہاؤسز ہیں، سر جی، اگر آپ وہاں پہ جائیں اور آپ دیکھ لیں، اس مد میں کافی پیسے خرچ ہو رہے ہیں لیکن کوئی تبدیلی اس میں نہیں، پرسوں رات کے پی ہاؤس ایبٹ آباد میں گیا تھا سر جی، وہاں پہ آپ کے جو کمرے ہیں ان میں Leakages ہیں، وہ انتہائی برے ہیں، ان کے جو کمبل ہیں آپ دیکھ لیں وہ Waiter کہہ رہا ہے کہ ہمیں دس سال سے ابھی تک نیا کمبل نہیں مل رہا ہے، دس سال سے، Kindly اس پر توجہ دیں۔ Thank you.

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Ji, Minister Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے بلدیات دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر، ٹیکنیکل جواب تو تیمور خان دیدیں گے لیکن تھوڑی سی میں عنایت صاحب نے جو یہاں بات کی ہے، میں اس کی حمایت بھی کرونگا اور تھوڑی سی ایک کہانی بھی سنانا چاہونگا جناب سپیکر، کیونکہ اس دفعہ اتفاق یہ ہوا کہ ہماری گورنمنٹ جب ختم

ہوئی تھی تو پھر سے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ آگئی تو ہم لوگ جو وزیر تھے پچھلی دفعہ ،اس دفعہ پھر وزیر بن گئے تو جناب سپیکر !جب ہم واپس آئے تو دیکھا کہ وہ جو اچھی اچھی وزیروں نے گاڑیاں سنبھال کر رکھی ہوئی تھیں وہ سب غائب ہو گئیں، جو گھروں میں سامان تھا وہ سب غائب ہو گیا۔ جناب سپیکر !دفتروں کی انہوں نے بات کی ہے، دفتر تو چلیں ٹھیک کریں تو کریں گے، جو پندرہ سولہ وزیر ہیں ان کے لئے Dedicated گھر بھی نہیں ہیں جناب سپیکر، تو وہ جب گھر خالی کرتے ہیں تو پیچھے سے، میں سب کی نہیں بات کرونگا، بہت ہمارے بہت اچھے Top class ادھر آفیسر زہیں لیکن۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو گھر بھی سکرٹریوں کے ساتھ تبدیل کر لیں۔

<u>وزیر برائے بلدیات ودیہی ترقی:</u> جناب سپیکر !وہ الزامات سارے سیاسیوں پر لگتے ہیں لیکن جن حالات میں ہم کام کر رہے ہیں، جو عنایت صاحب نے کہا ہے کہ بہتر، جناب سپیکر! بہتر Facilities دینی چاہئیں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ادھر بیٹھے ہونگے، کے پی ہاؤسز کسی کے آرام کرنے کے لئے یا عیاشی کے لئے نہیں ہے، اگر کوئی ایم پی اے جاتا ہے، اسلام آباد جاتا ہے، ایبٹ آباد جاتا ہے تو کسی کام کے سلسلے میں جاتا ہے، ان کو بھی بہتر سے بہتر کرنا چاہیئے اور اگر یہ نہیں کر سکتے، اگر یہ نہیں کر سکتے تو یہی کے پی ہاؤس پہلے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سنبھالا کرتا تھا تو یہ ہم بھی Advise کر سکتے ہیں کہ اگر نہیں آپ سے ہوتا تو سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے واپس کر دیں، شاید وہ بہتر طریقے سے اس کو سنبھال لے، حالانکہ کے پی ہاؤس اسلام آباد کے اوپر پچھلے دور میں کافی Investment ہوئی ہے جناب سپیکر، اس کی Repairing کی گئی ہے، اس کی ساری Linen اس کے کمبل، ہر چیز پردے وغیرہ سب کچھ نیا لیا گیا ہے لیکن جناب سپیکر، حالات کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے اور خصوصی طور پر میں کہونگا کہ جو یہ گھر ہیں جناب سپیکر، یہ تو آپ ادھر Ruling دیں کہ There should be dedicated houses for the Ministers آج بھی ہمارے ایڈوائزرز اور سپیشل اسسٹنٹس ہیں جو جناب سپیکر، گھر نہ ہونے کی وجہ سے ایم پی ایز ہاسٹل میں رہ رہے ہیں جناب سپیکر، اور باقی تیمور خان آپ کو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، تیمور خان۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے برائے صحت و خزانہ):</u> جناب سپیکر !جو کل میرے خیال میں یہی سوال بار بار اٹھے گا، آج تو Supplementary grant اور اگر بہت سے لوگ جو کل تقریر کر کے پھر

رہ نہیں گئے، اگر وہ رہ جاتے تو شاید ان کو جواب ایک بار مل جاتا، پھر اگر سیاسی طور پر گول گول چلانا ہے تو وہ آج ہو سکتا تھا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں دوبارہ سے Repeat کرتا ہوں کہ یہ اس وقت تقریباً سارے اپوزیشن کے لوگ ہیں، ہم نے Last year COVID-19 کی وجہ سے اور ویسے بھی ہم نے یہ Reform کرنا تھا تو ہم نے بہت سے Grants پہ جو بجٹ تھا، پہلی بار پچھلے سال کی Actual amounts پہ تھا تاکہ Actually پتہ چل جائے کہ کس کا، بہت سے ڈیپارٹمنٹس نے اس سے پہلے اگر بجلی کی مد میں پیسے تھے تو وہ چلے جا رہے تھے، کسی نے دیکھا نہیں تھا کہ کتنا ان کو گرانٹ ہو رہا ہے، اگر POL کے تھے تو وہ چلے جا رہے تھے، دیکھا نہ تھا، اگر سیلری کے تھے تو وہ خالی پوسٹوں کے بھی سارے جو ہیں وہ تھے تو سارے، ہم نے جو پہلی بار Cuts لگائے، کچھ Important departments تھے جیسے ایجوکیشن ہو گیا یا Health ہو گیا، یہاں پہ ہم نے وہ Cushion رکھ دیا Because ان کی recruitment زیادہ ہونی تھی لیکن جو بار بار آپ Supplementary grants اس بار زیادہ دیکھ رہے تو وہ اس لئے دیکھ رہے ہیں، پہلی جنرل بات۔ دوسری جنرل بات کہ بہت سے Individual grants میں At the time of revised estimate وہ زیادہ مانگا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ Supplementary budget ہے لیکن اگر آپ Overall revised estimate دیکھیں پورے بجٹ کا تو وہ 923 سے 927 پہ جاتا ہے، چنانچہ مطلب یہ ہوا کہ ٹوٹل اگر یہ ایک ہی گرانٹ ہوتا تو آپ کا پورا Supplementary grant صرف چار ارب کا ہوتا اور یہ Basically ایک Re appropriation ہے اور تیسری موٹی بات، وہ یہ کہ اگر آپ Actual expenditure اور Actual revenue دیکھیں تو وہ میں نے کل بھی کہا کہ تقریباً Actual receipts 716 ارب کے ہونگے، Actual expenditure 730 ارب کا ہوگا، تو مطلب کہ Actual وہ Overall supplementary budget ہے وہ زیرو ہوگا کیونکہ Overall access expenditure جو ہے وہ نہیں ہوا، تو یہ تو تین جنرل باتیں ہوئیں، I hope کہ جو لوگ تھوڑا سا فنانس کو سمجھتے ہونگے وہ اس سے یہ سمجھ گئے ہونگے کہ یہ Basically جو جتنے بھی supplementary grants ہوئے ہیں، اس کا پھر مطلب یہ ہوا کہ یہ Through the year کہ Funds lapse نہ ہوں اور وہاں پر لگے جہاں پر زیادہ ضرورت ہے، اس کی وجہ سے یہ Current side پہ بھی Development side پہ

بھی Re appropriation ہے۔ اگر آپ دیکھیں اور میں یہاں پہ صرف مثال دیتا ہوں کہ Because ساری ڈیٹیل جو ہے وہ Supplementary budget book میں بھی ہے لیکن جو (80)اسی ملین کا یہ Supplementary grant ہے جنرل ایڈمنسٹریشن کا (80) اسی ملین ہے، یہ پانچ ارب کے بجٹ کا پانچ ارب سے زیادہ کا کرنٹ بجٹ ہوتا ہے جنرل ایڈمنسٹریشن کا، تو (80)اسی ملین اس کا 1.6 percent بن رہا تھا، 1.6 percent پانچ ارب کی کوئی زیادہ Amount نہیں ہوئی، اس میں اگر آپ دیکھ لیں تو جو Executive allowance تھا وہ اس میں پچیس چھبیس ملین ہے، کچھ Operating expenses ہیں، تو یہ اسی لئے ہیں کہ ہم نے وہ Cuts لگائے تھے اور 2019-20 کی Actual amount پہ گیا تھا تو پھر Through the year. جہاں پر زیادہ پیسہ لگا تو وہ یہاں پہ تو As supplementary grant show ہو رہا ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ بہت سے ڈیپارٹمنٹس ایسے ہیں جن کو شاید POL کا پیسہ Extra مل رہا تھا اور اس کی کوئی Accountability نہیں تھی یا بجلی کا پیسہ Extra مل رہا تھا اس کی Accountability نہیں تھی تو وہ ٹھیک ہونے لگ گئے۔ اور جو عنایت صاحب نے کہا اور اکبر ایوب خان نے اس کا بالکل صحیح جواب دیا کہ جب ہمیں یہ چیزیں ابھی پہلی بار Transparently پتہ چلیں گی تو ہمیں بہت سا Non salary expenditure جو کہ کرنا چاہیئے، ہمارے پاس کے پی ہاؤس ہے، پہلے فرنٹیئر ہاؤس کہتے تھے، اس کو اس ٹائپ کی جو Facilities ہیں، اس کا مطلب کہ اب جب ہم ہر grant پہ ہر Individual line item دیکھ رہے ہیں تو ایک دو سال تو اسمیں یہ discrepancy آئے گی لیکن ویسے ہم نے health میں Operational budget بڑھایا ہے Education میں Operational budget میں local government بڑھایا ہے Operational budget میں ان شاءاللہ اگلے سال ہم یہ ساری چیزیں بند کر سکیں گے اور اس سے ہماری Service delivery بہتر ہو گی ایم پی ایز کو بھی Facilities بہتر ملیں گی Officials کو بھی بہتر ملیں گی اور سب سے ضروری پبلک کو ملیں گی تو میں Request کرتا ہوں کہ یہ کٹ موشنز واپس لیں کیونکہ یہ پہلی بار یہ کام ہوا کہ Budgeting actual basis پہ ہو رہی ہے اور اس کی Transition period کی وجہ سے یہ supplementary grant بھی دیکھنے کو مل رہی ہیں اس پہ بڑی اچھی جو ہے وہ Debate بھی ہو رہی ہے لیکن اس کا ہر گز یہ

مطلب نہیں کہ Overall کوئی Extra spending جو ہے وہ ہوئی ہے کیونکہ یہ سارے Figures جو ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>:Thank you۔ عاطف خان صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے خوراک و سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی)</u>: بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔یہاں یہ بات ہوئی جو چاہیں ایم پی ایز / منسٹرز کے آفسز ہیں، گھر ہیں تو سب کو پتہ ہے کہ فنانشل پوزیشن نہ صوبے کی نہ ملک کی ایسی ہے کہ اس پہ عیاشی کی جائے لیکن کم از کم ایک Reasonable level ہوتا ہے، وہ میرے لئے نہیں ہے، میں آج منسٹر ہوں کل نہیں ہونگا، کوئی اور منسٹر ہوگا لیکن جو انہوں نے بات کی، Dedicated گھر نہیں ہوتے، وہ Constitutional posts ہیں کہ اگر آپ کے پندرہ منسٹرز ہیں تو پندرہ تو کم از کم گھر ہونے چاہئیں نا، منسٹر آجاتا ہے پھر کبھی گھر کے پیچھے بھاگیں، پھر ایک کو کہیں، پھر دوسرے کو کہیں، مطلب عجیب سا، برا بھی لگتا ہے لیکن یہ کہ کم از کم Dedicated گھر ہونے چاہئیں منسٹرز کے۔ جو انہوں نے باقی ایم پی ایز یا منسٹرز کے Perks and privileges یا Pay کی بات کی، میرے خیال میں اس کو کچھ Rationalize ہونا چاہیئے کیونکہ بدقسمتی سے وہ چیزیں Portray ہوتی ہیں کہ میں جب منسٹر بنا تو شاید مہینے دو مہینے بعد وہ پی ایس آئے، انہوں نے مجھے کہا جی یہ سائن کر لیں، یہ آپ کی سیلری ہے، تو میں نے ان سے پوچھا کہ جی میری سیلری کتنی ہے؟ تو اس نے مجھے کہا کہ جی اٹھارہ ہزار روپے ہے، تو میں ہنسنے لگا، تو میں نے کہا کہ جی منسٹر کی سیلری اٹھارہ ہزار روپے ہوتی ہے، میں نے کہا، پی ایس کو میں نے بولا، میں نے کہا آپ کی کتنی سیلری ہے؟ اس نے کہا اڑتالیس ہزار (تالیاں) تو یہ چیزیں بھی Rationalize کرنے کی ہیں، اگر منسٹر کو آپ اٹھارہ ہزار روپے سیلری دیتے ہیں، وہ پھر ہم نے بڑھا بھی دیں، اس کا میڈیا میں کا بہت بڑا Back lash آیا کہ جی سو فیصد تنخواہیں بڑھ گئیں لیکن آپ یہ دیکھ لیں، اس وقت بھی میں میڈیا سے بات کرتا تھا، میں نے اپنی پارٹی میں اس کو Defend کیا کیونکہ جب میڈیا پہ آیا تو پارٹی میں Obviously اس کا Effect آیا کہ جی آپ کو نہیں کرنا چاہیئے، تو میں نے اس کی Reason یہ دی کہ جی اٹھارہ ہزار روپے میں ایک منسٹر کیسے گزارہ کر سکتا ہے؟ مشکل کام ہے، Obviously اس کے مہمان بھی ہوتے ہیں، سب کچھ ہوتا ہے، تو میں نے کہا کیوں ہم مجبور کریں، اب اگر یہ تو نہیں ہے کہ جی سارے لوگ بہت امیر ہیں کہ وہ گھر سے لیکر آئیں گے اور ادھر لگائیں

گے، اب کرپشن پہ ہم کو کیوں مجبور کرتے ہیں لوگوں کو؟ کہ جی ان کی جائز ضروریات بھی پوری نہ ہوں تو پھر وہ مجبوراً ادھر ادھر ہاتھ ماریں گے، کچھ کریں گے، تو میڈیا پہ میں نے اسی طرح Defend کیا، میں نے ان کو یہ کہا کہ آپ کو اٹھارہ ہزار روپے میں منسٹر کا کیسے گزارہ ہوگا؟ بچے سکول، باقی چیزیں تو جی سو فیصد تنخواہیں بڑھا دیں، تو پھر میں نے ان دنوں پھر چیف منسٹر سے بات کی، میں نے کہا یہ جی منسٹر کی سیلری اٹھارہ ہزار روپے ہے، تو چیف منسٹر ان دنوں پرویز خٹک صاحب ہوتے تھے، انہوں نے مجھے کہا کہ تمہیں پتہ میری کتنی تنخواہ ہے چیف منسٹر کی؟ میں نے کہا جی کتنی تنخواہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ اکیس ہزار روپے چیف منسٹر کی تنخواہ ہے۔ تو یہ جب آپ کسی کو بتاتے ہیں تو اس کو یہ لطیفہ لگتا ہے، تو اب اگر یہ چیزیں Rationalize نہیں ہونگی، عیاشی بالکل نہیں کرنی چاہیئے لیکن کم از کم اگر آپ یہ کہیں کہ ہم نے مڈل کلاس لوگوں کو آگے لیکر آنا ہے، ہم نے Youth کو آگے لیکر آنا ہے، ہم نے کہنا ہے کہ جی کرپشن بھی نہیں ہونے دینی، ہم نے Conflict of interest کا بل بھی پاس کر دیا کہ جو منسٹر ہو وہ کاروبار بھی نہ کرے تو پھر کیا ہوگا؟ تو یہ چیزیں Realistically ان کو دیکھ کر Jointly اس کو ایک طریقے سے کرنا چاہیئے تاکہ لوگوں پہ بھی یہ نہ ہو کہ جی ہمارے، میں نے جب پرائم منسٹر سے ان دنوں بات کی، انہوں نے یہ کہا کہ جی عوام کو یہ نہیں لگنا چاہیئے کہ ہمارے پیسوں سے یہ لوگ عیاشی کر رہے ہیں، اور بالکل ٹھیک بات بھی ہے کہ ایک طرف ہم کہہ رہے کہ جی مسئلے ہیں، یہ ہے وہ ہے اور پھر وہ دیکھ رہے ہوں، عیاشی نہیں ہونی چاہیئے لیکن ایک Proper جو طریقہ کار ہے، کم از کم وہ Minimum base تو دینی چاہیے، For example ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ وہ میرے خیال میں پچھلے ہفتے میں نے اپنے سٹاف کو بولا ہے کہ یار اگر باقی چیزیں نہیں ہیں تو کم از کم یہ صفائی تو کروا سکتے ہیں، صفائی کے لئے تو کوئی آپ کو پی سی ون کی ضرورت نہیں ہوتی، اب وہ منسٹرز بلاک ہے اس کی صفائی کا حال آپ دیکھیں، تو یہ کچھ چیزیں ہیں جو کہ Realistically یا اگر فرض کریں باقی چیزیں ہیں، وہ ہمیں پتہ ہے سب کچھ ہو رہا ہے لیکن ہم اس کو کارپٹ کے نیچے دبا کر کہ جی منسٹر کے پاس سٹاف بھی صرف یا دو یا تین ہونا چاہیئے، منسٹر کے گھر میں اے سی صرف دو ہونے چاہئیں، اس کے علاوہ، کمرے آپ نے چار دئیے ہوئے ہیں اے سی آپ نے اس کو دو دئیے ہوئے ہیں، تو پھر وہ کیا کرتے ہیں، ایک ڈیپارٹمنٹ کو کہتا ہے کہ یار اے سی لگا دو، دوسرے کو کہتا ہے اے سی لگا لو، تو اے سی چار ہی چلنے ہیں لیکن ہم مجبور کرتے ہیں کہ کیوں ایک غلط طریقے سے اور ٹھیک

طریقے سے جائز چیزیں ہوسکتی ہیں، تو میری فنانس منسٹر صاحب سے بھی ایڈمنسٹریشن سے بھی یہ ریکویسٹ ہوگی کہ چیزوں کو تھوڑا سا Rationalize کرلیں، بجائے اس کے کہ اس میں اگر آپ کمیٹی بنالیں وہ زیادہ بہتر ہوگا کہ جو بھی چیزیں ہیں، مطلب ایک Rationalize ہو جائیں، یہ میں نہیں کہتا کہ عیاشی کرلیں یا ان کے لئے Lather کے صوفے لے آئیں یا ان کے آفسز میں Granite لگادیں لیکن Minimum جو چیز ہونی چاہیے وہ اس آدمی کا Decorum نہیں ہوتا، وہ اس آفس کا ہوتا ہے، وہ اس آفس کا ہوتا ہے، تو جس طرح آپ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، کل کو کوئی اور بیٹھا ہوگا اللہ کرے پھر بھی آپ ہوں لیکن اس کرسی کا اس اسمبلی کا اپنا ایک Decorum ہے، تو وہ میرے خیال میں ہونا چاہیئے، وہ چاہے اسمبلی کا ہے، منسٹر کا ہے یا جس کا بھی ہے، تو اگر کمیٹی آپ بنا دیں اور ان چیزوں کو تھوڑا Rationalize کردیں تو اچھا ہوگا۔ تھینک یو، جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ جو گفتگو ہوئی، اس میں ایک چیز میں نے بڑی سخت نوٹس کی تھی کہ منسٹرز کو پانچ لاکھ روپیہ پہلے ملتا تھا اپنے گھروں کے لئے، سامان لینے کے لئے جس میں سوا لاکھ انکم ٹیکس Deduct ہوتا تھا، باقی تین لاکھ پچھتر ہزار کا یہ گھر کے لئے سامان لیتے تھے اور ابھی کچھ پیسے بڑھے ہیں، اچھا باقی سامان تو وہ اپنے پیسوں سے لیتے ہیں، جب وہ منسٹر ختم ہوتا ہے گھر وہ Vacate کرتا ہے تو جو سرکاری سامان ہے وہ ادھر ہی چھوڑتے ہیں اور یہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے پی اینڈ ڈی، یہ آکر، پی اینڈ ڈی نہیں Sorry ایڈمنسٹریشن باقاعدہ چیک کرتا ہے کہ جی سرکاری کیا کیا چیز آپ نے لی تھیں؟ وہ پہلے بھی ان کے پاس لسٹ ہوتی ہے اور جب آپ گھر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور الیکشن میں چلے جاتے ہیں، واپس جب کوئی بھی منسٹر اس گھر میں آئے گا یا آپ خود، اس میں ایک Chair بھی نہیں ہوگی، سارا سامان وہاں سے غائب ہو چکا ہوتا ہے، تو میں یہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے کہونگا کہ وہ اس کی باقاعدہ Inventory بنائیں، جو بھی منسٹرز کو پیسے ملتے ہیں یا سپیشل اسسٹنٹ کو یا ایڈوائزر کو گھروں کے لئے جو انہوں نے سرکاری سامان لیا ہوا ہے، ان کے پاس باقاعدہ لسٹ ہوتی ہے اس کی، وہ سامان کا ایڈمنسٹریشن ذمہ دار ہوگا، Inventory ہوگی تاکہ جب دوسرا منسٹر آتا ہے تو یہ سامان اس کو پہلے سے موجود سرکار کے پیسوں سے وہ لیا گیا ہے، وہاں موجود ہونا چاہیئے اور باقی جو اس کو پیسے ملے ہیں، اب ان پیسوں میں تو وہ ایسی ویسی کیا چیز آئیگی، تین لاکھ پچھتر ہزار

میں، یااب کوئی دس شاید کیا گیا،اس میں سے دوڈھائی لاکھ ٹیکس میں چلے جاتے ہیں، تو یہ ہر دور میں اگر اس گھر کی حفاظت کی جاتی، Inventory ہوتی تو آج کسی منسٹر کو پیسوں کی ضرورت ہی نہ تھی گھر کیلئے، ہر گھر Renovate ہوتا اور اس کے اندر سرکاری فرنیچر سامان موجود ہوتا، تو اس کو روکنا ہے، یہ بڑا ضروری ہے۔ اور باقی بالکل صحیح کہا آپ نے ریسٹ ہاؤسز کے بارے میں اور Perks and privileges کے بارے میں عاطف خان صاحب نے اور نعیمہ کشور صاحبہ نے بات کی، اکبر صاحب نے بھی بات کی، اس میں بناتے ہیں دو کمیٹیاں، ایک تو اسمبلی کی کمیٹی ہو گی جو ایم پی ایز کے بارے میں اپنی سفارشات دے گی اور ایک میں Recommend کرتا ہوں چیف منسٹر صاحب کو کہ وہ Ministerial Committee بنائیں کیبنٹ کے لوگوں کیلئے، وہ ہم نہیں بنا سکتے، وہ بنا سکتے ہیں تو وہ وہاں یہ کمیٹی بنائیں، پھر یہ دونوں کمیٹیاں آپس میں بیٹھیں گی تاکہ وہ کیا تجاویز لاتی ہے For cabinet اور یہ کیا تجاویز لاتی ہے For assembly پھر اس کے بعد اگلی بات ہم کر سکتے ہیں جی، میں تو اپنی کمیٹی کل ہی اناؤنس کر دونگا یا آج، اب سی ایم صاحب کو Recommend کریں گے، بات تو پہنچ جائیگی ان کو، آپ ان سے کمیٹی بنوادیں۔ تو یہ پندرہ دنوں کے اندر دونوں کمیٹیز، پندرہ دن کے اندر دونوں کمیٹیز اپنی سفارشات تیار کر کے آپس میں پھر بیٹھیں، پندرہ دن بعد آپس میں میٹنگ کریں۔ دوسرا، اسی بات پہ مجھے یاد آگیا کہ اکرم درانی صاحب نے مجھے کل فون کیا تھا، جو آپ نے بی آر ٹی کے اوپر کی تھی کہ Khushdil Khan Sahib is not around، First یہ لاہور میں ان کے Lawyers کا وہ ہے، تو وہ پانچ تاریخ کہہ رہے تھے کہ پانچ تاریخ کو وہ میٹنگ جو ہے۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، پانچ کو میں Available نہیں ہونگا۔

جناب سپیکر: آپس میں آپ ٹائم کر لیں پھر، پانچ کو اگر آپ نہیں ہیں، آپ اور خوشدل خان صاحب آپس میں ٹائم طے کر لیں کہ جس دن آپ سارے Available ہونگے، سیلری پر تو ہو گئی بات، کمیٹیوں کے بعد ہو نہیں سکتا۔ اب آگے چلیں، بجٹ بھی، جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیلئے میں کمیٹی بنا رہا ہوں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، یہ کمیٹی تو پتہ نہیں کب بنے گی کیونکہ وہ کہتے ہیں نا، ہمارے بڑے کہتے تھے Sorry, in a lighter mood کہ وہ جو خزانے پہ سانپ بیٹھا ہوتا ہے نا، تو وہ ہم، اب کہیں کہ آپ ہمارے بہت اچھے منسٹر ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کنڈی صاحب کا ٹیلیفون لے آئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تیمور جھگڑا صاحب، ہماری تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈپٹی صاحب نے نشاندہی کی ہے کہ کنڈی صاحب فون پر بات کر رہے ہیں، آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، اچھا جناب سپیکر صاحب، دیکھیں ایک لاکھ پچاس ہزار روپے جو ہمیں ملتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ہمارا اپنا بھی، جو باہر سے ہم لوگوں کا کوئی کرایہ آجاتا ہے، کچھ آجاتا ہے، یہاں پہ بیٹھا ہوا ہر شخص جناب سپیکر صاحب، پارٹی کا نمائندہ بیٹھا ہوا ہے (80) اسی ہزار Basic ہے لیکن کچھ ملا کے تو سر، یہاں پہ ہر بندہ بیٹھا ہوا ہے، سر، اپنی پارٹی کا نمائندہ ہے، انہوں نے اسلام آباد بھی جانا ہوتا ہے میٹنگز کیلئے، انہوں نے لاہور بھی جانا ہوتا ہے، کسی نے بنی گالا جانا ہوتا ہے، کسی نے زرداری ہاؤس کراچی جانا ہوتا ہے، کسی نے زرداری ہاؤس، اور اس کے علاوہ اپنے حلقوں میں جانا ہوتا ہے، جناب سپیکر صاحب، اس کے علاوہ سٹوڈنٹس آتے ہیں ہمارے پاس، اس کے علاوہ اور غریب لوگ آتے ہیں ہمارے پاس کہ جی آپ تو ایم پی اے ہیں، ہماری مدد کریں۔ جناب سپیکر صاحب، اب آپ مجھے بتائیں کہ چار بچے یا چھ بچے کسی کے ہونگے تو ان کی تو تعلیم، الحمد للہ میرے بچوں کی تعلیم مکمل ہو چکی ہے، میں یہ بات نہیں کرتی لیکن بات یہ ہے کہ یہ کیا ہمیں کرپشن کی طرف لے جانا چاہ رہے ہیں؟ ان کے جو پرائم منسٹر صاحب ہیں جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ جب گورنر صاحب اپنی (تنخواہ) ایک لاکھ روپے سے نو لاکھ روپے تک لے کر جاتا ہے، جب پریذیڈنٹ صاحب ایک لاکھ روپے سے نو لاکھ روپے تک لیکر جاتا ہے اور کیبنٹ فیصلہ کرتی ہے اور یہی حال جو ہے تو ہمارے پرائم منسٹر صاحب کا ہے، چلیں روی صاحب کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ بات کرتی ہوں، عمران کی گیس فری، ان کا کھانا پینا فری، صرف ہیلی کاپٹر میں جاتے ہیں گیارہ بجے اور چھ بجے اپنے گھر آتے ہیں، مجھے بتائیں عمران خان نیازی صاحب کو ہماری مجبوریوں کا کوئی خیال نہیں ہے، کیا ان کو یہ خیال نہیں ہے کہ جس کرپشن کے لئے میں آیا ہوں کہ کرپشن کو ختم کرونگا، یہ ایم پی ایز پھر کرپشن

کی طرف جائیں گے ؟ تو جناب سپیکر صاحب، پلیز ہماری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ ہمارا اس تنخواہ میں بالکل گزارہ نہیں ہوتا، کل سندھ گورنمنٹ نے۔۔۔

جناب سپیکر: تو اب کمیٹی فیصلہ کرے گی نا، اس کے بعد آگے Move کرینگے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، کل سندھ گورنمنٹ نے دو روپے سے بیس روپے فی کلو میٹر کیا ہے، انہوں نے ہوائی جہاز سفر بالکل فری کر دیا ہے، اپنے ایم پی ایز کیلئے، اس طریقے سے پارلیمانی سیکرٹریوں کیلئے انہوں نے ایک لاکھ روپیہ رکھا ہے، ان کیلئے گاڑی، ان کیلئے پٹرول، سب کچھ کیا ہے، سندھ گورنمنٹ کے پاس پیسہ ہے، ہمارے پختونخوا کے پاس پیسہ نہیں ہے ؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی بناتے ہیں اور وہ فیصلہ کرے گی، جو Rational کرے چیزوں کو، باقی جو بنی گالا جاتا ہے یا زرداری ہاؤس، وہ اپنے پیسوں پہ جائے۔ آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، شوکت صاحب۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جب یہ اسمبلی کی بات ہوتی ہے، آپ نے رولنگ دے دی، کمیٹی کا اعلان کر دیا، آپ نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی کہہ دیا، اس کے بعد دیکھیں، ہم اپنے بڑوں کو یہاں پہ اس طرح نہیں کہنا چاہیئے کہ فلاں نے اتنا کر دیا ہے، وہ وزیر اعظم ہیں، ایک طرف آپ کہتے ہیں ایم پی اے ہوں، آپ ایم پی اے کیلئے تو Privileges مانگ رہی ہیں کہ میری تنخواہ بڑھائیں کیونکہ لوگ میرے پاس آتے ہیں، دوسری طرف منسٹر ہیں، صوبائی وزیر ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ہماری تنخواہ بڑھائیں کیونکہ ہمارے پاس لوگ آتے ہیں، اب پرائم منسٹر کی تنخواہ کتنی تھی یا گورنر کی یا وزیر اعلیٰ کی، تو میرے خیال میں اسمبلی میں اس طرح ایک دوسرے کو ٹارگٹ نہیں کرنا چاہیئے، آپ اپنی بات کریں، ہم آپ کو سپورٹ کرینگے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ابھی ہمیں ایسا ہے کہ ساڑھے چھ بجے جی ایم آ رہے ہیں اسمبلی میں، تو پھر جو وہ کمیٹی بنائیں گے، جو ان سے بات کر لیں GM (Sui Gas) سے، انہوں نے ساڑھے چھ بجے جو ہم نے ٹائم دیا تھا اس ٹائم وہ یہاں آ جائیں گے، ہم نے اس سے پہلے اپنا کام ختم کرنا ہے۔ اب جو موٹر وے پہ Speed limit 120 ہم نے اس سے کاروائی کو چلانا ہے تاکہ ہم اس کو ختم کر لیں۔ تو سب نے ہی کٹ موشنز اس میں Withdraw کر لی ہوئی ہیں اور

Since all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2, therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 3: Honourable Minister for Finance, to please move his Demand No. 3.

Speedily چلیں،ابھی تیسری Demand ہے اور Fifty four Demands ہیں۔۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر برائے صحت و خزانہ): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ستر (70) روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 70/- only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Local Fund Audit. Cut motions on Demand No. 3: Mir Kalam Sahib. Mir Kalam Sahib.

جناب میر کلام خان: Withdrawn جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Khushdil Khan Sahib, withdrawn?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دس روپے۔

جناب سپیکر: دس روپے۔

The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only.

جی کر لیں، بات بھی ادھر ہی، خوشدل خان صاحب، کر لیں بات ادھر ہی، تاکہ ٹائم بچ جائے گا، خوشدل خان صاحب، بات کر لیں نا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی۔

جناب سپیکر: آپ کہتے ہیں کہ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: منسٹر صاحب، یہ ہمیں بتادیں کہ آپ نے یہاں 70 روپے، اس کا کیا مطلب ہے؟ (قہقہہ) یہ ذراہمیں سمجھائیں، میں سمجھنا چاہتاہوں کہ اس کا کیامطلب ہے 70 روپے کا؟ بس یہ بتادیں، باقی میں Withdraw کرتاہوں۔

Mr. Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, withdrawn?

سردار اورنگزیب: ستر (70) روپے کی کٹ موشن پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before is that the total grant may be reduced by rupees seventy only.

ادھر ہی بات کرلیں تاکہ ٹائم بچ جائے گا۔

سردار اورنگزیب: جی۔۔

جناب سپیکر: بات کرلیں، ساتھ ساتھ ہی بات کرلیں تاکہ ٹائم ہم بچالیں۔

سردار اورنگزیب: سر، بات تو میں چھوٹی سی کرونگا، اصل میں اس طرح ہے کہ فنانس منسٹر صاحب واقعی بڑے قابل آدمی ہیں، ان کے پاس دو وزارتیں ہیں، ایک ہیلتھ کی، وہ بھی بڑی اہم وزارت ہے اور ایک خزانے کی، میں اتنی ساری بات کرونگا بے شک ان کے پاس ایک اور محکمہ آجائے تو مجھے کوئی ناراضگی نہیں ہے لیکن اگر ایک وزارت ان کے پاس ہو تو میرے خیال کے مطابق یہ خزانے کا ایسا محکمہ ہے جو پورے صوبے کو کنٹرول کرتاہے اور یہ خود ستر (70) روپیہ مانگ رہے ہیں، تو یہ احسن طریقے سے کام کرسکیں گے اور ہیلتھ منسٹری کسی اور کو دیں، ادھر تحریک انصاف کے بڑے قابل قابل لوگ بیٹھے ہیں، دونوں محکمے بہت اہم ہیں، تو اگر مناسب سمجھیں تو ایک اور بھی رکھ لیں لیکن میں سمجھتاہوں کہ یہ خزانے کے وزیر رہیں تاکہ آئندہ یہ جو انہوں نے پیسے مانگے ہیں ضمنی، اس بجٹ میں میرے خیال کے مطابق اگلے سال ضرورت نہیں پڑے گی اور میں واپس کرتاہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn, Thank you. اختیار ولی صاحب، ساتھ بات بھی کرلیں۔

جناب اختیار ولی: سر، میری پچاس روپے کی کٹوتی کی تحریک ہے لیکن میں۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may reduced by rupees fifty only

جناب اختیار ولی: میں سپیکر صاحب، تیمور بھائی کے ڈیپارٹمنٹ فنانس پہ اتنی بات کرچکاہوں تفصیلاً، کہ مزید اگر میں بات کروں تو مجھے لگتاہے کہ مجھے اخلاقی طور پر اچھا نہیں لگ رہا۔ جو تجاویز تھیں میں دے چکا

ہوں، جو شکایات تھی وہ میں کر چکا ہوں اور جو Suggestions ہیں وہ ان کے سامنے رکھ دی ہیں، باقی یہ جانیں ان کے کام جانیں I have no personal grudges میرا کوئی نہیں ہے I am taking it back, thank you.

Mr. Speaker: Thank you very much. Withdrawn. Inayatullah Sahib.

جناب عنایت اللہ: سر، میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک بھی پیش کرتا ہوں، ساتھ بات بھی کرتا ہوں۔

Mr Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only.

کریں بات۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں جتنے نکات ہیں وہ ایک ہی کٹ موشن کے اندر جمع کر دیتا ہوں اور پھر ساری کٹ موشنز Withdraw کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ فنانس منسٹر اس پہ Respond کریں کیونکہ یہ جو ایڈوائزر صاحبان ہیں اور منسٹرز صاحبان ہیں، یہ ادھر آ گئے، تو ظاہر ہے ہم Courtesy کے طور پہ باقی اپنی کٹ موشنز کو میں Press نہیں کرتا، Push نہیں کرتا ہوں، میں سب کو Withdraw کرتا ہوں، اس لئے سب پہ بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: سر، ایک تو میں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر سارے ممبر ایسا کر لیں تو جلدی چل جائیگا، کہ ایک ایک دفعہ کسی کٹ موشن پہ بات کر لیں، ٹھیک ہے۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں ایک تو منسٹر صاحب کی توجہ اس بات کی طرف لانا چاہونگا کہ جو آپ کے Own source revenue ہے، اس میں شک نہیں ہے کہ اس میں اضافہ ہوا ہے لیکن میرے خیال میں وہ Marginal ہے اور Negligible ہے اور منسٹر صاحب کو یہ پتہ ہے کہ یہ Own source revenue کے اندر بہت بڑا Scope موجود ہے، Space موجود ہے، اور اگر آپ اس پر مزید توجہ دینگے تو آپ Fiscal Space کو بڑھا سکتے ہیں، Specially یہ جو Sale tax on services ہے، یہ جو صوبوں کو Devolve ہوا ہے اور اس کیلئے یہ پھر ریونیو اتھارٹی بنی ہے تو اس کے اندر بہت بڑی گنجائش موجود ہے، میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس پہ مزید Focus کرینگے اور توجہ دینگے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو ہماری Federal excise duty on oil ہے، اس پہ میں نے اور کنڈی صاحب

نے بار بار اسمبلی کے اندر بات کی ہے اور ایڈ جرنمنٹ موشن بھی پیش کی ہے، resolution بھی پاس کی ہے، یہ ہمارا حق ہے، یہ کوئی ہم Begging نہیں کر رہے ہیں، یہ فیڈرل گورنمنٹ سے کوئی بھیک نہیں مانگ رہے ہیں، منسٹر صاحب ہمیں بتادیں کہ وہ کیا Concrete steps اس کیلئے اٹھا رہے ہیں؟ کیونکہ ہم یہ بات تو ہماری صدا بہ صحرا ثابت ہوتی ہے، اسمبلی کے اندر ہم بات کرتے ہیں، اسلام آباد ریزولیوشن بھیجتے ہیں، بھئی آپ سی سی آئی کا اجلاس اس پہ Requisition کریں، یہ تو چیف منسٹر کا اختیار ہے، چیف منسٹر Under the Constitution ایک ہی صوبے کا چیف منسٹر Requisition کر سکتا ہے۔ اچھا میں این ایف سی کے اوپر جو بات ہے کہ ہمارا Share on the basis of population recalculate کیا جائے، اگر این ایف سی ایوارڈ نہیں ہوتا ہے، تیسرے این ایف سی کی تشکیل ہو گئی ہے، دو این ایف سی ایوارڈز دیئے بغیر ختم ہو گئے، اب تیسرے این ایف سی کی تشکیل ہو گئی ہے اور ابھی تک وہ ایوارڈ نہیں دے پا رہے ہیں، آخری سال ہے آپ کا، اگلے والا بجٹ آپ کا آخری بجٹ ہو گا، تو اس لئے آپ بھی ناکام ہونگے، تو آپ On the basis of population and after the merger of erstwhile FATA ہمارے شیئر کو Recalculate کریں اور اس کو بھی آپ سی سی آئی میں لائیں Which is a constitutionally mandated forum۔ جناب سپیکر صاحب، اگلا نکتہ جو ہے، وہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایکسائز کے اندر آپ نے گاڑیوں کی رجسٹریشن پہ فیس کو ایک روپے کر دیا ہے، ایک خاص سی سی کی گاڑیوں پہ، یہ اچھا Commendable decision ہے لیکن اس کے ثمرات تبھی ہونگے کہ اس وقت مجھے بتا دیا گیا ہے کہ جو ہماری گاڑیاں Khyber Pakhtunkhwa کے اندر رجسٹرڈ ہیں، ان گاڑیوں کے ٹیکسز جب دوسرے صوبوں کے اندر جمع ہوتے ہیں، Islamabad capital territory کے اندر جمع ہوتے ہیں، لاہور کے اندر جمع ہوتے ہیں، کراچی کے اندر جمع ہوتے ہیں، تو وہ پیسے Khyber Pakhtunkhwa کے اندر نہیں آتے ہیں، تو اسی طرح آپ یہ Mandatory بنادیں کہ اگر کوئی گاڑی Khyber Pakhtunkhwa کے اندر رجسٹرڈ ہو تو اس کا جو ٹیکس جمع ہو، وہ ٹیکس Khyber Pakhtunkhwa کے اندر آ جائے یا یہاں جمع کریں یا کسی دوسری جگہ کے اندر جمع ہو تو وہ Khyber Pakhtunkhwa کے اندر آئے تو اس کا ہمیں فائدہ نہیں ہوگا، یہ تبھی فائدہ ہو گا کہ گاڑی ادھر بھی رجسٹرڈ ہو اور جہاں بھی وہ گاڑی ہو، چاہے وہ لاہور میں ہو،

اسلام آباد میں ہو، کراچی میں ہو، جہاں بھی ہو، اس کا ٹیکس ہمارے پاس آ جائے، تو یہ ایک تیسرا نکتہ ہے جو میں منسٹر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور آخری نکتہ اس میں میں Conclude کرنا چاہتا ہوں، وہ پی اینڈ ڈی کے حوالے سے ہے کہ یہ جو آپ نے دیر موٹروے اے ڈی پی کے اندر Reflect کیا ہے اور ڈی آئی خان موٹروے Reflect کیا ہے، میں نے اپنی budget speech کے اندر بھی کہا تھا، میں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں آپ نے Token evaluation آپ کو Land acquisition کیلئے تو پیسے رکھنے چاہیئے تھے Land acquisition کے بغیر تو موٹروے نہیں ہو سکے گا، تو میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کو یہ دونوں چیزیں Explain کرنی چاہئیں کیونکہ یہ وہاں کا ایک Popular demand ہے Across the political affiliation ایک ڈیمانڈ ہے، سوشل میڈیا پر Trends چلتے ہیں، Overseas foundation, overseas Pakistani associations اس پہ بات کرتے ہیں، لوگ بات کرتے ہیں، ایک Popular demand ہے اور حکومت کا بھی اس میں فائدہ ہو گا اور Economy جو ہے وہ بھی Develop ہو گی، Economic activity generate ہو گی اور آپ کا سنٹرل ایشیاء کی طرف Access زیادہ بہتر ہو گا، Connectivity بہتر ہو گی۔ شکریہ جناب سپیکر، With this way, I withdraw all my cut motions.

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you, thank you very much. شگفتہ ملک صاحبہ، اسی کے ساتھ Speech کریں اور ساری Withdraw کر لیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: جی سر، میں بیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only.

بات بھی کر لیں اور بس ساری Withdraw کر لیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: جی سر، میں بالکل سر میں واپس لوں گی، ایک میں منسٹر صاحب کو Suggestion، اگر وہ سن لیں، فنانس منسٹر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ فنانس منسٹر صاحب کو Disturb نہ کرو بھئی، ان کو وہ جی، منسٹر صاحب، آپ کو تجویز دے رہی ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: میں سر، ایک بات جو کہ جتنی بھی ہم Legislation کرتے ہیں اور وہ قانون جو بن جاتا ہے سر، ایکٹ، تو ظاہری بات ہے وہ جو ایکٹ بن جاتا ہے، وہ پھر تمام Responsibility حکومت کی بن جاتی ہے لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ جب بھی ایک قانون ہم پاس کرتے ہیں تو اس کو بعد میں ہمیں فنانس کے ایشوز جی، Financial implication کا مسئلہ اکثر، یہ مجھے سمجھ نہیں آتی اس ایشو کو ہم کس طرح حل کریں؟ ایک قانون پاس کرنے کے لئے ہمیں پہلے سے یہ تمام چیزیں دیکھنی ہوتی ہیں لیکن جب بعد میں ہمیں یہ بات کہتے ہیں کہ جی اس میں فلاں فلاں Financial implications ہیں تو وہ چیز سر، بہت زیادہ پھر ہمیں تکلیف ہوتی ہے، تو قانون پاس کرتے وقت ہمیں ان چیزوں کو اور فنانس کا جو مسئلہ، تو اس کو پھر تیمور صاحب ذرا ڈسکس کریں۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، All cut motions withdrawn?

محترمہ شگفتہ ملک: میں واپس لیتی ہوں، بالکل جی، ایک اگر مجھے موقع دے دیں، ایکسائز پہ میں تھوڑی سی بات کروں گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بہت ٹائم لے لیا۔

Ms. Shagufta Malik: Okay, okay Sir, okay.

Mr. Speaker: So greatful, thank you Shagufta Malik Sahiba. Samar Haroon Bilour Sahiba is not around, lapsed. Ranjeet Singh is not around, lapsed. Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین: ہاں، بالکل۔

Mr. Speaker: Please move your cut motion.

جناب سردار حسین: شکریہ، شکریہ جناب سپیکر، میں اپنی ساری کٹ موشنز واپس لے لیتا ہوں جناب سپیکر، لیکن مجھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے پیش کریں ناں، اچھا واپس لے رہے ہیں۔

جناب سردار حسین: میں واپس لے لیتا ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، Okay ۔

جناب سردار حسین: میں تو یہی استدعا صوبائی حکومت سے جناب سپیکر، کروں گا، جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا، وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی Speech میں جو میں نے Offer بار بار دی ہے، انہوں نے

تو یہ کہا کہ اگر ضرورت پڑی، ہم یہ سمجھتے ہیں جناب سپیکر، کہ یہ حساب کتاب ہونا چاہیئے اس حساب کتاب کے لئے مرکز کے سامنے ہمیں اپنی ایک سنجیدہ کمیٹی بنانی چاہیئے اور اس پہ ہمیں کام کرنا چاہیئے جناب سپیکر، یہ ہمارا ہمارے صوبے کا بہت بڑا استحصال ہو رہا ہے جناب سپیکر، دیکھا جائے تو ہم اس حد تک آ گئے ہیں کہ جو مسجدوں میں ہم سولرائزیشن کرتے ہیں جناب سپیکر، ان مساجد میں بھی ہم اقرباء پروری کرتے ہیں، یہ کیوں؟ صرف اسی وجہ سے میں مسجد کی مثال اسی لئے دے رہا ہوں کہ اگر ہم مساجد میں انصاف نہیں کر سکتے ہیں کہ کسی اپوزیشن ممبر کی مساجد کو ہم Solarize نہیں کرتے ہیں اور حکومتی ممبر کو Solarize کرتے ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم مالیاتی طور پہ جناب سپیکر، بہت کمزور ہیں، اسی طرح جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں، فارن فنڈڈ جو سکیمز ہیں جناب سپیکر، اب اس کی جو تقسیم ہے، اس میں بھی اپوزیشن کے حلقوں کو نظر انداز کیا گیا ہے جناب سپیکر، حالانکہ یہ جو باہر کے قرضے ہیں، یہ سارے صوبے کے عوام نے یکساں دینے ہیں جناب سپیکر، اسی طرح جناب سپیکر، اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں ان کی تقسیم میں بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت کے پاس دو تہائی اکثریت موجود ہے جناب سپیکر، لیکن ان چیزوں پہ سنجیدگی کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے جناب سپیکر، تو میری یہی استدعا ہو گی کہ وزیر خزانہ صاحب مجھے یہ پیغور نہ دیں کہ 2013 میں ہم نے پانچ سیٹیں جیتی تھیں اور 2008 میں ہم نے کتنی سیٹیں جیتی تھیں، جناب سپیکر، چونکہ دوبارہ آپ ہمیں موقع نہیں دیتے، اس دن اکبر ایوب صاحب کہہ رہے تھے کہ آپ کے صرف پانچ ممبران تھے، تو یہ تو پاکستان میں اللہ کا کرم کم ہوتا ہے، رب کا، عبدالرب کا جو کرم ہے وہ سب سے زیادہ ہوتا ہے، حالانکہ میاں نثار یہاں پہ بیٹھے ہیں، 2002 میں پی ٹی آئی کا، 2002 میں، نہیں 2002 میں، 2002 میں پی ٹی آئی کا اکلوتا رکن تھا، اکلوتا میاں نثار، میاں نثار اب 2013 میں آپ لوگوں نے حکومت بنائی، 2018 میں بھی آپ لوگوں نے حکومت بنائی، اگر آپ لوگوں کے آقا آپ لوگوں سے خوش ہوں تو یہی امید 2023 میں بھی کی جا سکتی ہے، ہم سیاسی لوگ ہیں جناب سپیکر (تالیاں) برداشت کرینگے اور ہمارے پاس کونسا راستہ ہے جناب سپیکر، لیکن میں یہی استدعا کروں گا کہ مل بیٹھ کے صوبے کی ترقی کے لئے جو ہم نے تجاویز دی تھیں، ان پہ جناب سپیکر، من و عن عمل درآمد جناب سپیکر، ہونا اسی لئے چاہیئے تاکہ یہ صوبہ جو ہے جناب سپیکر، یہ آگے جائے۔ میں تنخواہوں کے حوالے سے ضرور بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، ہمارے ملک میں بدقسمتی

سے جو ہم حکومتی لوگ ہوتے ہیں، وزیراعظم ہے، ایک عہدہ ہے، پریذیڈنٹ شپ ہے ایک عہدہ ہے، ایم این اے ہے ایک عہدہ ہے، فیڈرل منسٹر ہے ایک عہدہ ہے، صوبائی وزیر ایک عہدہ ہے، سینیٹر ہے ایک عہدہ ہے، ایم پی اے ہے جناب سپیکر، ایک عہدہ ہے، اب جب ان پارلیمنٹرین کی تنخواہوں کی بات آتی ہے تو اخبارات اور میڈیا ایک Hype create کرتے ہیں جناب سپیکر، اس مسئلے کو Once for all ختم ہونا چاہیئے جناب سپیکر، ہمارے ملک میں جتنی بھی ایڈمنسٹریشن ہے، سول سرونٹس ہیں، ملٹری سروسز ہیں، ان کے اپنے Scales ہیں، ان کے اپنے گریڈز ہیں، ان کے مطابق ان کی Fixed pay ہے، ان کی Incentives ہیں، ان کی دیگر مراعات ہیں، لہذا جو جس طرح آپ نے رولنگ دی جناب سپیکر، ایک کمیٹی آپ بنا رہے ہیں، یہ مسئلہ Once for all ختم ہونا چاہیئے جناب سپیکر، یہ ایم پی ایز کی آیا یہ جو مراعات ہیں یا جو Incentives ہیں یا جو ان کی تنخواہ اتنی کم ہے، یہ کیوں نہیں بڑھنی چاہیئے، اس پہ بات ہونی چاہیئے جناب سپیکر، تو مجھے امید ہے کہ بغیر کسی دوبارہ اس پہ بحث کے، مجھے امید ہے کہ اس مسئلے کو Once for all ختم ہونا چاہیئے، آپ سے اور بھی ریکویسٹ ہو گی کہ جو اسمبلی کے 1988 Rules, ہیں، جو کمیٹی بنی ہے، ہمیں کوشش کرنی چاہیئے آپ کی سپیکر شپ میں ماشاء اللہ مسجد جس طرح آپ نے بنائی جناب سپیکر، ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جناب سپیکر، آپ نے تمام پارلیمنٹری لیڈرز کو آفس دیئے جناب سپیکر، آپ اندازہ کریں کہ ابھی تک یعنی اگر ممبر ہے تو اسمبلی ہے، ممبر کے بیٹھنے کا اور ان کی موشنز جمع کرنے کا، تیار کرنے کا کوئی آفس بھی نہیں تھا ادھر جناب سپیکر، تو یہ کریڈٹ بھی جناب سپیکر، آپ ہی کو جاتا ہے، میں نے ایک ریکویسٹ کی تھی کہ یہاں اس اسمبلی میں ہمارے جتنے چیف ایگزیکٹوز گزرے ہیں اور جتنے لیڈرز آف دی اپوزیشن گزرے ہیں جناب سپیکر، اسی گیلری میں، اسی گیلری میں اگر ان کی تصاویر لگائی جائیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی، جمہوریت کی مضبوطی کیلئے، اسمبلی کی مضبوطی کیلئے، پارلیمان کی مضبوطی کے لئے یہ ایک نیک شگون ہو گا۔ جناب سپیکر، میں اپنی ساری واپس لے لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، بابک صاحب۔ (تالیاں) محمود احمد خان صاحب۔

<u>جناب محمود احمد خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: واپس؟

<u>جناب محمود احمد خان</u>: نہیں جناب سپیکر، میں واپس نہیں لیتا۔

<u>جناب سپیکر:</u> پیش کریں پھر پہلے۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> بیس روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں، اس دن فنانس منسٹر۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only.

<u>جناب محمود احمد خان:</u> اس دن جناب سپیکر، ہم نے بات کی ہے۔ بجٹ پہ تو فنانس منسٹر صاحب کو ریکویسٹ کی (قطع کلامیاں) آپ کے منسٹرز فارغ نہیں ہوتے، اصل میں ان کو ٹائم نہیں ملتا جناب سپیکر، ان بیچاروں کو ٹائم نہیں ملتا جو یہ بات کر لیں، پتہ نہیں ان کو کیا مسئلہ ہے؟ ہمیں سمجھ نہیں ہے آج تک جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: House in order, please.

<u>جناب محمود احمد خان:</u> اشتیاق ارمڑ کو یہ پتہ نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے ہاؤس میں؟ اس سے پوچھو کہ کتنی Grants ہیں ٹوٹل، پتہ نہیں ہو گا اس کو۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اس دن بھی میں نے ریکویسٹ کی فنانس منسٹر صاحب کو، انہوں نے گول مول جواب دیا، اس سے میں مطمئن نہیں ہوں، بے شک میں ایک بندہ ہوں، میں واپس نہیں لیتا آپ کہیں گے کیوں؟ جناب سپیکر صاحب، پرویز خٹک کے ٹائم میں نے ریکویسٹ کی، ایک میں نے نہیں جو پرانے بھی ایم پی ایز آئے ہوئے ہیں، ان کی بھی Liability ابھی تک تین چار چار سال ہو گئے ہیں جناب سپیکر، کام مکمل ہے، Liability ابھی تک نہیں ملی، پچھلے سال انہوں نے Liability کی مد میں پیسے رکھے تھے، جب نئے ایم پی ایز آئے تو انہوں نے انسٹرکشن جاری کی تھی ڈی سی کو کہ اگر پرانے ہیں تو پرانے والے Liability میں دے دیں جو نئے ایم پی ایز آئے ہیں وہ نئی سکیم لے لیں، جناب سپیکر، تین سال ہو گئے ہیں، میں اپنے ٹانک کی بات اسی طرح پیروئے میں، اسی طرح اور حلقوں میں جناب سپیکر، ابھی تک وہ پیسے، Liability اسی طرح Pending ہے۔ جناب سپیکر، فنانس منسٹر بتادیں، ہمیں تین سال ہو گئے ہیں، وہ Liability میری تو چلو جناب سپیکر، کروڑ ہے، دو ہیں لیکن پورے صوبے کی میں بات کر رہا ہوں، دو ارب روپے، اس میں پسند ناپسند والی بات ہے جناب سپیکر، میرے ساتھ ایک مثال ہے، یہ پچھلے ابھی جو ہمیں چھ کروڑ روپے ملے تھے، ایک بندے نے ادھر جناب سپیکر، By name اس Liability میں اپنی سکیمز کو Release کر دیا، انہوں نے کہا کہ یہ آپ سے Deduction ہو گی، ہم نے ریکویسٹ کی ہے جناب سپیکر، انہوں نے سمری Move کی

ہے لوکل گورنمنٹ کے Through، دو ارب بنتے ہیں یا ڈھائی ارب روپے بنتے ہیں جناب سپیکر، جب تک ہمیں یہ Clear نہیں کرے گا فنانس منسٹر تو یہ پیسے کب Release ہونگے، وہی Liability جو 67,68,69 جو سکیم پرویز خٹک کے ٹائم پہ تھی، میں کٹ موشن واپس نہیں لیتا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اوکے۔ سردار محمد یوسف صاحب، Lapsed۔ نثار احمد خان صاحب۔

جناب نثار احمد: سپیکر صاحب، زه۔۔۔۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب نثار احمد: نه جی، زه۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا پہلے پیش کریں۔

جناب نثار احمد: زه د خپل پنځلس روپو، پندرہ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifteen only, fifteen only. جی بات کرلیں۔

جناب نثار احمد: سپیکر صاحب، که تاسو ما له لږه موقع راکړئ د Speech نو زه به بیا باقی ټول کټ موشنز اخلم، واپس کومه به، ډیره مننه، زه استدعا کوم، درخواست کوم د خپل Honorable Minister نه او د ټولو منسټرانو نه چې زمونږ تقریباً د New merged Members څو کاله چې اوشو زه راغلے یمه، تر ننه پورې زما سره په خپله ضلع کښې اوسه پورې داسې څه رابطه نه ده شوې چې آیا دلته مونږ Developmental کار کوؤ، زه د خپل ډی سی په حواله خبره کوم، زه د خپلې انتظامیې هلته حواله باندې خبره کوم، د هغه ډیپارټمنټ چې هلته هغوی څه کوی څه نه کوی؟ زمونږه چې کوم پیسه جمع کیږی په ریونیو کښې، زما د معدنیات په مد کښې یا په بل څه کښې، د هغې د پاره اوسه پورې څه هیڅ داسې دغه نه ده شوې، د بده مرغه، د بده مرغه دلته مونږه یو رواج، یو دستور رائج کړے دے او هغه دا دے چې اپوزیشن به دیوال سره جنګوؤ، نو بیا مونږ باندې * + کس هغه چې کوم Elected کس دے، هغه د DDAC چیئرمین نه وی او مونږ باندې چې دے کوم چې Reserved seat دے هغه زمونږ په سر باندې DDAC Chairman کښینوی، بیا د هغوی دومره وس نه وی چې هغه DDAC

meeting را اوغواړی، نو لهذا زما به خواست وی چې د دې نه به وتل پکار وی د دې صوبې د ترقئ په خاطر، د هغې ضلعې د ترقئ په خاطر، په دې نه چې زما په خاطر یا د بل په خاطر، په دې خاطر چې دغه ضلع ترقی اوکړی، DDAC Chairman خومره چې دی مهربانی اوکړئ دا تاسو د قانون مطابق د Elected ممبرانو نه واخلئ Reserved بیل دے Elected بیل دے، چونکه هائی کورټ د دې خبرې وضاحت کړے دے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہی ہیں؟ نگہت بی بی۔

جناب نثار احمد: گورئ جی، زه به خپله خبره اوکړم، ته به په هغې---

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہاں پہ میں ہمیشہ یہاں پہ کہتی رہی ہوں کہ Reserved seat کوئی بھی نہیں کہے گا، آپ مجھے بتائیں کہ جب آپ اگر---

جناب سپیکر: نہیں الیکشن کمیشن اس کو Reserved seat کہتا ہے۔ (شور) نگہت بی بی، نگہت بی بی۔

جناب نثار احمد: زه خبره کوم، زه خبره کوم چې، زه اصل کښې خبره---

جناب سپیکر: نگہت بی بی! الیکشن کمیشن اسے Reserved seat کہتا ہے۔ جی نثار خان صاحب۔

جناب نثار احمد: سپیکر صاحب، زه دا خبره د دې د پاره کومه، نه چې د دې د پاره ئے کوم چې هغه خائے، زه دا وایم چې زما صوبه رااوچته شی ترقی اوکړی، اوس Reserved seat چې د هغه د پاره هم هغه Facility وی کوم چې د Elected Member د خپل تکلیف نه وروستو هغه راوړے وے، الیکشن ئے کړے وے او بیا هغوی ته دا دغه کېږی نو دا ډیره د افسوس خبره ده، دا ډیره د

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

افسوس خبره ده۔ بله دویمه خبره دا ده سپیکر صاحب، زه خبره کوم سپیکر صاحب (قطع کلامیاں) پلیز امجد، زه خبره کومه، اصل خبره دا ده چې دا Reserved seat خو زما په سر راغلے دے چې ما سیټ گټلے دے، ما سیټ گټلے دے نو دے

زما په Reserved راغلے دے ، کہ ما Seat نہ وے گٹلے دا Reserved بہ څنګه راغلے وے ؟ نو اصل بنیادی خبره دا ده چې، دا زما په سر راغلی دی نو چې زه راغلے یمه ما ته دې حق نه ملاویږی، ده ته څنګه ملاویږی؟ ده ته به هله ملاویږی چې ما ته حق ملاؤ شی، باید چې هغه ته ملاؤ شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں واک آوٹ کا کوئی جواز نہیں ہے جی۔

جناب نثار احمد: زه دا وایم چې مهربانی اوکړئ، هم دغه وجه ده، هم دغه وجه ده چې زما په ضلع کښې تر اوسه د DDAC Meeting نه دے Call شوے ، اوسه پورې میټنګ نه دے شوے ، زه په دې نه یم خبر چې زما کومه محکمه کارکوی، New merged area ته زه راغلے یم، زما وړومبے ځل دے د یو ایم پی اے په حیث هلته دا تجربه نشته، دا تجربه هله کیږی چې هلته ډی سی میټنګ رااوغواړی، د DDAC Chairman میټنګ رااوغواړی او هغه میټنګ۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب نثار احمد: هغه، یار خبرې مه کوه خپل نمبر باندې خبره اوکړه۔ خبره دا ده جی۔

(اس مرحلہ پر خواتین اراکین اسمبلی واک آؤٹ کر گئیں)

جناب نثار احمد: دا تجربه به هله کیږی چې هلته DC meeting رااوغواړی، د DDAC Chairman meeting رااوغواړی او هغه میټنګ (قطع کلامیاں) یار، خبره مه کوه، زه په خپل نمبرباندې کومه، خبره دا ده چې Reserved seat چې دے دا زما په وجه راغلے دے چې ما الیکشن ګټلے دے ، که ما الیکشن نه وے ګټلے نو Reserved seat به کوم ځائے نه راغلے وے ؟ نولهذا زما خواست دے چې دا ضلعې تاسو د ترخو نه ویستلې دی او په وجه مو ویستلې دی چې تاسو ورته بیا دپاسه Reserved کیښنولی دی، هر ځائے کښې چې Elected Member دے هغه تاسو د DDAC Chairman کړے چې کار روان شی او کار راوچلیږی۔ مننه، شکریه جی، او زه خپل ټول کټ موشنز واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Thank you, Nisar Khan, thank you very much. Janab Ahamd Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سر۔

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر، میرا نام آپ نے لیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی Lapse پہ چلی گئی تھیں۔

جناب رنجیت سنگھ: میں ادھر موجود ہوں تو کیسے Lapse میں چلی گئیں؟ میں پانی پینے چلا گیا تھا۔

جناب سپیکر: میں نے نام لیا تھا، اس پہ ہے نہیں، ابھی تو نام آیا نہیں ہے میرے سامنے آپ کا۔

جناب احمد کنڈی: چلیں خیر ہے ان کو دے دیں ایک دو منٹ۔

جناب سپیکر: چلیں دیکھ لیتے ہیں، آپ کریں، اپنا کریں نا، آب آپ کو Floor دے دیا ہے۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، ایک تو میں نثار صاحب نے جو بات کی، اس سے اختلاف کرونگا جو انہوں نے کہا کہ یہ لوگ * + ہیں، یہ * + نہیں ہیں لیکن Basically طریقہ کار Different ہے، اگر یہ لوگ * + ہیں تو پھر تو سینیٹ بھی * + ہوگا، پھر پارلیمنٹ * + ہے پوری، مجلس شوریٰ * + ہے-----

جناب سپیکر: یہ * + لفظ غلط ہے۔

جناب احمد کنڈی: غلط ہے، یہ مطلب مختلف طریقہ کار ہے جسکے ذریعے ہماری نمائندگی آتی ہے بہر حال میں ان سے اختلاف کرتا ہوں اور انکو Correct کرتا ہوں کہ بھئی یہ لوگ، Elected House ہے----

جناب سپیکر: یہ * + کو Expunge کرتا ہوں میں۔

جناب احمد کنڈی: Thank you, Sir میں صرف فنانس منسٹر صاحب جب بیٹھے ہوتے ہیں تو ہماری دلچسپی بھی بڑھتی ہے کیونکہ یہ چیزوں کو سمجھتے ہیں، ہم ان کو Challenge کرتے ہیں، یہ جواب دیتے ہیں، ہمیں کوئی سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہونگا، جو بجٹ کی Document جو عنایت

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

اللہ صاحب نے کہا کیونکہ ہم یہ روایت بھی رکھنا چاہتے ہیں جو گورنمنٹ کی اچھی چیزیں ہیں تاکہ ہم ان کو Support کریں اور انہوں نے جو Budget document کو Improve کیا ہے، میں بھی ذاتی طور پر اس پر خوش ہوں، خاص کر جو Actual کا جو انہوں نے Data دیا ہے، یہ باقی صوبوں میں یہ روایت

نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ اس میں مزید بھی Improvement کی گنجائش ہے، اگر یہ لوگ مزید اس کو Improve کریں تو بہتر ہوگا۔ میں اس بات کو تھوڑا سا Link کرتا ہوں، اس دن ایک کیبنٹ ممبر نے کہا کہ پچھلے دور میں آپ لوگ میں کیا کرتے رہے؟ میں کوئی یہاں پہ Party politics نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف تاریخ کو درست کرنا چاہتا ہوں، ہم نے 7th NFC Award کیا، یہ لوگ ایوارڈ نہیں کر سکتے چونکہ Political consensus یہ نہیں Build کر سکتے، ہم نے Federal divisible pool پہ جو Collection charges تھے، پہلے پانچ پرسنٹ کٹ لگتا تھا ہم نے اس کو One percent کیا، ہم نے خیبر پختونخوا کو War on terror پہ One percent کر کے دیا، ہم Vertical and horizontal share کا جو Portion تھا ہم نے 42.5 سے پراونس کا اٹھا کر 57.5 کیا، پندرہ پرسنٹ بڑھایا اور ایک ایک پرسنٹ کا مطلب ہے پچاس ارب ساٹھ ارب ستر ارب، ہم نے یہ چیزیں کیں، اس کے بعد ہم نے کیا کیا؟ ہم نے Constitution میں Amendments کیں اور کہا The share of the provinces in each award of the National Finance Commission shall not be less than the previous award، ہم نے اس کو Lock کر دیا جو کل کو کوئی اگر صوبے کی Financial Autonomy کو چھیڑنا چاہتا ہے تو وہ اس کو نہیں چھیڑ سکتا، کہنے کا مقصد یہ ہے، یہ وہ تاریخی باتیں ہیں جو اس صوبے کی مالی معاملات کو مضبوط کرتی ہیں۔ میں تھوڑی سی مزید بات کرونگا، آپ نے گیس کے اوپر بات کی، میں آج چاہتا ہوں جو فنانس منسٹر صاحب WACOG کے اوپر اپنی Policy statement دیں، اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں، جو WACOG کے اوپر کیونکہ میں نے بجٹ میں یہ بات کی تھی لیکن کوئی Reply نہیں آیا کیونکہ دیکھیں Constitution بڑا clear ہے، Under article 158، آفریدی صاحب نے بھی بات کی اور آپ سے بھی ہمارا دل بڑا خوش ہوا جو آپ نے فوراً اقدام کیا اور جی ایم صاحب کو بلایا، میں صرف یہ گزارش کرتا چلوں، آرٹیکل 158 بڑا Clear ہے:

Sir! Being the Custodian of the House,

"**Priority of requirements of natural gas**"

"**158.** The Province in which the well-head of natural gas is situated shall have precedence over other parts of Pakistan in meeting the requirements from that well-head,"

اگر پاکستان میں کوئی Load management کا مسئلہ ہے تو خیبر پختونخوا میں نہیں ہونا چاہیئے، میرے پاس مزید بھی Data ہے جو ہم Surplus ہیں، ہمارے اوپر Shedding نہیں ہونی چاہیئے، WACOG کے اوپر بھی یہ لوگ Policy statement دیں کیونکہ ہونے جارہا ہے، ہمیں خطرہ ہے، شاید ہمارے خیبر پختونخوا کے اوپر کوئی پریشر نہ آئے اور اس کے اوپر بھی یہ لوگ، میری گزارش یہ ہے فنانس منسٹر صاحب ان باتوں کو سمجھتے ہیں، میں یہ چاہتا ہوں جو ہمارا نیشنل فنانس کمیشن جو آرٹیکل 160 میں ہے، Five years کے اندر ہونا چاہیئے ایوارڈ، ایوارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے اس صوبے کو مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے بجٹ میں Working paper دیا ہوا ہے، اس سے ہمارا Share بڑھے گا، میری ریکویسٹ یہ ہے ان سے کہ جو Consensus build کریں، تین صوبائی حکومتیں ایک فیڈرل ان کے پاس ہیں، سندھ کو انہوں نے راضی کرنا ہے اور Politic میں ہمیشہ Give and take ہوتا ہے سپیکر صاحب، جس وقت ہم نے 7^{th} NFC Award کیا تھا، اس وقت ہمارے پاس Single majority بھی ہمارے پاس نہیں تھی، مختلف صوبوں میں مختلف لوگوں کی حکومتیں تھیں لیکن ہم نے Political Vision کے مطابق Political acumen کو Use کرتے ہوئے کچھ Give and take کر کے ہم نے مسلم لیگ نون کو بٹھایا، ہم نے اے این پی کو بٹھایا، ہم نے Religious جماعتوں کو بٹھایا، ہم نے نیشنل جماعتوں کو بٹھایا، ہم نے قوم پرستوں کو بٹھایا، تمام لوگوں کو بٹھا کر Political consensus کیا جو کہ پاکستان کا حل ہے، میں بار بار کہتا ہوں Political consensus is the only solution for the problems of Pakistan, thank you.

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ساری کٹ موشنز Withdraw کرتے ہیں؟

<u>جناب احمد کنڈی</u>: Sorry میں Withdraw کرتا ہوں، .Withdrawn

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, thank you very much, thank you very much,

جی، رنجیت سنگھ صاحب، آپ پہلے نہیں تھے سیٹ پہ، تب یہ Lapse میں گئی ہے۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: سر، بہت شکریہ، میں پانی پینے کے لئے اندر چلا گیا تھا اس لئے وہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں، کریں بات۔

جناب رنجیت سنگھ: بہت شکریہ سر، میں بالکل آپ کے کہنے کے مطابق میں بھی اپنی تمام Withdraw ضرور کرونگا لیکن دو چار چیزیں ہیں ان کو Discuss کرنا چاہا ہونگا کہ سر، سب سے بڑا ایشو تو یہ ہے کہ بات ہو رہی ہے، چونکہ میں بات ہی Minorities پہ کرتا ہوں تو لوکل گورنمنٹ کی طرف جانا چاہا ہونگا Specially کہ اس میں عموماً ہمیں دیکھنے میں آتا ہے کہ ہمارے جتنے لوگ ہیں اس میں، جب بھی ان کی دفاتر میں جب ریٹائرمنٹ ہو جاتی ہے بیس پچیس سال کے بعد، یہ وہ کیسز میں بتا رہا ہوں جو مجھے سے Discuss ہوتے ہیں اور ان کو پنشن جو ملنی ہوتی ہے، اس میں بہت بڑی مشکلات ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں ہمارے لئے آسانیاں پیدا کریں، Minorities کے لوگ ہیں، کچھ کیسز ایسے بھی مجھے نظر آئے کہ ان کے لئے یہ کہا جاتا ہے ہم ان کو پنشن اس لئے نہیں دیتے، یہ فلاں کام میں اپنے پیسے ضائع کرتے ہیں اور یہ فلاں چیزوں میں ضائع کرتے ہیں، ہم اس لئے ان کی پنشن ان کو دس دس اور بیس بیس ہزار روپے کرکے دے رہے ہیں، ایک کیس میں میں خود گیا تھا صرف ایک اس کے لئے، آپ لوگوں کو سنایا تاکہ آپ کے نوٹس میں ہو اور ان کے پیسے ہیں، وہ چاہیں جس طرح بھی استعمال کریں ان کی وہ پنشن ان کو ٹائم پہ ملنی چاہیئے، ایک بہت بڑا ایشو ہے۔ Secondly میں بات کرنا چاہونگا پولیس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کہ میرا ایک وزٹ ہوا پچھلے دنوں میں، آپ لوگوں نے ان کے لئے جو سنٹرز بنے ہوئے ہیں جہاں ان کو ٹریننگ دی جاتی ہے جس میں ابھی بھی ایک Batch گیا ہوا ہے، میں جمرود سنٹر کی بات کر رہا ہوں سر، وہاں ہم تقریباً دو گھنٹے وہاں بیٹھے رہے جہاں پر نہ پانی کی سہولیات تھیں، نہ بجلی کی سہولت تھی وہاں پہ، ابھی وہاں پہ ایک Batch گیا ہوا ہے، اس ٹائم بھی میرے سامنے آ رہا تھا، تو ان کی ٹریننگ ہو رہی ہے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو، یہ سہولیات پہلے Complete کرکے ان کے لئے مکمل کرکے، اتنی سخت گرمی میں Covid جیسے حالات میں ان کے لئے چیزیں مکمل ہوتیں اور پھر وہاں اس ٹریننگ سنٹر کو استعمال کیا جاتا تو شاید وہ بہتر تھا، میں چاہا ہوں گا ان کے لئے وہ تمام سہولیات پولیس ڈیپارٹمنٹ کو دی جائیں۔ اس کے علاوہ اگر فنانس منسٹر میری طرف بھی متوجہ ہوں تو مجھے بہت اچھا لگے گا، سب کی آپ سنتے ہیں، میری بھی سنتے ہیں لیکن پولیس کو جو راشن الاؤنس دیا جاتا ہے Specially مجھے پتہ چلا ہے، ان کو شاید بیس روپے ملتے ہیں، شاید آج کل تو سات روپے کی ایک روٹی بھی نہیں آتی اور اس ٹائم میں تین، ابھی آپ نے ضرور ان کی تنخواہیں بڑھائی ہیں، ہم اس کو بھی Appreciate کرتے ہیں

لیکن ان کا یہ جوراشن الاؤنس ہے اگر اس کو بڑھایا جائے تو یہ بہت بہتر ہو گا ان کے لئے۔ اسی طرح Minorities کے حوالے پہ میں پبلک ہیلتھ پہ بات کرنا ضرور چاہونگا کہ پبلک ہیلتھ اور وہ ڈیپارٹمنٹس جو ہمیں پانی کی سہولیات دیتے ہیں، یہ میرا ذاتی تجربہ رہا کہ جب بھی ہم نے سیکرٹری صاحب سے ملاقات کی اور ہم نے ان سے کہا کچھ Minorities کی کالونی کے حوالے سے، تو وہاں ہمیں وہ سہولیات ہمیں نہیں دی جاتیں، باقی لوگوں کو ضرور ملتی ہیں، اس بات کا وہ منہ بولتا ثبوت آج یہ میاں نثار صاحب کی بات بھی، یہ نثار کی بھی، میاں نثار نہیں کہونگا نثار کی بات کو آرہا تھا کہ Reserved seats جب آپ ہمیں یہاں ان سیٹوں کے ساتھ اور اس کے نام کے ساتھ منتخب کرتے ہیں کہ ہم لوگ Selected ہیں یا کیا ہیں؟ آپ ہمیں مانتے ہی نہیں ہیں تو باہر بیٹھے ہوئے لوگ ہمیں کہاں مانیں گے؟ ہم ان کے دفتر کے باہر چھ چھ گھنٹے بیٹھ کر ان پہ اس لئے باتیں، انہیں پتہ ہے کہ یہ Reserved ہیں اور Minority سے Reserved seat سے آیا ہوا ہے، اس سے یہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تو So, kindly first of all تو انہیں ایسا کرنا چاہیئے جب ہمارے ووٹ ہوتے ہیں تو انہیں اس وقت یہ نظر نہیں آرہا ہوتا کہ ہم Minorities سے ووٹ لے رہے ہیں اور یہ Reserved seat پہ آئے گا، اس وقت ان کو Minorities بھی پسند ہوتی ہیں اور اس ٹائم ان کا ووٹ بھی بہت اچھا لگتا ہے لیکن جب ہم یہاں آجاتے ہیں، پھر آپ کو ہم Reserved seats والے نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اوقاف ڈیپارٹمنٹ بہت ضروری ہے، میری بات کرنا اس کے اوپر کیونکہ یہ Minorities کے لئے سپیشل ایک ہی جگہ ہے جہاں پہ Minorities کے لئے کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، ابھی یہ ٹائم شاید نہ بھی ہو لیکن میں آپ کو بتاتا چلوں کہ جب جب ان کے سیکرٹری بدل کر آتے ہیں تو تب تب ہم ان کے ساتھ دو گھنٹے کی ایک کہانی کرتے ہیں، دو گھنٹے بیٹھ کر ہم انہیں بتاتے ہیں کہ آپ سے پچھلے آنے والے سیکرٹری صاحبان کو یہ کہانیاں ہم سنا چکے ہیں اور آپ بھی ویسے ہی کرینگے اور ویسا ہی ہوتا ہے، Minorities کے لئے آپ سکالر شپ رکھتے ہیں، Minorities کے لئے آپ Marriage grant رکھتے ہیں، Minorities کے لئے آپ شمشان گھاٹ خریدتے ہیں، میں کس کس بات کا آپ کو بتاؤں، فنانس منسٹر صاحب ہمارے شمشان گھاٹ تین سال سے یہ سکیم چلتی آرہی ہے اور اگلے دو سال بھی چلے گی، اس تین سالوں کے درمیان آپ کو پتہ ہے کتنے بڑے بڑے حادثات بھی ہوئے ہیں، خاص طور پر

Minorities کے اس دوران پچھلے سال میں، ہمارے پاس کوئی شمشان گھاٹ آپ تین سال میں نہیں خرید سکے، میں نے اس دن By name کہا کہ ایک سیکشن فور لگانے کے لئے بیچارے وزیر زادہ کو جانا پڑا ہے، اب وزیر زادہ صاحب بھی بیچارے کیا کرینگے؟ یا تو چترال کے معاملات دیکھیں گے یا تو ہمارے معاملات دیکھیں گے، وہ سیکشن فور ایک جگہ پہ آج تک نہیں لگی شمشان گھاٹ نہیں ہوئے۔ میں مسیحی کمیونٹی کی بات کروں، ان کی قبرستانوں کے لئے سکیمیں آپ نے ضرور رکھیں اور آج تک کسی ڈسٹرکٹ میں کوئی قبرستان ان کے لئے نہیں خریدا گیا۔ اس کے علاوہ ہمارے جتنے Religious festivals ہوتے ہیں، آپ اس کو ہولی کا پروگرام کہہ لیں، آپ اس کو بیساکی کا کہہ لیں، آپ اس کو کرسمس کا کہہ لیں، آپ یقین کریں سپیکر صاحب، کہ ہم بڑی عید چھوٹی عید میں مناتے ہیں اور چھوٹی عید بڑی عید میں مناتے ہیں، ہماری دونوں عیدیں انہوں نے Mix کی ہوئی ہیں، کوئی عید ایک ٹائم پہ نہیں ہوتی اور یہ آج کی بات اور اس سال کی بات نہیں ہے، تمام پچھلے، شروع سے جب سے آپ یہ پیسے رکھ رہے ہیں، کوئی ٹائم پہ نہیں ملتے۔ اس کے علاوہ میں آج آپ کو ایک بات اور، کیونکہ سیکرٹری اوقاف سے میں بار بار ملتا ہوں جناب سپیکر، جو پیسے جو گرانٹس آپ ہماری Minorities کے لئے رکھتے ہیں، ان کے دفتر کے لوگ اس میں اس میں مل کر اور اپنی کمیٹیاں بناتے ہیں جہاں Scrutiny کی جاتی ہے کہ ہم دیکھیں آیا اس میں کوئی ایسا شخص تو نہیں جو بیچ میں اس سے کوئی فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے، سپیکر صاحب، میں نے فارم نکال کر ان سیکرٹری صاحبان کے ہاتھ میں رکھے ہیں کہ آپ مسلم لوگوں کو شامل کر رہے ہیں Minorities کا نام دے کر، آج چار مہینے گزرنے کے بعد کوئی انکوائری Complete نہیں ہو رہی کیونکہ وہ خود اس میں اس میں ملے ہوتے ہیں، اس سے ہٹ کے میں اگر آپ سے بات کروں کہ۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

جناب رنجیت سنگھ: سر، میں Windup ضرور کرونگا، میں اکیلا ہوں، آپ کے تین بندے تو نہیں بولتے وہاں سے، مجھے ہی بولنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے کتنے پوائنٹس آپ نے دیئے ہیں۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، میں بالکل، بالکل میں، دیکھیں یہ میرے کوہاٹ کے ہیں سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ٹائم پہلے ہی لے چکے ہیں تو۔

جناب رنجیت سنگھ: اچھا سر، میں بات کرتا ہوں Energy & Power کی، میں تمام اس کی سکیمز میں بہت اچھا قدم تھا، ہمیں بہت خوشی تھی کہ وہاں پہ مساجد کے لئے Solarization تمام مساجد کو Solarize کیا گیا، ہمارے ویلسن بھائی سی ایم صاحب سے ملے بھی، اس دوران انہوں نے فاٹا کے لئے ان سے کہا بھی اور ریکویسٹ کی کہ ہمارے مندر گوردوارے اور Churches جو ہیں ان کو بھی کیا جائے، ہم سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے بھائی کے علاقے میں جتنے Churches تھے ان کو Sorry I think کیا لیکن ہمیں ضرور Ignore کیا، وہ بہت اچھا قدم تھا، ہم آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں، ہم بہت تھوڑے سے لوگ ہیں، آپ جب پورے صوبے کے اندر تمام مساجد کو Solarize کرتے ہیں، ہمیں تو نئے گوردوارے بنانے کی اجازت نہیں، شمشان گھاٹ آپ ہمیں نہیں بنا کے دیتے، اگر جو ہمارے پاس جو دو چار گوردوارے اور آٹھ دس مندر ہیں، آپ ان کو Solarize کر دیتے تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی، یہ کمیونٹی جس کو آج آپ کہتے ہیں کہ ہم لوگ Reserved seat والے ہیں، اس وقت یہ Reserved seat والے انہی کی کمیونٹی ہے، اٹھ کر آپ کے ایک ایک ممبر کو ووٹ دیا ہے، چاہے وہ ڈسٹرکٹ ہنگو ہو، چاہے کوہاٹ ہو، بنوں ڈیرہ اسماعیل خان، ہر ضلع میں اس وقت ان کو یہ پسند آتی ہے تو ان چیزوں میں ہمیں Ignore نہ کریں کیونکہ اسی ووٹ کے ساتھ آج آپ اس سیٹ پہ بیٹھے ہیں تو ہم Reserved seats پہ آئیں ہیں، اگر ہماری کمیونٹی آپ کو ووٹ نہ دیتی تو شاید اس وقت بھی یہ سب کچھ نہ ہوتا۔ اس کے علاوہ آئل اینڈ گیس، یہ میں ضرور کہوں گا کہ آئل اینڈ گیس میں جتنی بھرتیاں ہوتی ہیں، آج تک میں آپ کو کہتا ہوں کہ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں، Minority کا کوئی بندہ آپ نے نہیں کیا ہوگا، ہمارا بھی حق بنتا ہے، ان چیزوں میں ہمارے بھی حقوق ہیں، آپ جب بھی ان کو Royalty دیتے ہیں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، ہم آپ سے زیادہ نہیں کم از کم One percent کا شیئر آپ کسی Minority مجھے نہ دیں، کسی Minority member کو ساتھ شامل کر لیا کریں تو یہ بہت اچھا ہوگا۔ بہت شکریہ، میں نے ٹائم زیادہ لیا اور آج آپ نے مجھے زیادہ بھی دیا ہے۔ Thank you so much.

جناب سپیکر: تھینک یو، رنجیت سنگھ صاحب، آپ کی تجاویز نوٹ کی ہیں، محکمہ اوقاف منسٹر نے بھی اور فنانس منسٹر صاحب نے بھی، جو آپ نے شمشان گھاٹ اور عبادات گاہوں کی Solarization کی بات کی ہے اس کو ضرور Include کریں منسٹر صاحب اور دوسرا جو شمشان گھاٹ اور کرسچین کے لئے

Graveyards کی بات ہے، وہ بھی نوٹ کریں اور اس کو یہ ہماری مذہبی Responsibility ہے کہ اسلامک سٹیٹ کے اندر کہ آپ اقلیتوں کو یہ سہولتیں Provide کرینگے So, I hope کہ اس سال کے اندر صوبائی حکومت یہ چیزیں Provide کردے گی، ان شاء اللہ۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ، رنجیت سنگھ صاحب، آپ نے ساری Withdraw کرلیں، تھینک یو۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں دس روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only.

بات کرلیں And I hope آپ ساری Withdraw کریں گی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر، Thank you so much جناب سپیکر صاحب، جو نثار نے بات کی ہے، میں اس کی پرزور مذمت کرتی ہوں، اپنی ساری لیڈیز سے جو ادھر احتجاج پہ اس ہاؤس سے نکل کر باہر بیٹھ گئی ہیں، میں صرف اس بات کے لئے ادھر ٹھہر گئی ہوں کہ اگر موقع ملتا ہے تاکہ میں بات کروں اور جناب سپیکر صاحب، آپ کو میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اپنے سارے ممبران، اس ہاؤس کے ممبران کو آپ صرف سمجھا سکیں کہ Reserved seats کی کوئی عورت اس طرح نہیں آسکتی، ایک پارٹی جو رجسٹرڈ ہوا ایلکشن کمیشن میں، تب ہی جب اس کے چار ممبرز آجاتے ہیں، Majority اس کی آتی ہے تو چار یا ساڑھے چار ممبرز کے پوائنٹس پہ، 4.5 points ہیں کہ ان کے اوپر ایک لیڈی منتخب ہو کر اس ایوان میں آجاتی ہے، اس ایوان کی ایک Book ہے Rule 188 کے مطابق ہم اس پہ کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ یہ Elected ہے کہ Selected ہے، سارے ممبر جس میں ہمارا ذکر ہے کہ ہم بھی اس ہاؤس کے ممبرز ہیں جناب سپیکر صاحب، اس۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Your status is as equal as these people. برابر Status ہے آپ کا۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب، جب ہم ووٹ دیتے ہیں تو اس پہ کہیں بھی نہیں لکھا ہوتا کہ یہ Reserved seat کا ووٹ ہے جناب سپیکر صاحب، جب اس ایوان کا کورم پورا نہیں ہوتا تو ہم لیڈیز ہی

پورا کرتی ہیں۔ اس ایوان کا بزنس آپ دیکھیں، آپ Last ten years سے دیکھیں، Fifteen years سے دیکھیں تو یہ عورتیں ہی ہیں جو اس ہاؤس کو چلا رہی ہیں اور اس ہاؤس میں اسمبلی بزنس کر رہی ہیں اور یہ صاحبان جو پہلے بھی اپنے حلقوں میں ہیں اور ابھی بھی اپنے حلقوں میں اور اسی میں مشغول رہتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اشتیاق ارمڑ صاحب، اشتیاق ارمڑ صاحب، آپ اور بابک صاحب، آپ اور بابک صاحب ان خواتین کو راضی کر کے لائیں، کیونکہ آپ اپوزیشن بھی شامل ہیں اور اس میں Treasury بھی شامل ہے تو آپ دونوں جائیں اور لیڈیز کو لے کے آئیں، وہ الفاظ میں نے ان کے Expunge کر دیئے ہیں جو انہوں نے "Un-Elected" use کیا تھا۔ بابک صاحب، اور اشتیاق ارمڑ صاحب جائیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب، دو منٹ میری بات سنیں جناب سپیکر صاحب، جو ایک پارٹی ایک لیڈی کو Reserved seat پہ کہہ رہے ہیں اور وہ ادھر آ جاتی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، اس کے کندھوں پہ اس ممبران سے زیادہ بوجھ ہوتا ہے، وہ پارٹی جہاں سے، جناب سپیکر صاحب، اگر آپ توجہ دیں تو زیادہ مہربانی ہو گی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ثوبیہ بی بی، میں ثوبیہ بی بی، صرف آپ کی بات، آپ کی بات۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: یہ بہت اہم ایشو ہے، جو میں باون فیصد عورتوں کے لئے ابھی بول رہی ہوں ادھر، اور جو اس ایوان میں آتی ہیں تو یہ اس لئے نہیں آتیں کہ وہ مسخرہ بنیں یا یہ عورتیں کسی کی باتیں سنیں اور یہ اس لئے نہیں آتیں، وہ اس Fifty two percent آبادی جس کے ووٹوں سے آپ لوگ منتخب ہو کر ادھر آتے ہیں، اس کی نمائندگی کے لئے ہم ادھر آ جاتی ہیں اور جناب سپیکر صاحب، ہم نے جو اپنی پارٹی کے لئے میں اپنا بتاتی ہوں کہ اگر میرے اس ایوان میں سات ممبر آئے ہوئے ہیں، چھ ممبر آئے ہوئے ہیں اور باقی ننانوے حلقوں میں جتنے بھی وہ ہار چکے ہیں وہ سارے ہمارے ممبرز آتے ہیں، آپ کو پتہ ہے، کبھی میں ڈی آئی خان کے لئے بات کرتی ہوں تو کبھی میں سوات کے لئے کرتی ہوں، پھر کبھی میں ہزارہ کے لئے کرتی ہوں تو کبھی دیر کے لئے کرتی ہوں اور اس طرح صوابی مردان کی بھی بات کرتی ہوں، تو جناب سپیکر صاحب، جب میں ان کی آواز اٹھاتی ہوں تو وہ یہی ہمارے عہدیداران ہوتے ہیں جو اس حلقوں کے ہوتے ہیں، ہم جو لیڈیز ہوتی ہیں، یہ Proper وہ ادھر نہیں ہوتے کہ لوٹے ہوتے ہیں کہ ادھر سے

ادھر آجاتے ہیں، ادھر سے ادھر، وہ اپنی پارٹی کی ایک محکم اور پارٹی سے تعلق رکھنے والی، تب ہی اس کو یہ جو ہے حصہ مل جاتا ہے، جناب سپیکر صاحب، ہم ادھر آکر سب کے سنگ بہ سنگ جب ہم کھڑے ہوتی ہیں اور کام کرتی ہیں تو اس لئے نہیں، عزت کے لئے ہوتے ہیں، بے عزتی کے لئے نہیں ہوتے اور ہم اپنے آپ میں اتنی طاقت رکھتی ہیں، جتنے یہ ادھر جو ممبرز ہیں، یہ جتنے ممبرز ہیں، ان میں ہم سے سوگنا زیادہ طاقت ہوتی ہے، تب ہی اس ایوان میں ہم پہنچ جاتی ہیں اور ہم ادھر آکے یہ جو رزلٹ ہے، آپ اپنا بزنس دیکھیں جو کہ اپنے آپ کو Elected Member کہہ رہے ہیں، ان کا وہ دیکھیں بزنس اور ہماری لیڈیز کا دیکھیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب آپ کی اس بات سے دوسرے لوگ واک آؤٹ کر جائیں گے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب، صرف انہی کا بل ہے، جناب سپیکر صاحب۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ثوبیہ بی بی، میری بات سنیں، آپ کی تقریر بہت لمبی ہو گئی، میں صرف عرض کرتا ہوں کہ یہ جو ہماری بہنیں ہیں جو Female یہ ان کا Status as equal as جو ہمارے دوسرے ممبرز ہیں اور مردوں سے زیادہ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ مردان کی Reserved seat کے اوپر نہیں آسکتے لیکن عورتیں مردوں کی Seats پہ ڈائریکٹ الیکشن میں جا سکتی ہیں، ثمر ہارون بلور صاحبہ کی Example ہمارے سامنے ہے، یہ ڈائریکٹ الیکشن میں بھی خواتین جاسکتی ہیں جبکہ یہ جو آپ لوگوں کی Reserved seats ہوتی ہیں، ان میں یہ مرد نہیں آسکتے، So نثار محمد خان صاحب نے جو بات کی "Un-Elected" یہ میں نے Expunge کر دی ہے اور پھر ہماری جو خواتین ہیں یہ منسٹرز بن سکتی ہیں، وہی Status ہے ان کا، اس میں کوئی شک کی گنجائش بالکل بھی نہیں ہے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> بالکل جی، ڈپٹی سپیکر بنی ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر، وہ DDAC Chairman کے لئے کہہ رہی ہے، ایک پارٹی جو ہے ناں وہ تو دوسری پارٹی سے DDAC Chairman نہیں لے سکتی ناں، وہ تو خود ہی جو ہے اپنی پارٹی کا DDAC Chairman لے گی ناں، اگر ادھر ان کے ممبرز نہیں ہیں کیونکہ ہماری ڈپٹی سپیکر ادھر جو تھیں وہ ڈپٹی سپیکر ہماری بھی Reserved seat پہ آئی ہوئی تھیں اور ہماری اس Chair کو چلا سکتی

تھیں، جو اس Chair کو چلا سکتی تھی، اس ایوان کی Chair کو، تو کیا وہ DDAC Chairman کی سیٹ کو نہیں چلا سکتی؟ ہمیں اس پہ ہم ساری عورتوں کا بلکہ پوری ملک کی عورتوں کا اس بات پہ Objection ہے کیونکہ ووٹ کے لئے بھی ہم نکلتی ہیں، ہمارے ہی ووٹوں سے پھر آپ لوگ کیوں آتے ہیں اس ایوان میں؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا ہی ہے، ایسا ہی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: پھر ہمیں کیا، ہمارے ووٹوں سے تو تم لوگ نہ آؤ ناں۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے بہت افسوس ہے کہ 2011 میں ایک ایکٹ پاس ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس بات کو چھوڑیں ناں، آگے بھی چلنا ہے، آپ ایک بات کو لے کر اب بیٹھ گئی ہیں تو آگے چلیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہاں، ہاں، وہی بتا رہی ہوں جناب سپیکر، آپ لوگوں کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی کٹ موشن آگئی، اب میں آگے چلتا ہوں، بس وہ ہو گیا ہے۔ بابک صاحب اور منسٹر صاحب چلے گئے ہیں خواتین کے پاس، جو ان کا واک آؤٹ ہے وہ ختم کرا دیں گے۔ Thank you very much, Sobia Bibi. میاں نثار گل صاحب، Lapsed۔ ثوبیہ بی بی، آپ نے اپنی کٹ موشن Withdraw کر لی؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی نہیں، سر، نہیں کی۔

جناب سپیکر: نہ کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ نے پوچھا ہی نہیں ہے سر کہ Withdraw کرتی ہوں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: آپ اور باتوں پہ لگ گئی ہیں ناں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلو Thank you very much سوائے بٹنی صاحب کے سب نے Withdraw کر لی ہیں۔ جی، منسٹر صاحب فنانس منسٹر، پلیز۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میری بات تو۔۔۔۔۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے خزانہ): سر، اگر وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, Minister Finance, please; respond, please.

وزیر برائے خزانہ: جناب سپیکر، جو ان اپوزیشن ممبرز نے اپنی کٹ موشنز Withdraw کیں، ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، حالانکہ مسز ثوبیہ نے تھوڑی لمبی بات کر دی لیکن میرے خیال میں اسی پہ ایک دو سیکنڈ لینا ضروری ہے، یہ واحد ایک، واقعی ایک سنگین ایشو ہے۔ میرے خیال میں جو ہماری خواتین ممبرز ہیں وہ Honourable ہیں، They are full members، یہ آپ نے خود بھی کہا کہ عزت کرنی چاہیئے، بلکہ مجھے حیرت ہوئی کہ اس پارٹی کے ممبر، جس سے شاید اس صوبے کی سب سے پہلی جو وویمن اسمبلی ممبر تھیں، بیگم نسیم ولی، وہ Elect ہوئی تھیں، میرے خیال میں وہ جو سب سے Progressive party تاریخی طور پہ جانی جاتی ہے، تو I expect کہ یہ پارٹی ابھی خود مذمت کرے گی، اپنے ایم پی اے کو Censure کرے گی، بلکہ میں، خوشدل صاحب جو بڑے Learned ہیں، میں آرٹیکل 34 کو Constitution کے Quote کرتا ہوں کہ

"Steps shall be taken to ensure full participation of women in all spheres of national life."

تو میرے خیال میں یہ تو Constitution کے خلاف بیان ہے، میں تو Expect کر رہا تھا کہ خوشدل خان صاحب خود وہ سبز کتاب نکال کر اپنے ممبر کے خلاف بیان کریں گے لیکن I am sure کہ یہاں پہ سامنے نہیں کر سکتے، پیچھے جو Progressiveness ہے ان کی، وہ ڈیل کر دیں گے اپنے ممبر کے ساتھ۔ تو پہلے تو میرے خیال میں، پہلے تو میرے خیال میں یہ ضروری تھا، جس پارٹی میں صلاح الدین جیسے Progressive members ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب، وہ خواتین کے پاس گئے ہوئے ہیں، آپ بھی چلے جائیں۔

وزیر برائے خزانہ: میں بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ واپس آئیں اور یہ میں On the record کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے Women Caucus نے، جس میں گورنمنٹ اپوزیشن دونوں کے ممبرز تھے، انہوں نے جو تجاویز دیں، ہم نے بجٹ میں Include کیں، مجھے مسز عائشہ بانو نے جو Minorities پہ اور Juvenile justice پہ جو تجاویز دیں تو میں نے دیکھا ہے کہ یہی وہ ممبرز ہیں جو کہ خاص Interest لیتی ہیں Legislation میں، Progressive Steps میں، تو میں بھی چاہ رہا تھا کہ اس پہ میرے Comments ریکارڈ پہ آئیں۔ بالکل غلط Comments تھے جناب سپیکر، جو رنجیت

سنگھ صاحب نے بات کی پنشن کے بارے میں، پنشن کے بارے میں آپ نے خود جو کہا، ان شاء اللہ اس سال ہم Ensure کریں گے کہ جو بھی Minorities کی سکیمز ہیں ان میں فنڈنگ ہو، ان پہ Progress ہو، خود ہی جو ہے وہ میں کوشش کروں گا کہ Review کروں۔ اسی طرح جو انہوں نے پنشن کی بات کی، یہ میں On the record لانا چاہتا ہوں کہ اس صوبے کا پنشن سسٹم سب سے زیادہ Automated ہے لیکن ہم کوشش کریں گے کہ اور بھی بہتر بنائیں اور جن Categories کو Issues پیش آ رہے ہیں کہ آئیں بیٹھیں، اور ہم کوشش کریں گے کیونکہ آج کل کے زمانے میں کسی کو آفس جانا بھی نہیں چاہیئے، یہ سارا کچھ Automatically ہو جانا چاہیئے، تو اس بہانے ہم اپنے پنشن سسٹم کو اور Ease میں اور بھی جو ہے وہ ہم لے آئیں گے اور ایک جو انہوں نے بات کی پولیس پہ، میں جناب سپیکر، امید کرتا ہوں کہ زیادہ تر اپوزیشن ممبرز نے تو اپنی کٹ موشنز واپس لے لی ہیں تو میں پانچ چھ منٹ میں جو بڑے Points ہیں ان کا جواب دے کر I hope کہ اس کے بعد ہم باقی بجٹ کو چلا سکیں۔ دیکھیں یہ الاؤنسز پہ انہوں نے کہا کہ پولیس کو پتہ نہیں راشن الاؤنس یا کون سا الاؤنس، وہ بڑھایا جائے، جناب سپیکر، ایک کام ہم نے کرنا ہے، یہ 106 قسم کے الاؤنسز جو ہم نے رکھے ہوئے ہیں جس کے سر پیر نہیں ہیں، یہ الاؤنسز ہم نے Streamline کرنے ہیں، پیسہ پیسہ ہوتا ہے، چاہے وہ کسی کو Orderly allowance مل رہا ہے، کسی کو Washing and Dressing allowance مل رہا ہے، ہم نے وہی پیسہ رکھ کر دو تین چار الاؤنسز میں بانٹ کر اس کو Simplify کرنا ہے تاکہ شفافیت بھی آئے، آسانی بھی آئے، سب کو اپنے حق کا پیسہ ملے۔ یہ ابھی ہم نے اگلا کام کرنا ہے جس سے کسی کو نقصان ایک روپے کا بھی نہیں ہو گا لیکن لوگوں کے Salaries structure میں آسانی آئے گی اور یہ Irrational demands نہیں ہوں گی کہ ابھی یہ الاؤنس دو روپے بڑھائیں، ابھی وہ بڑھائیں، ایک Simple salary structure ہونا چاہیئے Basic pay جو کیڈر الاؤنس ہے Housing, utilities شاید Cars یا Car monetization اگر آ گئی، چار پانچ جو ہیں، وہ پوری دنیا میں ایک اچھا Structure ہے اور اس کی طرف ہم نے جانا ہے۔ جناب سپیکر، میں بڑے جو ٹیکنیکل سوال ہوئے تھے ان کے جواب دیتا ہوں، خوشدل خان صاحب نے کہا کہ وہ 70 روپے جو تقریباً پانچ ارب روپے کا فنانس کا بجٹ ہوتا ہے جس میں دو ارب روپے Current side سے تھے، یہ چونکہ Current side کی

Grant کا ہے، یہ اس 70 ارب 70 روپے کی Explanation دیں، یہ Supplementary budget book ہے اور اگر آپ فنانس کے Pages نکال دیں جو Page 25, 26 اور 27 ہیں تو اس میں یہ دیکھتا ہوں جناب سپیکر، یہ تین Heads ہیں Local Fund Audit میں دس روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں بیس روپے اور Treasuries میں تیس روپے، Right، یہ جو ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ میں Non recurring میں دس اور Recurring میں بیس، Basically اگر آپ یہ تینوں Heads دیکھ لیں تو یہ سارے جو اخراجات ہیں یہ Within the heads ہی پورے ہوتے ہیں اور جب Final expenditure report آئے گی تو اس میں Within the expenditure statement جو ہے وہ ہوں گے لیکن یہ شفافیت کے لئے ہے کیونکہ Within the grants adjustments ہو رہی تھیں، مثلاً، میں بتاتا ہوں، مثلاً۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: وزیر صاحب، ذرا یہ Page number بتادیں۔

<u>وزیر برائے خزانہ</u>: 25, 26 اور 27، مثلاً اگر آپ فنانس ڈیپارٹمنٹ دیکھ لیں تو اس میں الاؤنسز میں پیسے کم دکھائی دیئے گئے تھے، وہ Grants سے ہی Meet ہوتے ہیں لیکن شفافیت کے لئے، اگر آپ دیکھیں بیس روپے کا رکھا جاتا کہ صرف On record آئے، اگر یہ چاہتے تھے تو یہ بیس روپے کی بھی ضرورت نہیں تھی، تو یہ تو Transparency دکھاتی ہے کہ کس Transparency کے لیول کو وہ جو ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ Introduce کرنے کی کوشش کر رہا ہے کیونکہ اس میں ایک روپے بھی Extra نہیں لگے گا لیکن جو Grants کے اندر جو تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ دکھانے کے لئے دس روپے، دس روپے، بیس روپے اور تیس روپے دکھائی دیئے گئے ہیں۔ خوشدل خان صاحب، آپ Constitution کو جانتے ہوں گے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: منسٹر صاحب، یہ Justification تو نہیں ہے ناں۔

<u>وزیر برائے خزانہ</u>: یہ Justification ہی ہے۔ اچھا، اب جناب سپیکر، میں آگے جاتا ہوں، جو FED پہ بات کی عنایت صاحب نے، ایک تو On the record کہ جو چیف منسٹر صاحب نے بھی کہا، یہ حکومت اس صوبے کے حقوق کے لئے لڑ بھی رہی ہے، وہ Party to party fight کبھی بھی نہیں ہوتی، وہ صوبے اور وفاق کے درمیان کچھ Issues رہتے ہیں اور آج Floor of the House پہ

جو ہے، چیف منسٹر صاحب کی کوششوں کی وجہ سے، کل ہماری ہی کوششوں کی وجہ سے، Announce کر دوں، جو ہے، چیف منسٹر صاحب کی کوششوں کی وجہ سے جو ہم نے کیس Take up کیا تھا کہ NHP کے ہمارے Arrears دے دیئے جائیں، تین ارب Per month کے، تو ہم وہ کر رہے تھے تو وہ کیس ہم نے پہلی بار اس صوبے کی تاریخ میں جناب سپیکر، میرے خیال میں دو قسطوں میں جو سارے Arrears تھے وہ ان شاءاللہ Pay کر دیئے جائیں گے اور اس کے جو پہلے 36 ارب روپے کے Arrears ہیں (تالیاں) پہلی حکومت ہے تاریخ میں جو کہ وہ سارے Arrears کا Balance جو ہے وہ Zero کر دے گی۔ کل ان کو خط لکھا تھا، فنانس سیکرٹری نے فون کیا تھا کہ جو ہم نے کیس Take up کیا تھا حالانکہ واپڈا اور پاور ڈویژن کے ساتھ Issues آ رہے ہیں کہ فیڈرل فنانس ڈویژن ہی پرائم منسٹر عمران خان صاحب کی حکومت ہی ان کی لیڈرشپ کے نیچے ہی یہ 36 ارب روپے کا Balance وہ وفاق کا صوبے کے ساتھ Clear ہو جائے گا، یہ بھی جناب سپیکر، ایک تاریخی دن ہے۔ اسی طرح جو Federal excise duty کا Issue ہے، اس پہ بھی ذرا صاف بات کرتے ہیں، Issue یہ رہا ہے کہ Generally ہمارے چونکہ پیسے، Revenue پورے ملک میں کم رہا ہے تو ہر کوئی اپنی جگہ پہ کوشش کرتا ہے کہ اس طریقے سے Revenue proposal بنائے جو ان کے حق میں جاتی ہو، حالانکہ Federal excise duty اگر Levy ہو، فی الحال وہ Zero levy ہوتی ہے، اگر وہ Levy ہو تو باقی وہ پھر صوبے کو آتی ہے، اس کی جگہ میرے خیال میں فیڈرل گورنمنٹ ہمیشہ سے Petroleum levy یا کوئی اور ہے وہاں پہ، وہ Levy کرتی ہے، تو ان شاءاللہ یہ اور اس کے ساتھ ابھی جب یہ بقایاجات ختم ہو جائیں گے تو ہم نے وہ Permanent جو NHP کا اے جی این قاضی کی طرف جانا ہے، وہ ہم یہ اگلے این ایف سی میں جو ہے وہ لے کے جائیں گے جو اس سال میں ضرور شروع ہو جائے گا اور اس میں ان شاءاللہ جیسے آج میں Floor of the House پہ Announce کر رہا ہوں کہ ہم ان شاءاللہ یہ Arrears جو ہیں یہ Zero کر دیں گے، تو یہ دو Issue بھی ہم وہاں پہ Take up بھی کر لیں گے اور Resolve بھی کر لیں گے، ان کو Solve کرنے کے لئے جو بڑا Challenge ہے ملک کا-----

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، ذرا Brief precise کریںBecause time is short اور رہ جائے گا کام بہت زیادہ،بٹنی صاحب کی بات کریں،بٹنی صاحب۔

وزیر برائے خزانہ: ابھی باقی چھوٹے Issues ہیں جی، Land acquisition, land acquisition پہ Viability کا فنڈ ہے اور چاہے وہ دیر موٹروے ہو، سوات موٹروے فیز ٹو ہو یا پشاور ڈی آئی خان ہو،اس Viability funding Gap سے ہمLand acquisition کے پیسے دینگے اوران شاءاللہ ان تینوں پراجیکٹس کو شروع کریں گے۔ تنخواہوں پہ Alreadyبات ہو چکی ہے اور یہ بھی میرے خیال میں اس پہ دو منٹ جناب سپیکر، چاہیں وہ ہم نے ابھی پراونشل اسمبلی کی جو Political leadershipہے،اسمبلی کا Infrastructureیا جو منسٹر ز آفسز ہیں،ان سب کو ہم نے Improve کرنا ہے، بالکل ٹھیک بات کی عنایت صاحب نے، کہ پہلے سیکرٹریز کے بورڈز ہوتے ہیں منسٹرز کے نہیں ہوتے،یہ Culture ابھی ہم نے اٹھانا ہےاوراس میں ہم Investment کریں گے اور مل کے کریں گے۔ جو بٹنی صاحب نے بات کی جناب سپیکر،اس سال ہم ساری Liabilities جو ہیں، وہ ہم ان شاءاللہ Cover کر دیں گے (تالیاں) اور کنڈی صاحب کی جو بات ہو گئی،اس کی ایک بات،انہوں نے این ایف سی کی،ایک بات انہوں WACOG کی تھی، WACOG پہ میں مختصراً ابھی ایک لائن میںStatement دے دیتا ہوں کہ WACOG پہ ہماراStance رہا ہے کہ جوConstitution کا ہے، باقی Give and takeہوتی ہے، ان شاءاللہ جب ہم این ایف سی میں یا Out of the NFC جو بھی Issues ہم دیکھیں گے،اس میں ہم صوبے کے حق پہ کوئی Compromise نہیں کریں گے۔ WACOG پہ آرٹیکل 158 پہ ہمارا Stance جو ہے وہ Black and white ہے، اس صوبے کے حق میں رنجیت سنگھ نے بات جناب سپیکر، کرلی۔ (تالیاں) باقی میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپوزیشن جنہوں نے کٹ موشنز واپس نہیں لیں۔ وہ واپس لیں،امید ہے کہ بابک صاحب نے میری بات سنی ہو گی اور بعد میں وہ اپنی پارٹی میں،اپنی پارٹی کے منشور کو Implement کر دیں گے۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بیٹنی صاحب، واپس؟

جناب محمود احمد خان: نہیں جناب سپیکر، جناب سپیکر! پچھلی آپ Budget speech کو اٹھا لیں اپنے وزیر خزانہ صاحب کی، بیشک میں ایک بندہ ہوں، کوئی مانے یا نہ مانے، انہوں نے کہا کہ Liability ہم Clear کریں گے، مجھے وزیر خزانہ صاحب یہ بتادیں کہ Total liability کتنی ہے؟ یہ جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں Total liability amount بتادیں، جناب سپیکر، میں آپ کو جناب سپیکر، آپ کو ایک ایک پوائنٹ بتا دیتا ہوں۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں Need basis پہ ٹیوب ویلز ہوئے ہیں پورے صوبے میں، جناب سپیکر، تین سال ہو گئے کہ ابھی تک ان کی بھی Liability رہتی ہے، روز جناب سپیکر، ہم دفتروں کے چکر لگاتے ہیں، کہتے ہیں آج ہو جائے گا کل ہو جائے گا، ہمیں ٹائم بتا دیں، جناب لطف الرحمان صاحب کے حلقے میں اسی طرح پبلک ہیلتھ کی سکیمیں تھیں اور ابھی تک Liability رہتی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: If you are not satisfied then I will put it to vote، نہیں ٹائم نہیں ہے، بیٹنی صاحب دیکھیں، ادھر سے آپ لوگوں نے جی ایم کو بلا لیا ہے، یا تو Withdraw کریں یا ووٹ کریں۔

جناب محمود احمد خان: نہیں، میں Withdraw نہیں کرتا، بیشک سپیکر صاحب، آپ کے پاس اختیار ہے، میں یہ تو نہیں کہتا کہ، نہیں میں سپیکر صاحب، ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: Let`s go for the vote, now I put بتا رہے ہیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے خزانہ: جناب سپیکر، پونے تین ارب کی، شاید کوئی تین ارب کی Liabilities ہیں، یہ 371 ارب کے Development budget میں ہم کل بھی Clear کر سکتے ہیں جو بھی اس کا Process جو ہے وہ پی اینڈ ڈی نے نکالنا ہے، جب ہم ساری ADP جو ہے، وہ کل ہی ان شاءاللہ Release کر رہے ہیں تو اس میں یہ تین ارب میری طرف سے، فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جولائی میں ہی Clear ہو جائے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، Process کا میں نہیں کہہ سکتا۔

جناب سپیکر: تو بس ٹھیک ہے نا، پھر کیا کہتے ہیں Withdrawn?

جناب محمود احمد خان: جی Withdrawn۔

Mr. Speaker: Okay, since all the cut motions, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 3, therefore, the question before the House is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes; have it. Demand No. 3 is granted.

اب کافی بات ہو چکی ہے، میرے خیال میں سارے ممبرز Withdraw کریں،ہ میں تین پہ ابھی تک پہنچا ہوں تاکہ پھر آگے ہم بڑھیں۔

Withdrawn? All the Members, ji, Salahuddin, ji Salahuddin Sahib.

Mr. Salahuddin: Sir, if I am requested?

جناب سپیکر: یا Withdraw کریں یا سارے بات کریں۔ جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: سر، اگر موقع ملے میں Withdraw کرلونگا، اگر ان کی طرف سے ریکویسٹ آجائے، میں Withdraw کرلونگا۔

جناب سپیکر: اصل میں ابھی تک تین ڈیمانڈز ہوئی ہیں ہماری اور آپ کے پاس گھنٹہ ڈیڑھ ہے، پھر وہ جی ایم کو بلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب صلاح الدین: سر، میں ساری Withdraw کرلونگا لیکن بات کرنا۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت، کافی باتیں آپ کر چکی ہیں نا، بس جی (شور) چونکہ میں نے اس کو Windup کی طرف لے کے جانا ہے، اگر آپ جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): صلاح الدین صاحب نے کہا کہ ان کی طرف سے ریکویسٹ نہیں آئی، میں ان کے پاس گیا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: صلاح الدین صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کی طرف سے ریکویسٹ نہیں آئی، میں نے کہا ریکویسٹ میں نے جاکر ادھر بیٹھ کر ان سب سے ریکویسٹ کی ہے اور ابھی دوبارہ ریکویسٹ کرلیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: ریکویسٹ تو کر رہی ہے گورنمنٹ آپ کو۔۔۔۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: باقی جوان کی باتیں ہیں، یہ Speech کر چکے ہیں، کل بھی کی ہے، پرسوں بھی کی ہے، وہی باتیں دوبارہ دوہرانی ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں دیکھیں بجٹ پہ Detailed باتیں ہو چکی ہیں، بجٹ کی کٹ موشنز پہ بات ہو چکی ہے، اب وہی باتوں کی Repetition ہو رہی ہے، بار بار آ گے، پھر آپ نے اجلاس بلانا ہے، اس میں باتیں ہونگی تو وہی باتیں Repeat در Repeat در Repeat-----

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: مجھے سارے جتنے اپوزیشن کے ممبران ہیں، سب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ جی بس ہم Withdraw کرتے ہیں-----

جناب سپیکر: گورنمنٹ ریکویسٹ کر رہی ہے کہ آپ Withdraw کرتے ہیں تو کریں، نہیں کرتے تو جواب دیں نہیں کرتے، میں پھر وہ دوسرا طریقہ اختیار کرتا ہوں، میں اٹھاؤنگا I will put to the voting-----

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر، دو منٹ کا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: دو منٹ نہیں ہو سکتے صلاح الدین صاحب، پھر یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں نا-----

جناب صلاح الدین: سر، ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اب بات اور نہیں، کونسی کرنی ہے آپ نے، باتیں تو ہو چکی ہیں (شور) کیا کروں، بولیں بہادر خان صاحب، چلوں آ گے؟ میر کلام صاحب، آپ بات کریں گے پھر سب کریں گے، پھر سب کو کرنے دیں۔

جناب میر کلام خان: Thank you جناب سپیکر، میں آخر میں ساری کٹ موشنز کو واپس لیتا ہوں لیکن ایک دو منٹ کے لئے بات کر لیتا ہوں جناب سپیکر، وہ یہ ہے کہ میں پورے ضم اضلاع کی طرف سے ان لوگوں کی طرف سے اور حکومت کے اور ہمارے وزراء کے، ہماری کیبنٹ کے ہم مشکور ہیں کہ ہمارے لئے وہ جتنا بھی کر سکے وہ رکھا ہے اس بجٹ میں، حالانکہ ہمارے ساتھ وعدے بڑے ہی ہوئے ہیں لیکن حالات کو دیکھ کر جو بھی رکھے، میری ریکویسٹ یہ ہو گی جناب سپیکر، جس طرح بھی لگانا ہے، جس سے بھی لگانا ہے، جس چیز پہ لگانا ہے لیکن اس میں دو باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے، ایک یہ ہے کہ وہاں پہ جو منتخب ممبرز ہیں ان کو ضرور، ان کو ضرور باخبر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس چیز کو یہاں پہ کرنا ہے۔ دوسری بات یہ ہے

جناب سپیکر، کہ جتنا فنڈر کھا ہے، حالانکہ ہمیں گلہ ہے کہ وہ کم ہے، جو ہمارے ساتھ وعدے ہوئے ہیں اس کے مطابق نہیں ہے لیکن ہم بھی حکومت کے اور اس سسٹم کی مجبوری کو جانتے ہوئے ہم یہ کہتے ہیں کہ جتنا جو فنڈر کھا ہے، پچھلے سالوں میں فنڈر کھ کر پھر بھی وہ نہیں لگایا، تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اس سال Completely وہ بجٹ جو رکھا ہے اس کو لگایا جائے وہاں پہ، تھینک یو جناب سپیکر، میں اپنی ساری کٹ موشنز واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Thank you, okay, Demand No. 4 میں اب دو منٹ سے زیادہ کسی کو ٹائم نہیں دونگا، دو منٹ کے بعد میں نے مائیک بند کر دینا ہے۔ لائیں اپنی کٹ موشنز جس نے لانی ہیں۔ ڈیمانڈ نمبر 4، میر کلام صاحب، آپ نے Already withdraw کر لیں، میر کلام صاحب، آپ نے Withdraw کر لی خوشدل خان صاحب آپ نے ساری Withdraw کر لی ہیں، آپ نے، پہلے جی بات کریں آپ۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> میں دو ایک بات کر لیتا ہوں ختم کر لیتا ہوں، پھر ویسے بھی میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ، آج جب میں ہائی کورٹ سے باہر آ رہا تھا گیارہ بجے، بریک پر چیمبر جا رہا تھا تو یہاں سے آپ کی اسمبلی کے ساتھ گزر رہا تھا تو مجھے بچوں کا اور بوڑھوں کا ایک جلوس سامنے آیا اور اس کیس میں مجھے بہت افسوس ہوا، اس میں باجوڑ کے لوگ بھی تھے، مہمند ایجنسی کے بھی لوگ تھے اور سارے Merged area کے بزرگ اور چھوٹے بچے تھے، یہی Missing persons کے بارے میں، لاپتہ افراد کے بارے، تو مجھے ایک افسوس ہوا ہے کہ کیا یہ پاکستانی نہیں ہیں، کیا یہ ملک کے وفادار نہیں ہیں، کیا یہ آئین کے وفادار نہیں ہیں کہ ان کے ساتھ کئی عرصے سے کئی مہینوں سے یہ یہاں پر پڑے ہوئے ہیں؟ کوئی پوچھنے والا نہیں، کوئی جاننے والا نہیں ہے، اس ملک میں ہماری فوج ہے، ہماری پولیس ہے اور ایڈمنسٹریشن ہے تو کیا مطلب ہے، آخر یہ ہمارے طرح انسان نہیں ہیں، کیا یہ انسانیت کے خلاف نہیں ہے کہ وہ پڑے ہوئے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں؟ مجھے قسم خدا کی، میں قسم کھا رہا ہوں آپ کے سامنے کہ مجھے رونا آ گیا کہ یہ کونسا وقت ہے؟ ایک تو ہم جب ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں تو ایک رات حضر عمر فاروقؓ اپنی گشت پر تھے اور جب وہ گشت کر رہے تھے، ان کے ساتھ اپنا غلام اسلم تھا تو ان کو کہیں دور سے شور بھی آ گیا اور ساتھ جلتی ہوئی آگ بھی نظر آئی تو اس نے غلام سے کہا،

چلو چلتے ہیں، یہ کون لوگ ہیں کہ رات کے، مطلب اس وقت آدھی رات ہے اور شور بھی آرہا ہے، بچوں کا رونا بھی آرہا ہے اور آگ بھی دیکھتے ہیں، جب وہ چلے گئے تو وہ ایک بوڑھی خاتون تھی، ان سے بات کرنے لگے تو اس نے کہا کہ یہ بچے ہیں اور چند دنوں سے کھانا نہیں مل رہا ہے، یہ بھوکے ہیں تو میں نے اس جو کٹوے، ہم پشتو میں کہتے ہیں، اس برتن میں میں نے پتھر ڈالے ہیں اور آگ جلا رہی ہوں تاکہ یہ بچے یہ سوچیں کہ ماں ہمارے لئے کچھ تیار کر رہی ہے، تو اس دوران دو سو گئے اور یہ بیٹا ابھی رو رہا ہے۔ تو انہوں نے بغیر اپنی شناخت کے ہوئے وہ واپس آ گئے اور جو آٹے کی بوری اٹھا کر لے گئے، وہاں پر انہوں نے کہا کہ میں اس وقت جاؤنگا جب تک یہ بچے کھانا کھا کر اور جب یہ جس طرح میں نے روتے ہوئے دیکھا ہے، ہنستے ہوئے دیکھونگا پھر میں چلا جاؤنگا۔ تو سر، آپ سے بھی پوچھنے والا ہے، ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ آپ زمین والوں پر رحم کریں تو آسمان والا آپ پر رحم کرے گا، تو کوئی مصلحت نکالیں، آخر ہمارا ایک آئین ہے، ہمارا ملک ہے، قانون ہے، ان کے جو بچے ہیں، آج میں نے جب دیکھا، میں ادھر گیا تو ایک اشتہار لگا ہوا تھا کہ میرے تین بیٹوں کو فوج نے اٹھایا ہے، ہم باجوہ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے بیٹوں کو واپس کریں اور اگر یہ قصوروار ہوں تو ان کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ تو سر، اس پر میں اتنا کہتا ہوں، باقی سر، میں واپس لیتا ہوں۔ Thank you, Sir.

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Ji, Khushdil Khan Sahib, all withdrawn. Ikhtiarwali Sahib, all withdrawn.

انہوں نے کر دی ہے پہلے، تھینک یو۔ اختیار ولی صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> ٹھیک ہے سپیکر صاحب، آپ ویسے بھی بڑے ہیں، آپ کی ہر بات میرے لئے قابل احترام ہے۔ سپیکر صاحب، میں Windup کرتا ہوں، دو منٹ لونگا، اپنے تمام دوستوں کو جتنے یہاں پر بیٹھے ہیں ٹریژری بنچز پر اس امید کے ساتھ کہ یہ لوگ اپنے ایجنڈے پہ جائیں گے، یہ بجٹ چاہے سالانہ تھا یا ضمنی تھا یہ بڑے غریب لوگوں کا پیسہ ہے اور ان لوگوں کی حکومت سے اور اس ایوان سے بہت بڑی امیدیں ان کی وابستہ ہیں، اپنے ایجنڈے پر آ جائیں جو آپ الیکشن کا ایجنڈا تھا جو آپ کی پارٹی کا ایجنڈا تھا، جو اس صوبے کے اور اس ملک کے عوام آپ سے چاہتے ہیں، امید رکھتے ہیں ان مسائل کو آپ Address کریں تو یہ جو مفاہمت کا ماحول بن گیا ہے آج اس اسمبلی میں اور سپیکر صاحب Let me appreciate your efforts، آپ کے اخلاق، آپ کا کردار اس میں واقعی بڑا مثالی ہے۔ شوکت یوسفزئی صاحب

آئے ہیں، انہوں نے ریکویسٹ کی، تمام کٹ موشنز واپس لینے کی، ان کی ریکویسٹ کو ہم Honour کرتے ہیں اور اس امید کے ساتھ کہ آپ بھی اس مفاہمت کے عمل کو اور یہ جو موقع آپ کو دیا ہے، آپ بھی اس کو غنیمت سمجھیں، اس کی قدر کریں، تمام دوستوں کے ساتھ ہاؤس کو لے کے چلیں اور جو صوبے کے مسائل ہیں، ان کو مل کر Address کرتے ہیں لیکن یہ اگر کسی کے دل میں یہ بات ہو کہ آج اسمبلی کا سیشن ختم ہو جائے گا، بجٹ پاس ہو جائے گا تو آپ کا اپنا راستہ، ہمارا اپنا راستہ، پھر سے وہی رویہ اور پھر ہمارے حلقوں کو وہی تورہ بورہ بنانے کا اعلان کریں گے۔ میں صحیح بات آپ کو بتاؤں میرے سپیکر صاحب، میرے حلقے میں جو آپ نے، میں نے ایک Privilege motion move کی تھی، آپ اس میں Guarantor بھی ہیں اور آپ نے اس کو پینڈنگ رکھا تھا، اکبر ایوب صاحب نے ابھی تک میرے وہ تمام مسائل ان کو Address نہیں کیا، میرے حلقے میں جو ہو رہا ہے وہ ناگفتہ بہہ ہے، میری یہ خواہش تھی بلکہ یہ میری کوشش تھی کہ میں اپنے حلقے کو ایک ماڈل حلقہ بناؤں گا اور پھر میں ہاؤس کے تمام دوستوں کو بلاؤں گا کہ آپ آئیں اور میں آپ کو وزٹ کراتا ہوں کہ ایک ماڈل حلقہ کس طرح بنتا ہے؟ لیکن مجھے اس میں حکومتی دوستوں کی طرف سے مشکلات پیش آ رہی ہیں، میں آپ کو گواہ بنا کر یہ بات کرتا ہوں کہ مفاہمت کا یہ موقع میری طرف سے، آج آپ نے کہا، شوکت یوسفزئی نے کہا، ہم تمام نے آپ کے ساتھ بڑی مفاہمت کی ان کے ساتھ لیکن اس کے بعد اگر ہمیں جواب مثبت نہیں ملے گا تو Believe me اگر ایک ایک چیز پہ Stay order لینا پڑا، اگر اس کو عدالتوں میں لے جانا پڑا، اگر سڑکوں پہ اس کے لئے لڑنا پڑا، اس ہاؤس میں اگر لڑنا پڑا، وہ پھر ہمارا Due right ہے اور اپنے Constitutional rights کو Use کرنا، ان کا استعمال کرنا۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, thank you very much. Rehana Ismail Sahiba, ji.

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، یہ پی اینڈ ڈی پہ میری کٹ موشن ہے ایک سو روپے کی۔ میں تمام باقی کٹ موشنز بھی واپس لیتی ہوں لیکن ایک دو باتوں کے ساتھ۔

<u>جناب سپیکر</u>: کریں جی، کریں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: ایک دو باتوں کی جی اجازت دیدیں۔ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ جو تمام صوبے کے لئے Planning کرتا ہے لیکن اپنے لئے بھی سپلیمنٹری بجٹ کی ان کو ضرورت ہوتی ہے، منسٹر صاحب

کل سے ہمیں بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سپلیمنٹری بجٹ نہیں ہے، یہ re-appropriate budget ہے لیکن یہ پھر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کا کیا کردار ہے اس میں؟ اور یہ اسمبلی میں جو ہماری خواتین جب بات کرتی ہیں as a Member لیکن مجھے افسوس ہے، اپنے منسٹر صاحبان سے بھی کہ ہم شاید یا تو کام کی بات نہیں کرتے یا ہماری جو تجاویز ہیں، ہمیں کوئی جواب نہیں ملا، منسٹر صاحب نے کبھی ہمارا نام تک نہیں لیا، نہ کسی تجویز کا جواب دیا، تو یہ شکایت بھی نوٹ کر لیں، ہمارے باقی ممبران جو اٹھ کر ہمیں Reserved seats کے جو طعنے دیتے ہیں تو اس پہ بھی ہمیں Clear کیونکہ ایک ہند سے کی حیثیت آپ کی بھی ہے اور ہماری بھی ہے، جتنا ووٹ آپ کا ہے ہمارا بھی ووٹ اتنا ہی ہے۔ باقی میں نگہت صاحبہ ہماری سائیڈ سے اس پہ بات کریں گی تفصیل سے، میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتی لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے اس ہاؤس میں یہ رویہ جو ہے یہ ہم تمام خواتین ممبران کی دل آزاری ہوتی ہے اس سے۔

Mr. Speaker: Withdrawn, yours?

محترمہ ریحانہ اسماعیل: Withdraw کرتی ہوں اور تمام باقی بھی۔

جناب سپیکر: Thank you very much شگفتہ ملک صاحبہ Withdrawn کیا ہوا ہے آگے دے دیتا ہوں Thank you, Thank you.بہادر خان صاحب؟ Withdrawn

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، زما دې ټولو کښې دی، زه به ټول withdraw کړمه خو زه یو دوه درې خلور خبرې کومه چې زما دا تجویز منسټر صاحب لږ دغه کښې راولی۔ زمونږه زوړ هم، دا دریم بجټ دے چې پاس کیږی، په دې دوه بجټو کښې که تاسو پینډنګ کوم سکیمونه چې دی هغې له مو پیسې ایښودې دی او په هغې کښې مونږ ته څلور آنې نه دی ملاؤ، او داسې دلته مونږه قرارداد پاس کړے دے واټر سپلائی په هغې کښې هم تر اوسه پورې یو پائپ نه دے ملاؤ، زاړه سکیمونه هم بند پراته دی، نوې هم چا څه نه دی راکړی، اوس ئے که په کوم یو کښې دے په ټولو کښې تقریباً مونږه د اوسه پورې محرومه یو، سکولونه مو بند دی، په هغې کښې سټاف نه ورکوی، اوسه پورې نه دی چالو کړی، کالج په هغې کښې سټاف نشته دے، لکه دا ټول چې څومره څه دی په درې کاله کښې زمونږه حلقه بالکل محروم ده، د نورو برابر نه ده، دا ځل هم چې چا کښې ایښودلې دی، د چا په هغې کښې دوه سوه ملین او په چا کښې څلور سوه

ملینه، زما په حلقه کښې تاسو څلور آنې نه دی ایښودې په اے ډی پی کښې، بجټ پاس کیږی او هغه خرچ کیږی، ضمنی بجټ پیش کیږی، دا بجټ پیش کیږی او بیا په هغې مونږ نه پوهیږو چې دا چرته لاړو؟ زمونږ خلق ټیکس نه ورکوی که زمونږ خلق پاکستانیان نه دی؟ مونږه اخر څه ګناه کړې ده چې مونږ ته خپل حق نه ملاویږی؟ اوس خو دا آخرنے بجټ ما ته ښکاری خو د خدائے په خاطر زمونږ په خلقو رحم اوکړئ، د واټر سپلائی په دې کښې هم حصه اوکړئ، د روډونو په دې کښې دا پینډنګ راله حل کړې، نوی راله راکړئ، دا سې سکولونه، په سکولونو کښې په ایجوکیشن کښې څه راله راکړې، دا زاړه هم راله سټارټ کړئ چې کوم بند پراته دی، او ورسره نوی راله راکړئ۔ ډیره مهربانی، زه ټول Withdraw کومه۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سارے ممبران نے Withdraw کرلی ہیں-ثوبیہ بی بی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب-جناب سپیکر صاحب، میں دس روپے کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی ہے اس میں کٹ موشن؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، گیارہ نمبر پر ہے--

جناب سپیکر: نہیں، میں نے تو ڈیمانڈ پیش ہی نہیں کی چار نمبر، یہ جو کٹ موشن ہے، میں نے ممبر سے ریکویسٹ کی ہے اور گورنمنٹ نے بھی کہ آپ دو منٹ بات کرلیں، کہ تقریروں کا کوئی فائدہ نہیں ہے، نہ یہ میڈیا رپورٹ کر رہا ہے، یہ بھی تنگ آ گئے ہیں، آپ کی ساری باتوں کی repetition ہو رہی ہے، بجٹ میں یہ بیٹھے ہوئے، میں کل اخبار دیکھ رہا تھا، ایک خبر نہیں لگی ہوئی تھی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، ایک میں آخری بات کروں گی، جناب سپیکر صاحب۔-----

جناب سپیکر: تو اب آپ نے حلقوں کے مسائل، نہیں پھر ایسا نہیں چلے گا، اب پھر میں To the point چلوں گا، صرف دو منٹ دوں گا سپلیمنٹری بجٹ پہ، ذرا بھی نہیں دوں گا جو سپلیمنٹری سے یوں ذرا بھی ہوگا، میں مائک، Demand for grant پہ نہیں یہ گپ ہے یار، کبھی کون کھڑا ہو جاتا ہے کبھی کون، پہلے کہتے ہیں ہم-Withdraw کرتے ہیں، جنہوں نے نہیں کیا نہ کریں، Two minutes

Demand جنہوں نے کردی ہے انہوں نے کردی ہے جنہوں نے نہ کیا نہ کریں for every one No. 4, The Minister for Parliamentary Affairs، کون پیش کرے گا؟ فنانس منسٹر، میں کہتا ہوں اچھا ماحول چلے، آپ پھر MD (Sui Gas) کو فون کردیں جی کہ ہمارا ٹائم نہیں ہو سکتا کہ وہ پھر آج نہ آئیں، ہم اس کو روک لیتے ہیں، آپ یہ باتیں کرتے رہیں جو اصل ایشو ہے وہ رہ گیا، ساڑھے چھ بجے اس نے بھی آنا ہے، تقریروں میں رکھا کیا ہوا ہے؟ باتیں ہو چکی ہیں، کٹ موشن پہ ہو گئی ہیں، بجٹ پہ ہو گئی ہیں، اب پھر سپلیمنٹری بجٹ پہ بھی کبھی اتنی تقریریں ہوئی ہیں جو آپ دوبارہ شروع ہو گئے ہیں؟ ثوبیہ بی بی، پہلے بھی آپ پندرہ منٹ آ چکی ہیں۔

Minister for Finance, on behalf of Chief Minister, to please move Demand No. 4.

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر برائے خزانہ)</u>: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 15 کروڑ 46 لاکھ 24 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب، میں اپنی ساری کٹ موشنز واپس لیتی ہوں، صرف ایک منٹ ایک بات کرنی تھی۔

<u>جناب سپیکر</u>: کریں کریں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر، 2015 میں Senior citizen کے لئے ایک Bill پاس کیا گیا تھا اور اس طرح۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بی بی، اس کے اوپر، اس بل کے اوپر نہ آئیں، سپلیمنٹری بجٹ پہ آئیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سر، میں اس بجٹ میں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Only supplementary budget, no other talk.

پہلے ہو گئی بات ناں، سپلیمنٹری بجٹ اس کے لئے یہ بیک ہو گیا۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سر، ایک ہی بات ہے جناب سپیکر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے ایک ڈیپارٹمنٹ کے اوپر Ten rupees کی کٹ موشن دی ہے، بتائیں کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں کیا خرابی ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہی اس ڈیپاٹمنٹ کی پلاننگ کہ 2015 میں Senior citizen کا ایک Act پاس کیا گیا تھا اور اس دفعہ اس کی پلاننگ میں اتنے سال کیوں Senior citizens کے جو حقوق تھے، ایک Act پاس ہو گیا تھا تو کیوں سے اس کا جو حصہ تھا یا ہر ہاسپٹلز میں، بسوں میں ہر جگہ Senior citizens کے لئے ایک کہا تھا کہ اس کا حق دیں گے، سب اس کے آگے ہوں گے لیکن Fifteen (2015) سے لیکر ابھی تک اس کو وہ حق کیوں نہیں دیا گیا تھا جناب سپیکر صاحب؟

Mr. Speaker: Okay.

محترمہ ثوبیہ شاہد: صرف یہی بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: جواب دیدیں منسٹر صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور ابھی یہ سات آٹھ سال بعد ان کو یاد آیا کہ اس Act میں ان کے لئے پیسے ابھی جو اس Act میں پیسے اس بجٹ میں رکھے گئے ہیں ان کے لئے۔

جناب سپیکر: Okay باقی آپ نے Withdraw کر لی ہیں ساری، Okay, thank you. میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، میں اختیار ولی صاحب اور جو آپ کے تعلقات بحال ہوئے ہیں، اس پہ میرا ایک کردار ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

میاں نثار گل: میرا ایک کردار ہے، اس نے آج آپ کی جو تعریف کی بہت زیادہ، میں نے ان کو کہا کہ سپیکر صاحب کے ساتھ تعلقات اچھے رکھیں اور اسمبلی میں بولا کریں اور میں اپنی کٹ موشنز واپس لیتا ہوں۔ یہ جو تعریف آپ نے کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ان سے کہا ہوا ہے کہ سپیکر صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور ان کے ساتھ تعلقات آپ کے اچھے ہونگے تو آپ اسمبلی میں بھی بول سکیں گے، شکریہ الحمد للہ میری بات اس نے مان لی ہے، آپ کی تعریف کر لی، اپنی واپس کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> (قہقہہ) Thank you, thank you very much سردار حسین بابک صاحب، ساری Withdraw کرلی ہیں،آئیں نا،آ گے میں کر رہاہوں ناں،اس کو پہچانو نا۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب، میری اس میں رہتی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کونسی؟آپ نے تو Withdraw کرلی تھی، میں نے Withdraw کرکے تو پھر دوبارہ کیونکہ میں نے تو، 6th نمبر کونسا ہے؟میں نے تو لکھا ہوا ہے Withdrawn،آپ نے پہلے کرلی تھی Withdrawn تواب دوبارہ پھر اس میں کونسی بات آ گئی؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جب آپ کہہ رہے ہیں تو Withdraw کرتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے لکھا ہوا ہے Withdraw.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> اچھا، میں ایک چھوٹی سی بات کرتی ہوں،چھوٹی سی، بالکل چھوٹی بات۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، یہ ایسی باتوں میں گھنٹہ ضائع ہو جائے گا اور چلنے دیں تاکہ ابھی تیسری ڈیمانڈ کے اوپر ہے۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> نہیں ایک۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کوئی فائدہ نہیں ہے بی بی! بات کرنے کا، نہ کوئی سن رہا ہے، میڈیا نے بھی اپنی کتابیں بند کی ہوئی ہیں،اور کس کو سنا رہے ہیں؟ آفیسرز بھی تنگ بیٹھے ہوئے ہیں، میں دیکھ رہا ہوں سارے، کریں بات ایک منٹ میں کرلیں چلیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> میں نے بھی کتابیں بند کردیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کریں کریں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> میری صرف چھوٹی سی ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کریں کریں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> کہ گرین پاکستان کا اور گرین کے پی کی ہم بات کر رہے ہیں، یہ موٹر وے پہ تمام پلانٹس خشک ہو گئے،اس کے لئے پانی کا انتظام کریں، صرف یہ ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، Noted. سراج الدین صاحب، Lapsed. صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے ساری Withdraw کرلیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سر۔

جناب سپیکر: چلیں پیش کریں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: صرف بجٹ تک، اسی پہ رہیں گے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ٹھیک ہے سر، میں ایک دو تین ریکویسٹ کر رہا ہوں منسٹر صاحب کو۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، سنیں ریکویسٹ، وہ کر رہے ہیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: وہ یہ کہ آپ کو پتہ ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے زیادہ تر مزدور کار لوگ خلیجی ممالک میں مزدوری کر رہے ہیں سر، یہ جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے جو Grant لی ہے، اس میں ایسٹرزنیکا کا جو اسٹریلیا کی ہے، Vaccination کے بارے میں بات کر رہا ہوں سر، کافی پیسے اس میں اس نے دیئے ہیں Supplementary grant میں لیکن ہمارے ضلعوں میں وہ Vaccination ابھی تک نہیں ہوئی اور ہمارے لوگ اس انتظار میں ہیں کہ کب یہ Vaccine آ جائیں گے، لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جتنا جلد ہو سکے ہمارے یہاں پہ جو لوگ ہیں جو خلیجی ممالک سے آئے ہوئے ہیں، وہ واپس نہیں جا سکتے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: اسی وجہ سے اور چائنا کی جو Vaccine جن لوگوں نے کی ہے اس کے لئے ابھی تک ان ممالک نے اجازت نہیں دی ہے کہ آیا اس مسئلے کو فوری طور پر حل کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ایک منٹ میں جواب دیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: تاکہ Vaccination کے بارے میں۔

جناب سپیکر: اس میں Important point تھا ثناءاللہ صاحب والا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: Number two, Sir, دوسرا سر،۔۔۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے خزانہ وصحت): جناب سپیکر۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سر، ایک منٹ، ایک منٹ، دوسرا سر، بے نظیر بھٹو یونیورسٹی۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ آگے نہیں چلنے دے رہے ہیں، میں ووٹنگ پر کر دوں گا پھر۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: 2017-18 میں پیسے رکھے ہوئے تھے، منسٹر صاحب کو ریکویسٹ ہے کہ اس کو دوبارہ بحال کریں اور اس کے ساتھ میں تمام کٹ موشنز واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Sardar Yousaf.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سپیکر، جس طرح کہ آپ نے کہا ہے ہم اس پر زیادہ بحث نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی، شکریہ۔ اس پر بحث نہیں کرتے، چونکہ وقت بھی اجازت نہیں دیتا، تو ہم دو تین چیزیں جس طریقے سے، ایک تو اس بات سے حکومت کی ذمہ داری بھی بنتی ہے، کوئی مسئلہ بھی عوامی ہوتا ہے اس کے لئے احتجاج کرنا پڑتا ہے اور بغیر احتجاج کے یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ ان سے رابطہ کر کے اس مسئلے کو پہلے حل کر دے کہ سڑکوں پر لوگ بیٹھے رہتے ہیں گرمی میں، دوسری بات یہ ہے کہ ایم اینڈ آر کے ذریعے مختلف علاقوں میں شاہراہوں یا پلوں کی مرمت ہوتی ہے لیکن پچھلے سال باوجود اس کی نشاندہی کرنے کے میرے حلقے میں جہاں PK-34 کی شاہراہیں اور اسی طرح Bridges جو تھے جس طرح بفہ اور اس طریقے سے ملکہ پرج اور گرچھجڑی وغیرہ، اس پر کوئی کام نہیں ہوا 1992 سے اسی طریقے سے چلے اور اسی طریقے سے جو سڑکیں ہیں ان پر مرمت کا کوئی کام نہیں ہوا جس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف بھی ہوتی رہی، ہم نشاندہی کرتے رہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے، پانی کتنی اہمیت رکھتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ ہم نشاندہی کرتے رہے اور اس کی مرمت بھی نہیں کی بہت ساری، میرے حلقے کی میں جو بات کرتا ہوں، تیسری بات پلاننگ کے حوالے سے، ہم پہلے بھی کہتے رہے جو پسماندہ، Backward area ہے اس کو خدارا ترجیح دیں، حکومت یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ جی جو پسماندہ علاقے ہیں ان کو ترجیح دی جارہی ہے لیکن جس طریقے سے بجٹ میں Provision رکھی گئی ہے، کوئی خاص ان کے لئے کوئی علیٰحدہ نہیں ہے، وہ بھی، بلکہ ان علاقوں کو Neglect کیا گیا اور یہ حقیقت ہے کہ جو بھی ہم نے دیکھے ہیں، ان کو کس طریقے سے یہ پلاننگ ہوئی؟ Neglect بھی کیا جارہا ہے۔ تعلیم میں ایجوکیشن میں ہیلتھ میں، سڑکوں روڈز اور اس کے ساتھ پلوں میں اور اس کے ساتھ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے جو اس وقت جنگلات اگائے جا رہے ہیں، کل بھی وزیر اعظم صاحب ناران

گئے ہیں، وہاں انہوں نے ایک پودا لگا کر، اور بڑی اچھی بات ہے، ابھی ایم این ایز، ایم پی ایز کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ اس کی رکھوالی کریں گے، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے جتنے افسران ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, Sardar Sahib.

سردار محمد یوسف زمان: ان کے لئے سہولت ہو گی لیکن جو Already وہاں پہ ہیں، جن کا تحفظ ہو رہا ہے اور جہاں وہاں پر لوگ صدیوں سے آباد ہیں، ان کے لئے کوئی متبادل انتظام نہیں کیا گیا، ان کے جو Livestock تھی وہ متاثر ہو رہی ہے، اس کو بند کر دیا گیا ہے، اس بارے میں بھی پلاننگ میں یہ رکھنا چاہیئے تھی کہ کم از کم Alternate تو کوئی اس کے لئے انتظام ہوتا ناں۔ تیسری بات جو حالیہ بارشوں کی وجہ سے جو ژالہ باری ہوئی ہے ضلع مانسہرہ میں، ہم نے قرار داد بھی یہاں پہ پیش کی تھی اور اس میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ ان کو Compensate کیا جائے، دوبارہ ژالہ باری ہوئی ہے جی اور جو تمباکو کی فصل ہے، گندم کی فصل ہے، سبزیاں ہیں، وہ بری طرح متاثر ہوئی ہیں، کاشتکاروں کو بہت بڑا نقصان ہوا ہے، تو اس سلسلے میں پکھل کا علاقہ ہے، یہ باقی پورے ضلع مانسہرہ میں باقی علاقوں میں بھی ہوئی ہے تو ان کو خدارا Compensate کیا جائے تاکہ وہ لوگ دوبارہ اس قابل ہو سکیں۔ تیسری ایک آخری بات ہے جی، میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، کل میں نہیں تھا، میرا خیال ہے تقریر ہو چکی ہو گی، ایک تجویز دی تھی کہ شوکت یوسفزئی صاحب نے، اس کی حمایت بھی تھی کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سول ڈسپنسری سسٹم کا اجراء کرے، دور دراز جو Village کی سطح پر اگر سول ڈسپنسریاں بنائی جائیں گی تو لوگوں کو سہولت تو ہو گی اور وہاں پر مطلب یہ BHUs, RHCs کو Upgrade کر کے وہاں کوئی ڈاکٹر وہاں نہیں رہتا جی، جتنی Appointments ہوئی ہیں اور وہاں دور دراز BHU میں کوئی ڈاکٹر موجود نہیں رہتا، فوری ٹرانسفر کر کے وہ شہر میں آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، سردار صاحب۔ سب نے اپنی کٹ موشنز Withdraw کر لی ہیں ناں اس پہ، اس پہ میں ڈیمانڈ نمبر 4 کی بات کر رہا ہوں، سب کر لی ہیں، ٹھیک ہے۔

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 4, therefore, the question before the House is that Demand No. 4 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 4 is granted. Demand No. 5. Minister for Science and Technology, Shaukat Yousafzai will move.

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر برائے محنت وافرادی قوت): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 27 کروڑ 98 لاکھ 08 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 27 crore, 98 lac, 8 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Information Technology.

خوشدل خان صاحب نے Withdraw کر لی ہے، اختیار ولی صاحب نے Withdraw کر لی ہے، عنایت اللہ صاحب نے Withdraw کر لی ہے، نعیمہ کشور صاحب نے Withdraw کر لی ہے، اکرم درانی صاحب نہیں ہیں، شگفتہ ملک صاحبہ نے Withdraw کر لی ہے، بہادر خان صاحب نے Withdraw کر لی ہے، ثوبیہ شاہد صاحبہ نے، نثار گل صاحب نے، سردار حسین بابک صاحب نے، محمود خان بیٹنی صاحب، سب نے Withdraw کر لی ہیں اس کے اوپر، سردار یوسف صاحب نے Withdraw کر لی ہے، نثار احمد خان صاحب نے Withdraw کر لی ہے، کنڈی صاحب نے، سراج الدین صاحب نے، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے،

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 5 is granted. Demand No. 6: Advisor to Chief Minister for Revenue and Estate, to please move his Demand No. 6.

حاجی قلندر خان لودھی(مشیر برائے محکمہ مال واملاک): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 07 کروڑ 46 لاکھ 31 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے

جوکہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مال گزاری اور املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 07 crore, 46 lac, 31 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Revenue & Estate.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that the Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 6 is granted. Demand No. 7: Advisor to Chief Minister, for Excise and Taxation, to please move his Demand No. 7

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے محاصل وآبکاری): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 کروڑ 24 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران Excise, Taxation and Narcotics Control کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 10 crore, 24 lac, 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Excise, Taxation and Narcotics Control.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7.

جناب صلاح الدین: سر، ایک دومنٹ دیدیں تاکہ اس پر بات ہوسکے۔

جناب سپیکر: جی، صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I withdraw all my cut motions but with a note of anger, resentment and desperation, the behavior of some of the Ministers and I know and I believe that they understand who am I talking about, is so appalling, so

discouraging and so provocative that one cannot expect to have a cordial working relation with them, especially when they are so vindictive. Sir, let be in Urdu

Mr. Speaker: ji.

جناب صلاح الدین: Annual budget پہ بھی میں نے یہ Explain کر دیا تھا، اب پھر سے کر دیتا ہوں، کل بھی ایک ایم این اے نے اس پہ بات کی تھی کہ خوشدل خان نے اور میں نے پشاور کے Developmental projects پہ کوئی Stay لیا ہوا ہے، بالکل Baseless، غلط بات ہے، بے بنیاد بات ہے، ہم نے کسی ایم این اے یا Federal grants پہ کوئی Stay نہیں ہے اور ہم نے کوئی Stay provincial fund پہ بھی نہیں لیا تھا، ہم صرف عدالت گئے تھے، ان کے ظلم، ان کی ناانصافی، ان کی زیادتی اور ان کے بغض پہ گئے تھے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، کل بھی میں نے منسٹر صاحب سے بات کرنے کی کوشش کی And that was so appalling and It was in my mind تو میں نے کہا یہ تو بڑی زیادتی کی ہے، میں نے ان سے ریکویسٹ کی ہے اور اب میں یہ ریکویسٹ نہیں کروں گا، اب جو ہو گا ہم عدالت میں پھر بھی جائیں گے، جب یہ ظلم کریں گے، زیادتی کریں گے، ناانصافی کریں گے تو ہم عدالت نہیں اور کہاں جائیں گے ؟ Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Thank you, Salahuddin Sahib. Lutf ur rehman Sahib.

جناب لطف الرحمن: سپیکر صاحب، شکریہ، آپ نے مجھے ایک دومنٹ کے لئے فلور دیا ہے۔ جناب سپیکر، ایک تو مجھے آپ سے ریکویسٹ ہے کیونکہ پارلیمنٹ کو ہم نے Strengthen کرنا ہے، ابھی Recently پنجاب میں جو ہماری کمیٹیوں کو بااختیار بنایا گیا ہے، پارلیمنٹری کمیٹیوں کو، اسی طرح ہمیں بھی اپنے پارلیمنٹ کی کمیٹیوں کو بااختیار بنانا چاہیئے اور دوسری بات حکومت سے ہے کہ حکومت اٹھارہویں ترمیم کے تحت Legislation کرے اور اٹھارہویں ترمیم کے تحت جو اختیارات ہمارے صوبائی منسٹرز کو ملنے چاہئیں وہ اختیارات ہی ہمارے صوبے کی کیبنٹ کو اور ان کے ممبران کو ملنے چاہئیں، فائدہ حکومت کا ہے، اٹھارہویں ترمیم کے تحت قانون سازی انہوں نے نہیں کی، یہ قانون سازی پارلیمنٹ میں ہونی چاہیے، اس سے پارلیمنٹ مضبوط ہو گا اور ہماری کمیٹیاں جتنی بھی ہیں ان کو بااختیار بنانا چاہیے تاکہ جتنا بھی ہمارا بزنس ہو وہ ایک عملی جامے تک پہنچ سکے، اس کا کوئی نتیجہ جناب سپیکر، نکل سکے، رزلٹ نکل سکے۔ جناب سپیکر، آج اکبر ایوب صاحب نے ایک بات کی، وہ کہہ رہے تھے کہ جی دوبارہ ہمیں حکومت مل گئی اور

میں سوچ رہا تھا شاید یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں پریشانی ہو گئی کہ دوبارہ ہمیں حکومت کیسے مل گئی؟ جناب سپیکر، میں صرف دو منٹ اور لوں گا اور وہ میں Clear کروں گا وہ بات جو اس دن چیف منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا اور وہ سی پیک کے Western route کے حوالے سے بات کی اور انہوں نے ایک چھوٹی سی بات اس میں کہہ دی تھی کہ جی وہ تو مولانا صاحب کو خوش کرنے کے لئے ایک چھوٹا سا حصہ جو ہے ہمارے صوبے کا ایک ضلع بنتا ہے، اس میں وہ روڈ گزر رہا ہے اور اس کا بس صرف مولانا صاحب کو خوش کرنے کی حد تک تھا، یہ جناب سپیکر، عجیب سی بات ہوتی ہے، جب غیر سنجیدہ بات ہم چیف منسٹر کے منہ سے سنیں تو یہ افسوس بھی لگتا ہے کہ کبھی Western route کے نام سے اتنا بڑا سی پیک جو Multiple project کے حوالے سے وہ پراجیکٹ ہے اور سی پیک نام دیا گیا ہے، اس کو اقتصادی Corridor اس کو دیا گیا ہے، Western route ہے، وہ اس بات پہ ہے کہ وہ مولانا صاحب کو ایک ضلع کے لئے خوش کرنے کے لئے انہوں نے روڈ بنایا ہے۔ جناب سپیکر، میں ان کو ریکارڈ درست کرنے کی بات کر رہا ہوں کہ آپ کے ہزارہ میں کتنے ضلع ہیں اور وہ ضلع تقریباً سات آٹھ ضلع آپ کے ہزارہ میں ہیں، ہمارا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان آپ کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں جب یہ CPEC route جب Touch کرتا ہے اور پھر ڈی آئی خان سے باہر نکلتا ہے تو تقریباً ایک سو ستر (170) کلو میٹر کا یہ موٹر وے ہے اور صرف ڈی آئی خان کی زمین سے نہیں گزر رہا بلکہ وہ پورے بلوچستان سے گزر کر گوادر تک جائے گا اور اگر یہ Route نہ ہوتا تو پورا بلوچستان بھی اس سے محروم ہو جاتا جناب سپیکر، تو یہ اتنے بڑے منصوبے کو ایک صوبے سے تو نہیں گزارتے، ظاہر ہے اگر پورا ملک ہے تو وہ کہیں سے تو گزرے گا اور سمندر تک جائے گا تو دوسرے صوبے بھی اس کو Touch کریں گے، تو وہ صرف ڈی آئی خان کو خوش کرنے کے لئے وہ Route وہاں بنایا گیا تھا جناب سپیکر، اور ایک بات اور میں درست کر دوں کہ All Parties Conference ہوئی تھی اس Route کے حوالے سے اور اس کا جب فیصلہ ہوا تھا تو اس میں عمران خان جو آپ کا لیڈر ہے، اس فیصلے میں موجود تھا، اس میٹنگ میں جو All Parties Conference تھی، اس میں وہ خود موجود تھا اور اس پہ Sign ہوئے تمام، بالاتفاق اس کا فیصلہ ہوا کہ یہ Route ادھر سے ہی گزرے گا، آپ نے اس کا فائدہ نہیں اٹھایا، پرویز خٹک صاحب یہاں پر ہمارے منسٹرز بیٹھے ہوئے تھے، وہ ہمارے ساتھ اس کمیٹی میں ممبر تھے، میں خود بھی اس کا ممبر تھا، ہم نے بارہا ان

کو کہا کہ مہربانی کریں Route پہ اعتراض کرنے کے بجائے میاں شہباز شریف نے Orange train بنا دی پورے لاہور میں سی پیک کے فنڈ سے اور آپ سی پیک کے فنڈ سے لفٹ کینال کا مطالبہ کریں، آپ پشاور سے ڈی آئی خان تک موٹروے کا مطالبہ کریں اسی سے اور اسی فنڈ سے آپ یہ ساری چیزیں بنائیں، اس وقت اگر یہ مطالبہ ہو چکا ہوتا تو آج تک شاید ہم ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہے ہوتے، تو یہ جو غیر سنجیدگی ہے اور جس طرح اس کی جو بات کی جاتی ہے، مجھے اس پہ افسوس ہوتا ہے جناب سپیکر، اور میں آج کنڈی صاحب نے بات کی لوڈ شیڈنگ کے حوالے، آپ یقین کریں اس وقت حکومت کی نااہلی کی وجہ سے آج ہم اٹھارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ بھگت رہے ہیں اس سخت گرمی میں جناب سپیکر، اس کی وجہ کیا ہے؟ 6 جولائی تک چونکہ گیس کی Shortage ہوئی ہے، بجلی کی پیداوار میں Shortage ہوئی ہے ہمارے صوبے کا کیا قصور ہے؟ ہم تو جو Produce کرتے ہیں بجلی، اس سے تو ہمارا حق بنتا ہے کہ ہمیں تو لوڈ شیڈنگ میں نہ ڈالیں لیکن اس پورے صوبے کو اس عذاب سے گزرنا پڑ رہا ہے جناب سپیکر، تو کم از کم حکومت یا ہماری مرکزی حکومت ہے، صوبائی حکومت ہے، اس حوالے سے تو کوئی مطالبہ کرے کہ ہمارے صوبے میں لوڈ شیڈنگ کیوں ہو رہی ہے؟ جناب سپیکر، آخری بات میں کرونگا، چیف منسٹر صاحب نے اس دن بات کی کہ ہم پہ الزامات لگتے ہیں، یہودی ایجنٹ کے حوالے سے، ہم کوئی خواہش نہیں رکھتے کہ ہم کسی پہ الزام لگائیں، ہم کوئی یہ دلچسپی نہیں رکھتے کہ ہم کسی پہ الزامات لگائیں، ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے کردار اور عمل سے ثابت کرنا ہوتا ہے، وہ آپ نے ثابت کرنا ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے اس دن بات کی، دوسرے دن اسرائیل کے اخبار میں آیا کہ جی ہمارا جو فیڈرل مشیر تھا، زلفی بخاری صاحب، وہ سپیشل طیارے میں اسرائیل گئے، اخبارات میں آیا ہے، اسرائیل کے اخبارات میں، وہاں کے انٹیلی جنس ادارے کے سربراہ سے ملے جناب سپیکر، پھر الزامات تو لگیں گے جب اس طرح کی باتیں آئیں گی، اور دوسرے دن ہی آئیں گی، آج اس پہ پورے میڈیا میں یہ ساری ڈسکشن جاری ہے، مجھے پتہ ہے کہ حکومت کہے گی جی یہ تو جھوٹ ہے، اس سے وہ انکار کرینگے، مجھے اس سے بات نہیں، لیکن بات یہ ہے کہ یہ کسی اور کے حوالے سے کیوں نہیں آتی یہ بات، اسرائیل کے اخبار یہ کیوں چھاپ رہا ہے، ان کے بارے میں کیوں چھاپ رہا ہے، باقی پارٹیاں یہیں، اپوزیشن ہے، ان کے بارے میں کیوں یہ باتیں نہیں چھپتی؟ تو جناب سپیکر، ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ آپ پہ الزامات لگائیں لیکن اپنے عمل اور کردار سے ثابت کرنا ہوگا

حکومت کو، کیونکہ پاکستان بنا ہے، قائداعظم محمد علی جناح بانی ہیں اس پاکستان کے اور قرارداد مقاصد میں Start میں یہ بات انہوں نے لکھی کہ تب تک ہم اسرائیل کو قبول نہیں کرینگے جب تک فلسطین کی زمین کو وہ آزاد نہیں کرینگے، جو قبضہ کیا اس کو نہیں چھوڑینگے، جب وہ اس کو Accept نہیں کرنے کو تیار، تو آپ کی یہ باتیں کیوں آرہی ہیں؟ دوسری دفعہ ہو رہا ہے کہ جہاز آرہا ہے اور اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہوتا، اگر وہ جھوٹ ہے اور آپ کہتے ہیں کہ جھوٹ ہے تو وہ آپ کو عمل سے ثابت کرنا ہوگا ورنہ تو یہ الزامات تو لگیں گے۔ تو جناب سپیکر، ہماری یہ گزارش ہے کہ یہ ہمارا صوبہ ہے، ہم اس صوبے کے حوالے سے ہمیشہ ہم نے ان کو پہلے بھی Offer کی کہ صوبے کے حقوق کے حوالے سے آپ کو ہماری اپوزیشن کی ضرورت ہے، ہم ہر وقت آپ کے ساتھ کھڑے ہونے کو تیار ہیں اور بھرپور انداز میں آپ کے ساتھ کھڑے ہونگے۔ جناب سپیکر، تو یہ جو چند باتیں تھیں، وہ میں ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں، آپ کو سپیکر صاحب، جلدی ہوگی، مجھے بھی اندازہ ہے اس کا لیکن ابھی آپ کے پاس ٹائم ہے، بڑی تیزی سے ان شاء اللہ یہ سب کچھ گزر جائے گا، بجٹ جو ہے پاس ہو جائے گا، آپ کو مبارک ہو لیکن وہ جو میں نے Start میں ریکویسٹ کی ہے کہ یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ پارلیمنٹری کمیٹیوں کو بااختیار بنائیں، یہ میری ریکویسٹ ہے اور مجھے امید ہے آپ ان شاء اللہ اس پر ضرور غور کریں گے۔

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: .Thank you very much عائشہ بانو، دو منٹ آپ بات کرلیں، مجھے پھر آپ بجٹ کی طرف جانے دیں کہ یہ پھر، آہستہ آہستہ لوگ بھی کم ہوتے جارہیں، ہمارے اپنے بھی کم ہو گئے ہیں لوگ، اپنے لوگوں کو Retain کریں، منسٹر صاحب۔

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، ابھی تھوڑے ٹائم پہلے ہمارے ایک ممبر نے خواتین Reserved seats پہ خاص طور پر بات کی اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک ایسا بندہ جو کہ خود ممبر پراونشل اسمبلی ہے، اس کے منہ سے ایسی بات سننا جو ہے میرے خیال سے یہ ہمارے لئے، سب کے لئے بہت شرمندگی کی بات ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ وہ خواتین ہیں جب الیکشن کا ٹائم آتا ہے، یہی خواتین الیکشن کی Campaign کرتی ہیں انہی ممبرز کے لئے، یہی وہ خواتین ہوتی ہیں جب Protest ہوتا ہے یا کبھی پارٹی کی Representation ہوتی ہے تو یہی خواتین کھڑی ہوتی ہیں اور ان کی پارٹی کی

Representation کرتی ہیں۔آج بھی جناب سپیکر صاحب،اگر آپ ڈیٹا نکالیں تو یہی خواتین چاہے وہ اپوزیشن سے ہیں، چاہے وہ ٹریژیری بنچز سے ہیں، سب سے زیادہ اسمبلی کا بزنس خواتین پیش کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

محترمہ عائشہ بانو: جناب سپیکر صاحب،اگر یہ آپ کا Constitution اگر آپ کو Equal right دے رہا ہے تو یہ ممبران کون ہوتے ہیں اس بات کا کہنے والے کہ یہ Equal نہیں ہیں؟ (تالیاں) دوسرا جناب سپیکر صاحب،اگر یہ بات ہے تو جو سینیٹ میں ہمارے سینیٹرز ابھی Elect ہو کر گئے ہیں، وہ ہمارے ووٹ پہ گئے ہیں،وہ جنرل پبلک سے Elect ہو کر نہیں گئے ہیں، (تالیاں) تو پھر ان کو بھی آپ Reserved seats کہیں یا ان کو آپ Selected کہیں،ان کو آپ Elected نہیں کہہ سکتے ہیں پھر، میری افسوس کی بات،افسوس مجھے اس بات پر ہے کہ وہ لوگ ہیں جو قانون سازی کے لئے بیٹھے ہیں،یہ وہ لوگ ہیں جو پالیسی بنانے کے لئے بیٹھے ہیں،یہ وہ لوگ ہیں جو یہاں پر (تالیاں) ہماری آبادی جس میں اس خواتین کی آبادی Fifty one percent ہیں،اس کو Represent کرنے کے لئے یہاں پر بیٹھے ہیں،اگر ان کا یہ Mindset ہے تو ان کے Mindset کو Change کرنا میرے خیال سے یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ یہاں پر بیٹھے آج خواتین کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you, Aisha Bibi, thank you very much.-

جناب تیمور سلیم خان(وزیر برائے خزانہ وصحت): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یار، چلنے دیں، مجھے آگے اگر بجٹ کو چلانا ہے تو، میں پھر Adjourn کرتا ہوں، میں باقی کل کرتا ہوں، پھر یہ ہوگا، یہ بات ایسی ہے تو ایسی سہی، آپ بات کریں۔

وزیر برائے خزانہ: جناب سپیکر، کیونکہ یہاں پشاور میں ہم کھڑے ہیں، صوبائی جو Capital ہے اور ابھی آنریبل اپوزیشن ممبر ہے، انہوں نے ایک سنگین ناانصافی کا الزام لگایا، میرے خیال میں یہ سارے پشاور کے ایم پی ایز کے Behalf پہ ریکارڈ پہ لانا ضرور چاہیئے، ایک، دو سال انہوں نے Stay لیا، پورے

پشاور کی ڈیویلپمنٹ کو روکا، پشاور کی ڈیویلپمنٹ پہ Blackmail کرنے کی کوشش کی اور جناب سپیکر، یہ بھی ریکارڈ پہ لانا چاہیئے کہ وہ یہ ہائی کورٹ میں ہار گئے، پہلی چیز، دوسری چیز اگر ان کو اتنی پرواہ تھی تو یہ جو (مداخلت) نہیں، ابھی سپریم کورٹ گئے ہیں، وہاں بھی ہاریں گے ان شاءاللہ۔ جناب سپیکر، جو دوسری بات انہوں نے ابھی، اتنی اگر اپنے ووٹرز کی پرواہ تھی تو جو اپنے پچاس پرسنٹ ووٹرز ہیں، تو ابھی عائشہ بانو نے کہا، اپنے ممبر کے خلاف دو باتیں تو کرتے، وہ تو ان کو Appalling نہیں لگتا اور By the way appalling نہیں ہوتا Appalling ہوتا ہے اور جناب سپیکر، جو تیسری چیز ہے، فنڈز ہم سب کو دے دینگے کیونکہ چیف منسٹر صاحب نے خود کہا تھا کہ اپوزیشن کی دشمنی ہم نے عوام کے ساتھ نہیں کرنی اور یہ میں ان کو ریکارڈ پہ ثابت کر سکتا ہوں کہ ان کے حلقوں میں سب سے زیادہ Investment ہوئی ہے اور جا کر یہ پوچھیں کہ ان کے ٹائم میں کس Type کی Funds` allocation ہوتی تھی، اپنے ہی ممبران سے پوچھیں، تو یہ جو ہے وہ نہ کریں، یہ دس نہیں پچاس بار کورٹ میں جائیں لیکن یہ بھی جناب سپیکر، دیکھیں کہ اس ہاؤس میں کہتے ہوئے کہ جو اس ہاؤس کے مسئلے ہیں، وہ اس ہاؤس میں Solve کرنے کی بجائے یہ کورٹ میں جانا چاہتے ہیں تو یہ شرم کی بات نہیں؟ اور آخری بات جناب سپیکر، میں اے این پی کے ووٹرز سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کل بھی آنریبل ممبر کہہ رہے تھے PK-70/71 انہوں نے تین سیٹیں جیتیں، تیسری سیٹ یہ خود بھی بھول جاتے ہیں، یہ اے این پی کے ووٹرز بھی وہ نوٹ کر لیں کہ ان کو صرف اپنی اور ان ایک ایم پی اے کی جن کا ان پہ اثر ہے، ان کی پرواہ ہوتی ہے باقیوں کی نہیں ہوتی۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: فضل الٰہی آپ بھی دو منٹ بات کر لیں۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، جیسے کہ پورے پشاور تو چھوڑیں Khyber Pakhtunkhwa کے عوام کو پتہ ہے کہ پشاور میں Specially ٹوٹل پشاور پہ Stay لیا گیا تھا، خوشدل خان صاحب ایڈوکیٹ جو ہیں، ہمارے بھائی ہیں، صلاح الدین صاحب بھی میرے چھوٹے بھائی ہیں، ان کو پتہ ہے، شاید یہ بھول گئے تھے، شاید یہ بھول گئے تھے کہ پورے پشاور کے جتنے بھی ڈیویلپمنٹ فنڈز ہیں، اس پہ Stay لیا گیا تھا اور جب یہاں سے ختم ہو گیا ہائی کورٹ سے جناب سپیکر، ابھی انہوں نے

Apply کی ہے وہاں سپریم کورٹ میں، توالحمد للہ سپریم کورٹ میں تاریخ لگے گی توان شاءاللہ یہ ایم پی ایز نہیں رہیں گے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Since all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that the Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it Demand No. 7 is granted. Demand No. 8: Minister for Finance, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 8.

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر برائے خزانہ وصحت)</u>: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 8آٹھ کروڑ26لاکھ 73ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 08 crore, 26 lac, 73 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Home department? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it; Demand No. 8 is granted. Special Assistant to Chief Minister for Prisons, to please move his Demand No. 9, Shafi Ullah Sahib.

<u>جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی برائے جیلخانہ جات)</u>: شکریہ سپیکر صاحب، صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 64کروڑ70 لاکھ 13ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جوکہ 30جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیل خانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 64 crore, 70 lac, 13 thousand only,

may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Prisons? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 9 is granted. Minister for Parliamentary Affairs, Minister for Finance, to please move his Demand No. 10.

جناب تیمور سلیم خان(وزیر برائے خزانہ وصحت): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 06ارب 09 کروڑ 62لاکھ 08ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کے لئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 06 billion, 09 crore, 62 lac, 08 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Police department? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 10 is granted. Demand No. 11: Honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 11.

جناب فضل شکور خان(وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 85کروڑ 99 لاکھ 59ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کے لئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل و انصاف کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 85 crore, 99 lac, 59 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Administration of Justice? Those who are in

favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand No. 11 is granted. Demand No. 12: Special Assistant to Chief Minister for Higher Education, to please move, Shahram Khan Tarakai Sahib.

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 95 لاکھ 92 ہزار، سوری، 95 کروڑ 92 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہائرایجوکیشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 95 crore, 92 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Higher Education? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand No. 12 is granted. Demand No. 13: Honorable Minister for Health, to please move his Demand No. 13.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے خزانہ و صحت): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 710 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 710 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Health department? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes have it; Demand No.13 is granted. Demand No.14, Demand No. 14: The Special Assistant to Chief

Minister for Communication and Works, to please move his Demand No. 14, Riaz Khan.

<u>جناب ریاض خان(معاون خصوصی برائے مواصلات وتعمیرات)</u>: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 29 کروڑ 23 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات وتعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 29 crore, 23 lac, 13 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Communication and Works? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

<u>Member(s):</u> No.

<u>Mr. Speaker:</u> Those who are in favour, rise in their seats. Countکریں

(Counting was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> Those against, rise in their seats.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The_‘Ayes’ have it, the Demand No. 14 is granted. Demand No.15: Special Assistant to Chief Minister for Communication and Works, to please move his Demand No. 15, Riaz Khan.

<u>جناب ریاض خان(معاون خصوصی برائے مواصلات وتعمیرات)</u>: جی جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 68 کروڑ 42 لاکھ 54 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 68 crore, 42 lac, 54 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Construction of Buildings? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Demand No. 16: Special Assistant to Chief Minister for Communication and Works, to please move his Demand No.16, Riaz Khan

جناب ریاض خان(معاون خصوصی برائے مواصلات وتعمیرات): جی جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 02ارب 23کروڑ11لاکھ 69ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران شاہراہوں اور پلوں کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: Figures دوبارہ ذرا آپ پڑھ لیں، Figures.

جناب ریاض خان(معاون خصوصی برائے مواصلات وتعمیرات): 02ارب 33کروڑ11لاکھ 69 ہزار روپے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 02 billion, 33 crore, 11 lac, 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Construction of Highways and Bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 16 is granted. Demand No. 17: honourble Minister for Public Health, to please move his Demand No. 17, on behalf of, Mr. Shaukat Yousafzai Shahib will move.

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر برائے محنت وافرادی قوت): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 69کروڑ64 لاکھ 39ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والی سال کے دوران آبنوشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 69 crore, 64 lac, 39 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,

2021, in respect of Drinking Water? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand No.17 is granted.

بٹنی صاحب نے آپ کو Charge کر دیا ہے۔

Mr. Speaker: Demand No.18: Honorable Minister, Shaukat Yousafzai Sahib, on behalf of Minister for Local Government, to please move his Demand.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 580 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 580 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Local Government and Rural Development? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, Demand No.18 is granted. Demand No. 19: Honorable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 19, Muhib Ullah Khan Sahib.

جناب محب اللہ خان (وزیر برائے زراعت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 15 کروڑ 06 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. One billion, 15 crore, 06 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,

2021, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand No. 19 is granted. Demand No. 20: Honorable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 20.

جناب محب اللہ خان(وزیر برائے زراعت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 70 کروڑ 64 لاکھ 97 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 70 crore, 64 lac, 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Livestock? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand No. 20 is granted. Demand No. 21, the Minister for Environment and Forestry, to please move his Demand No. 21, Ishtiaq Urmar Sahib.

جناب محمد اشتیاق(وزیر برائے ماحولیات و جنگلی حیات): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کے ایک ایسی رقم جو مبلغ 05 کروڑ 16 لاکھ 26 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات اور جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 05 crore, 16 lac, 26 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Environment and Forests? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it, Demand No. 21 is granted. Honorable Minister for Environment and Forestry, to please move his Demand No. 22

<u>جناب محمد اشتیاق(وزیر برائے ماحولیات و جنگلی حیات)</u>: جناب سپیکر، صوبائی حکومت ایک ایسی رقم جو مبلغ 30کروڑ21 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 30 crore, 21 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it, Demand No. 22 is granted. Demand No. 23: Honorable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 23.

<u>جناب محب اللہ خان(وزیر برائے زراعت)</u>: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 14لاکھ16 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 14 lac, 16 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Fisheries? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; Demand No. 23 is granted. Demand No. 24: Honorable Minister for Irrigation, Shaukat Yousafzai Sahib, to please move Demand No. 24.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 56 کروڑ 80 لاکھ 36 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 56 crore, 80 lac, 36 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 24 is granted. Special Assistant to Chief Minister.

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات): سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ

جناب سپیکر: ٹھہریں ناجناب، پہلے مجھے تو ریکویسٹ کرنے دیں۔

معاون خصوصی برائے معدنیات: میں یہی بتا رہا تھا کہ ابھی نام نہیں لیا اور میں شروع ہو گیا ہوں۔

Mr. Speaker: Arif Khan Sahib, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 25.

معاون خصوصی برائے معدنیات: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/600 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کی لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت، حرفت و تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 600/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 25 is granted. Demand No. 26: Special Assistant to Chief Minister for Mines and

Minerals Development, to please move his Demand No. 26, Arif Ahmadzai

معاون خصوصی برائے معدنیات: تھینک یو، جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 کروڑ 40 لاکھ 91 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کی لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹوریٹ آف مائینز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 04 crore, 40 lac, 91 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Minerals Development & Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Demand No. 26 is granted. Demand No. 27: Special Assistant to Chief Minister for Industries, on behalf of Special Assistant to Chief Minister, Arif Khan Sahib, to please move his Demand No. 27.

معاون خصوصی برائے معدنیات: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 کروڑ 45 لاکھ 42 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کی لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 04 crore, 45 lac, 42 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Government Printing Press? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand No. 27 is granted. Demand No. 28, the special Assistant to Chief Minister for Population Welfare, to please move his Demand No. 28, Ahmad Shah Sahib.

<u>جناب احمد حسین شاہ (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی):</u> جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 کروڑ 81 لاکھ 81 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کی لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 21 crore, 81 lac, 81 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it, Demand No. 28 is granted.

ٹیکنیکل ایجوکیشن کون پیش کرے گا؟

Shaukat Yousafzai, honorable Minister for Technical Education, Demand No. 29.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت):</u> صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 250 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 250 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Technical Education & Manpower? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; Demand No. 29 is granted. Minister for Labour, to please move his Demand No. 30

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 04 کروڑ 23لاکھ 97ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 04 crore, 23 lac, 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 30 is granted. Demand No. 31: Minister for, Shaukat Yousafzai Sahib, to please move Demand No. 31.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ -/20روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کی لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 20/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Information & Public Relation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 31 is granted. Demand No. 32: Honorable Minister for Social Welfare, to please move Demand No. 32, Hisham Sahib

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 25 کروڑ 12لاکھ 69ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 25 crore, 12 lac, 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Social Welfare & Special Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 32 is granted. Demand No. 33: The Minister for Zakat and Ushar, to please move his Demand No. 33, Anwarzeb Khan

جناب انورزیب خان(وزیر برائے زکواۃ وعشر): جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو 87 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ وعشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 87 lac, 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Zakat & Ushar? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand No. 33 is granted. Demand No. 34: Honorable Minister for Finance, to please move his Demand No. 34, Shaukat Yousafzai Sahib will move

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر برائے محنت وافرادی قوت): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 16 کروڑ 44 لاکھ 21 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 16 crore, 44 lac, 21 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June,

2021, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand No. 34 is granted. Demand No. 35: Honorable Minister for Finance, to please, Shaukat Sahib, on behalf, to please move Demand No. 35, Demand No. 35.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 09 ارب 84 لاکھ 05 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امدادی رقم کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 09 crore, 84 lac, 05 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Relief Amount? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand No. 35 is granted. Demand No. 36: Special Assistant to Chief Minister for Auqaf, Religious Affairs and Hajj, to please move his Demand No. 36, Zahoor Sahib

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی برائے اوقاف و مذہبی امور): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 لاکھ 06 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی واقلیتی امور وحج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 30 lac, 06 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Auqaf, Religious & Minority Affairs and Hajj? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand No. 36 is granted.

گیلریز میں کیا ہو رہا ہے؟ اور لوگوں کو سامنے سے ہٹائیں، سیٹوں پر بیٹھیں یا اندر بیٹھیں، وہاں سے باتیں کرتے ہیں۔

Demand No. 37, Shaukat Yousafzai Sahib, to please move Demand No. 37.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/210روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، سیاحت و عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 210/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Sports, Tourism & Museums? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 37 is granted. Demand No. 38: Honourable Minister for Local Government, Shaukat Yousafzai Sahib, Demand No. 38.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ05 ارب03کروڑ 33لاکھ 74ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کے غیر تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 05 billion, 03 crore, 33 lac, 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of District Non Salaries? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 38 is granted. Demand No. 39: Honourable Minister for Housing, to please move his Demand No. 39, Dr. Amjad Ali Khan Sahib.

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 96 لاکھ 77 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 96 lac, 77 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 39 is granted. Demand No. 40: Minister for, Shaukat Yousafzai Sahib, to please move Demand No. 40.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر صاحب، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 34 لاکھ 17 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 34 lac, 17 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Inter Provincial Coordination? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 40 is granted. Special Assistant to Chief Minister, Energy and Power, to please move his Demand No. 41.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 کروڑ 23 لاکھ 98 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 03 crore, 23 lac, 98 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Energy and Power? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 41 is granted. Demand No. 42: Honourable Minister for Transport, to please move his Demand No. 42, Shah Mohammad Khan Sahib.

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 کروڑ 78 لاکھ 89 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 02 crore, 78 lac, 89 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Transport & Mass Transit? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 42 is granted. Demand No. 43: The Minister for,

شوکت یوسفزئی صاحب، باقی ساری آپ ہی نے پیش کرنی ہیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): تھوڑا سا، یہ اس میں تھوڑا سا فرق آیا ہے لیکن میں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Shaukat Yousafzai Sahib, to please move Demand No. 43.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جی سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 31 کروڑ 29 لاکھ 95 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. One billion, 31 crore, 29 lac, 95 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Primary & Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 43 is granted. Demand No. 44: Minister Shaukat Yousafzai Sahib, Demand No. 44.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/140 روپے سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی وآبادکاری اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 140/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Cooperation & Rehabilitation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 44 is granted. Demand No. 45: Honourable Minister for Finance, to please move his Demand No. 45.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے خزانہ و صحت)</u>: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک ارب 07 کروڑ، کتنے ہو گئے؟ ایک ارب 07 کروڑ 19 لاکھ 08 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. One billion, 07 crore, 19 lac, 08 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Loans & Advance Payments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand No. 45 is granted. Demand No. 47: Ji, Minister for Finance, to please move his Demand No. 47.

<u>وزیر برائے صحت و خزانہ</u>: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ -/40 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اتنے پیسے کیا کریں گے آپ؟

The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 40/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Developments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 48: Shaukat Yousafzai Sahib, to please move his Demand No. 48.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 33 کروڑ 66 لاکھ 68 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی و شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. One billion, 33 crore, 66 lac, 68 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Rural & Urban Development? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 48 is granted. Honourable Minister for Public Health, Minister, Shaukat Yousafzai Sahib, to please move his Demand No. 49

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 56 کروڑ 84 لاکھ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبنوشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 56 crore, 84 lac, 46 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Drinking Water? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 50: Shaukat Yousafzai Sahib, to move the Demand.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 30/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Education & Training? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 50 is granted. Demand No. 51: Honourable Minister for Health, to please move Demand No. 51.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے صحت و خزانہ): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک ارب 18 کروڑ 88 لاکھ 39 ہزار 50 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. One billion, 18 crore, 88 lac, 39 thousand & 50 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Health? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 51 is granted. Demand No. 52. Demand No. 52: Honourable Minister, Shaukat Yousafzai Sahib, to please move Demand No. 52.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 03ارب 12 کروڑ 53 لاکھ 43ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات و آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 03 billion, 12 crore, 53 lac, 43 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Irrigation Constructions?

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 52 is granted. Demand No. 53, وہ ظاہر ہے Special Assistant to Chief Minister, for Communication and Works, to please move his Demand No. 53.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 06ارب 48کروڑ 04لاکھ 96ہزار 30روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 06 billion, 48 crore, 04 lac, 96 thousand & 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Construction of Roads, Highways & Bridges? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 53 is granted. Demand No. 54: Honourable Minister, Shaukat Yousafzai Sahib, to please move his Demand No. 54.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت و افرادی قوت): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 17ارب 57کروڑ 53لاکھ 69ہزار 351روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے سپیشل پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 17 billion, 57 crore, 53 lac, 69 thousand & 351 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Special Program? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand No. 54 is granted. Last Demand: Honourable Minister, Shaukat Yousafzai Sahib, to please move his Demand No. 55.

<u>وزیر برائے محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ -/60 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سپیشل پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 60/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June, 2021, in respect of Special Program? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand No. 55 is granted.

اخراجات کے توثیق شدہ جدول برائے مالی سال 21-2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Finance, to please lay on the Table of the House, the Authenticated Schedule of Authorized Expenditures for the Year 2020-21, under Article 1 to 3 of the Constitution.

<u>Minister for Finance</u>: Mr. Speaker, I wish to lay the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure for the Financial year 2020-21, on the table.

<u>Mr. Speaker</u>: It stands laid.

Amjad Afridi ؟MD (SNGPL) ساڑھے چھ بجے آئیں گے، تو کون کون ان سے ملنا چاہے گا
Sahib, I need your attention، MD (SNGPL) کو آپ لوگوں نے بلوایا ہے ساڑھے چھ
بجے، تو کون کون ان سے ملنا چاہے گا، کوئی ہے، آپ ملنا چاہیں گے؟ آپ بھی ملنا چاہیں گے اختیار ولی
صاحب اور ادھر سے آپ بھی مل لیں گے، اچھا، اس کو کانفرنس روم میں رکھ لیں۔

Shaukat Yousafzai Sahib will preside, Shaukat Yousfzai will preside this meeting.

اور جو بھی ممبرز آپ میں سے From both the sides, from both the sides جو بھی ممبرز ہیں، آپ وہاں پہ جائیں گے، یہ ہمارے کانفرنس روم میں ہوگا۔ جی نگہت، Rule relaxکروالیں ذرا نگہت۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: Rule relaxکروالیں پہلے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں 240 کے نیچے Rule 124 کو Suspend کرواکے ایک دو قرار دادیں پیش کروانا چاہتی ہوں، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Rule 124, under rule 240, may be suspended to allow the honourable Member, is it the desire of the House that the rule 124 under rule 240-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ بیٹھ جاؤنا، آپ کہاں جا رہے ہو؟ بیٹھیں----

Mr. Speaker: Rule 240 may be suspended to allow the Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Rule is suspended. Ji, Nighat Orakzai Sahiba.

قرار دادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you, Mr. Speaker. ہر گاہ کہ نتھیا گلی میں ہمالہ ہاؤس جو کہ صوبائی سیکرٹریٹ کی ملکیت تھی، کو گزشتہ حکومت نے صوبائی اسمبلی سے لیکر محکمہ انتظامیہ کے حوالے کیا گیا، اس کو دوبارہ صوبائی اسمبلی کے حوالے کیا جائے تاکہ Foreign delegations ممبران قومی اسمبلی اور دیگر اسمبلیوں کے ممبران بیشتر اوقات خیبر پختونخوا کے دورے پر آنے والوں کو ٹھہرایا جائے۔ یہ کہ مذکورہ ہمالہ ہاؤس نتھیا گلی کو Cultural heritage کی حیثیت حاصل ہے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ہمالہ ہاؤس نتھیا گلی کو دوبارہ سے سیکرٹریٹ کے حوالے کیا جائے۔ اس پہ Sign ہیں شگفتہ ملک کے، اورنگزیب نلوٹھا کے۔ وہاں سے جناب سپیکر

صاحب، Sign نہیں ہو سکے لیکن انہوں نے جو کیا ہے، عائشہ بانو ہے، عائشہ نعیم ہے، اسی طرح ہماری چیئر پرسن صاحبہ ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is this the desired of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

دوسری کونسی قرارداد ہے؟ جی پیش کریں، دوسری قرارداد بھی پیش کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ اس پہ شگفتہ ملک، آپ کو بھجوا رہی ہوں، اس پہ شگفتہ ملک کے Sign ہیں، اس پہ نعیمہ کشور کے Sign ہیں، حمیرا بی بی کے Sign ہیں، میرے Sign ہیں اور اس پہ ثوبیہ شاہد صاحبہ کے Sign ہیں اور وہاں سے چیئر پرسن صاحبہ کے Sign ہیں، شگفتہ، عائشہ بانو کے Sign ہیں۔ اس کے علاوہ آسیہ خٹک کے ہیں اور آسیہ جو ڈاکٹر صاحبہ ہیں، ان کے Sign ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہر گاہ کہ صوبے میں جنگلی جانوروں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Deputy Speaker Sahib will chair that meeting.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہر گاہ کہ صوبے میں جنگلی جانوروں اور پرندوں کا بے تحاشہ شکار کیا جاتا ہے، صحیح Watch نہ رکھنے کی وجہ سے بہت سے جنگلی جانوروں اور پرندوں کی زندگیوں کو بہت زیادہ خطرات لاحق ہیں۔ یہ کہ بے تحاشہ شکار سے بہت سے جنگلی جانوروں اور پرندوں کی مختلف نسلیں ختم ہونے کے قریب ہیں۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ جنگلی جانوروں اور پرندوں کے شکار پر فوری طور پر مکمل پابندی عائد کرے تاکہ جنگلی جانوروں اور پرندوں کی زندگیوں کو محفوظ کیا جا سکے اور ان جانوروں اور پرندوں سے جنگلوں کی قدرتی حسن کو برقرار رکھا جا سکے اور اس کی روک تھام کیلئے صوبائی حکومت فوری طور پر قانون سازی کرے، جس میں کہ جنگلی جانوروں اور پرندوں کے شکار پر سخت سے سخت سزائیں تجویز کی جا سکیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of,

اس پہ بات کرنی ہے، ریزولیوشن پہ، ریزولیوشن پہ؟ جی، فضل الہیٰ صاحب۔

جناب فضل الہیٰ: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جو نگہت بی بی نے قرارداد پیش کی ہے، شکار پہ، تو یہاں پر پابندی تو لگ جاتی ہے لیکن جو بااثر شخصیات ہوتی ہیں وہ ادھر ہی چلی جاتی ہیں، تو میرے خیال میں اس قرارداد میں بااثر شخصیات کو لازماً اس میں Enter کرنا ضروری ہے کیونکہ پھر عام جو علاقے کے لوگ ہوتے ہیں، وہ بھی پھر وہاں پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ Already قانون موجود ہے۔

جناب فضل الہیٰ: موجود ہے لیکن Implementation کی ضرورت ہے، سپیکر صاحب Implementation کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: قانون سازی تو ہوئی ہے۔

جناب فضل الہیٰ: ہاں جی، یہ قرارداد کا مقصد ہی یہی ہے کہ بالکل یہ Implement ہو جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں، جناب سپیکر صاحب، ہمیں بااثر اور ہمیں بے اثر لوگوں کی بات نہیں کرنی ہے، میں نے جو آخر میں کہہ دیا ہے کہ پرندوں کے شکار پر سخت سے سخت سزائیں تجویز کی جا سکیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں کسی ایک شخص کے خلاف بات نہیں کر رہی ہوں، میں پورے صوبے کے بارے میں بات کر رہی ہوں کہ ہمارا صوبہ جو ہے وہ جنگلی جانوروں اور جنگلی پرندوں، ہماری خوبصورتی خراب ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں بات ہو گئی ہے اس میں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، میری گزارش ہو گی نگہت بی بی سے کہ اس پہ تھوڑا سا صبر کر لیں، ہم اس پہ غور کر لیتے ہیں، مشاورت کر لیں گے، بجائے اس کے کہ ایک دم اس طرح کی، کیونکہ دیکھیں ہم چاہتے ہیں کہ قانونی طریقہ کار ہو، قانون کے دائرے کے اندر رہ کر شکار کی بھی اجازت ہوتی ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ اس سے پہلے جنگلات کٹتے تھے، اب جنگلات نہیں کٹ کر

رہے ہیں، اب یہ شکایت ہوتی ہے کہ ہمیں درخت کاٹنے کی اجازات نہیں مل رہی ہے، تو میرے خیال سے چیزوں کو Stream line کرنا-----

جناب سپیکر: اسے پینڈنگ کر لیں، پینڈنگ رکھ لیں۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جی، مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، امجد آفریدی صاحب، امجد آفریدی صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی: سپیکر صاحب، بڑی مہربانی آپ کی-----

جناب سپیکر: کبھی کبھی آیا کریں ہاؤس میں۔

جناب امجد خان آفریدی: شکار کیلئے اپنا قانون ہے، اس پہ بہت Restricted قسم کا شکار ہے جی----

جناب سپیکر: جی؟

جناب امجد خان آفریدی: شکار بہت سے قسم کے ہیں اور اس کا اپنا قانون ہے، لہذا مہربانی کر کے جیسے شوکت یوسفزئی کہہ رہے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ Agree ہوں اس بات پہ-----

جناب سپیکر: میں آخر میں تمام معزز ایوان کے ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں، خاص طور پہ اپوزیشن سائیڈ کے تمام دوستوں کا اور ٹریژری بنچز کا بھی، یہ بجٹ کا اجلاس جس طریقے سے ہم سب نے، آپ سب کی کوششوں سے مل کر چلایا، اپوزیشن کے تمام ساتھیوں نے ٹریژری بنچز کا بھرپور ساتھ دیا اور جو پہلے دن ہم نے ایک فارمولا طے کیا تھا کہ ایک دوسرے کی عزت اور احترام پہ کوئی حرف نہیں آنے دیا جائیگا، اللہ کا شکر ہے کہ ویسے ہی ہوا اور پاکستان کی ساری اسمبلیوں میں ایسے واقعات ہوئے کہ جو سارے لوگوں کیلئے موضوع بحث بنے ہوئے تھے کہ یہ شرمندگی کا باعث تھا، الحمد للہ کہ ہمارے صوبے کی اسمبلی نے اور ہمارے ایم پی ایز نے اپنی Tradition کو قائم رکھا، اپنی روایات کو قائم رکھا اور پورا اجلاس جس طریقے سے اپوزیشن نے Budget speeches سنیں، جس طریقے سے اپوزیشن لیڈر کی تقریر کو ٹریژری بنچز نے سنا، جس طرح Leader of the House کی تقریر کو Again اپوزیشن نے سنا اور پھر ایک دوسرے کی تقاریر کو بھی بڑے تحمل اور برداشت کے ساتھ، اس سے ایک بہت زبردست Message ہمارے صوبے سے گیا ہے کہ یہ صوبہ آپس میں اتفاق اور اتحاد کر سکتا ہے (تالیاں)

اور Issues پہ بھی Unite ہو سکتا ہے اور مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ ہمارے ایوان کا یہ تقدس برقرار رہے گا آئندہ کیلئے بھی۔

The sitting is adjourned for indefinite period. Thank you.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)